چراغ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم

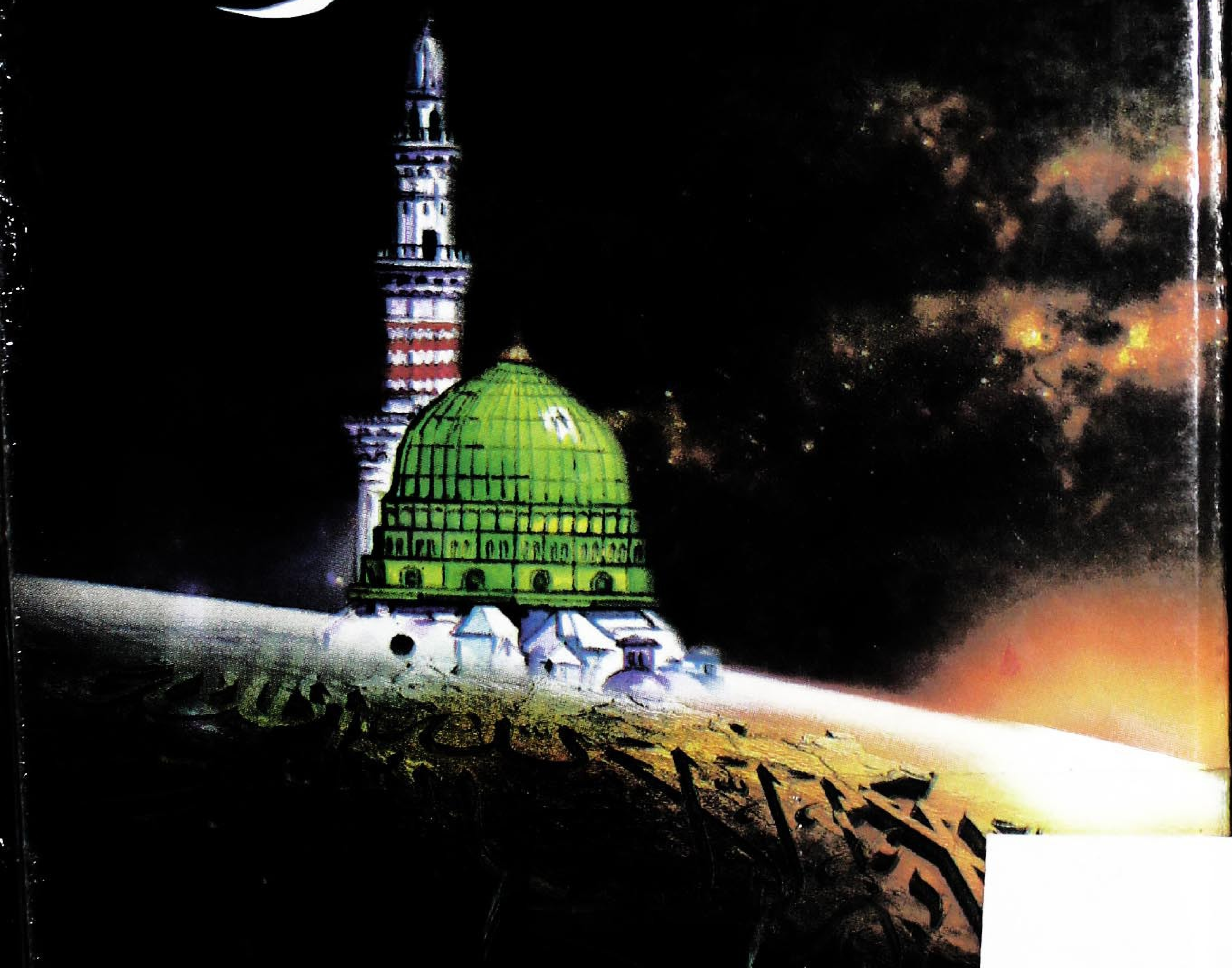

محمد آصف بھلی

Marfat.com

Marfat.com

تعریف وثنا، شکر وحمد، اللہ رب العالمین کے لئے

درود وسلام رحمتہ العالمین، خاتم المرسلینؐ کے لئے

چراغِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم

اور

شرارِ قادیانیت

محمد آصف بھلّی

DATA ENTERED

مقبول اکیڈمی لاہور

Marfat.com

297.87
آ ا ع
125584

خوبصورت اور معیاری کتابیں آپ کا ذوق، ہماری روایت

اہتمام اشاعت

احمد باسل اوّل، انصف انور قادر

اشاعت اوّل	جون 2014ء
مطبع	اے ساگر پرنٹرز
سرورق	آغا نثار
قیمت	400روپے

رابطے کے لئے

محمد آصف بھلی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

9-علامہ اقبال روڈ سیالکوٹ چھاؤنی

0333-8649897

0336-3666637

Marfat.com

فہرست مضامین

قادیانیو! حیرت ہے کہ	5
قادیانی مذہب کا پس منظر و پیش منظر	13
کیا 1947ء تک قادیانی مسلمان تھے؟	18
نواز شریف کے ''بھائی''	23
ایک کالم اور اتنی پذیرائی	27
مرزا غلام احمد قادیانی کا وجودِ نامسعود	31
کیا کوئی مسلمان گستاخِ عیسیٰ علیہ السلام ہوسکتا ہے؟	36
سب سے بڑا شاتمِ رسولؐ	40
اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	45
یہ ہے جھوٹے نبی کا اصل چہرہ	49
ختم نبوت کے حوالہ سے مرزا قادیانی کے تضادات	54
منصور اعجاز قادیانی اور کلمہ پاک کی توہین	57
عقیدۂ ختم نبوت قرآن و احادیث کی روشنی میں	60
آخری رسولؐ اور آخری اُمّت	66
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں توہین آمیز تحریریں	71

Marfat.com

❀ ایک ''مخلص مسلمان'' کا استفسار اور ہماری گزارشات 75

❀ مسلم لیگ کی رکنیت اور قادیانی 80

❀ جہاد کا حکم قیامت تک ہے! 83

❀ اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار 88

❀ محاسبۂ قادیانیت اور پیر مہر علی شاہؒ 93

❀ علامہ اقبالؒ اور اصولِ ختم نبوت 97

❀ قادیانیوں کے کافرانہ عقائد 101

❀ یہ تمام حوالے قادیانی کتب میں موجود ہیں 101

❀ غازی علم الدینؒ اور دشمنانِ ناموسِ رسالتؐ 108

❀ حضرت حسینؓ کی شان میں جھوٹے نبی کی بدزبانی 113

❀ قادیانی کفریات کا ایک مختصر جائزہ 117

❀ پارلیمنٹ میں قادیانیت کی شکست 124

❀ پارلیمنٹ میں اسلام کی فتح 128

❀ بہائیت بے نقاب ہوتی ہے 133

❀ فتنۂ قادیانیت، علامہ اقبالؒ کی نظر میں 139

❀ مرزا قادیانی خود اپنی نظر میں 144

Marfat.com

قادیانیو! حیرت ہے کہ

قادیانیو! حیرت ہے کہ

تم قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ کے کھلے، واضح اور صاف احکامات کے جود آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نبی تسلیم کرتے ہو۔

قادیانیو! تمہیں معلوم ہے کہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے جھوٹے دعویٰ نبوت سے پہلے سورۃ الاحزاب کی یت:40 کا یہی ترجمہ اور تشریح کی کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی رسول دنیا میں یں آئے گا اور مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں حدیث لا نبی بعدی کا حوالہ دے ر یہی لکھا کہ یہ کس قدر جرأت، دلیری اور گستاخی ہے کہ جب قرآن اور حدیث کے طابق نبوت منقطع ہو چکی ہے تو پھر کسی نبی کا آنا تسلیم کر لیا جائے۔ مرزا قادیانی نے بھی لکھا کہ ہمارے نبی ﷺ پر فی الحقیقت نبوت ختم ہو چکی ہے اور میں حضرت ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعیٔ نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ں۔ مرزا قادیانی نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے مدعی پر ت بھیجتا ہے۔ مرزا قادیانی کی یہ تحریر بھی ہے کہ جو شخص ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ، بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ ملحد، بے دین، دائرۂ اسلام سے خارج اور مسیلمہ کذاب

Marfat.com

کا بھائی ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی ایک تحریر میں حضور ﷺ خاتم الانبیاء کے بعد وحی کا سلسلہ جاری کرنے والوں کو بے شرم اور دشمنِ قرآن بھی قرار دیا۔ مرزا قادیانی نے اپنی ایک اور تحریر میں آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو بدبخت اور مفتری بھی قرار دیا۔ مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں عقیدۂ ختم نبوت کے منکر کو ملعون (لعنتی) بھی تسلیم کیا اور اس الزام کو بھی جھوٹا قرار دیا کہ اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

قادیانیو! تم خود سوچو کہ جب مرزا قادیانی نے یہ سب کچھ اپنی کتابوں اور رسائل میں تحریر کرنے کے بعد دعویٰ نبوت کر دیا تو وہ خود اپنی تحریروں کے آئینے اور قرآن واحادیث کی روشنی میں بھی کافر وکذاب قرار پایا۔ وہ اپنی تحریروں کے مطابق ہی ملحد بے دین، دشمنِ قرآن، بے شرم، بدبخت ومفتری، دائرۂ اسلام سے خارج اور ملعون (لعنتی) بھی ٹھہرا۔

قادیانیو! اب یہ فیصلہ آپ خود کر سکتے ہو کہ ایسے کذاب ودجال اور بقول خود مسیلمہ کذاب کے بھائی کو نبی ماننے کے بعد آپ کا اسلام سے رشتہ برقرار رہ سکتا ہے یا نہیں۔

قادیانیو! تمہیں علم ہے کہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور یہ بھی لکھا تھ کہ کم فہم لوگ مجھے مسیح موعود سمجھ بیٹھے ہیں۔ پھر مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا کہ جو شخص مجھ پر مسیح موعود ہونے کا الزام لگاوے وہ مفتری اور کذاب ہے۔ قادیانیو! تم مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہو۔ خود ہی سوچو کہ مرزا قادیانی کے الفاظ میں کیا تم کم فہم، مفتری اور کذاب قرار نہیں پائے اور اگر مرزا قادیانی نے اپنا دعویٰ تبدیل کر لیا ہے تو کیا وہ خود بھی مفتری اور کذاب کے درجے پر فائز نہیں ہو گیا۔ قادیانیو! تمہیں یہ بھی علم ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب 'براہین احمدیہ' میں یہ لکھا کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ زندہ ہیں

Marfat.com

اور آخری زمانے میں وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ پھر مرزا قادیانی نے اپنی کتاب 'ازالۂ اوہام' میں یہ لکھ ڈالا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں۔ قادیانیو! حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کی تحریروں میں اس کھلے تضاد اور جھوٹ کے ہوتے ہوئے بھی تم مرزا قادیانی کو ''مسیح موعود'' مانتے ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ''مسیح ابن مریم'' بننے کا جو طریقہ کار اپنی کتاب کشتیٔ نوح میں لکھا ہے۔ وہ کچھ یوں ہے کہ:

''میں نے دو برس تک صفت مریم میں پرورش پائی پھر ــــــ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں پھونکی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنا دیا گیا۔ پس اس طور سے میں ابنِ مریم ٹھہرا۔''

مرزا قادیانی کے ایک مرید قاضی یار محمد قادیانی نے تحریری طور پر بیان کیا کہ:

''حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت (قوتِ تولید، قوتِ مردمی) کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

قادیانیو! تمہاری عقلوں پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے کہ تم ایسے بے ہودہ، واہیات اور بدبخت شخص کو نبی یا رسول مانتے ہو کہ جس کی بے ہودگی، بکواس اور خرافات کا یہ عالم ہے کہ اُس نے اللہ کی ذات بابرکات کو بھی معاف نہیں کیا۔ کیا مرزا قادیانی کے دماغ میں کوئی خلل تھا، وہ پاگل اور مجنون تھا کہ کبھی وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ حضرت مریم کی طرح حاملہ ہوا، پھر اُسے دردِزہ (وضع حمل کی تکلیف) ہوا۔ کبھی وہ کہتا ہے کہ اُس

Marfat.com

نے کشف میں دیکھا کہ وہ خدا ہے اور اُس نے یقین بھی کر لیا کہ وہ خدا ہے۔ کبھی وہ یہ مشرکانہ دعویٰ کر دیتا ہے کہ خدا نے اُسے اپنی اولاد کی طرح قرار دیا ہے۔

مرزائیو! تمہیں معلوم ہے کہ مرزا قادیانی نے خود مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور اللہ کے سچے پیغمبر حضرت مسیح ابن مریمؑ کے خلاف ایسے ایسے بہتان لگائے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ایسی غلیظ گالیاں دیں کہ یہ سب سُن اور پڑھ کر سوائے مرزا قادیانی کو ملعون و لعنتی کہنے کے اور کوئی لفظ زبان سے نہیں نکلتا۔ ملعون مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے بغیر باپ پیدا ہونے سے ان کی کوئی بزرگی ثابت نہیں ہوتی، برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ قرآنِ مجید نے حضرت عیسیٰؑ کے جو معجزات بیان کیے ہیں ملعون مرزا قادیانی اُن کا انکاری ہے اور وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ میں مکر و فریب کے سوا کچھ نہیں تھا۔ لعنتی مرزا قادیانی اپنی کتابوں میں لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ اس لیے یہودی انہیں مارتے تھے۔ ملعون مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰؑ پر شراب پینے کا جھوٹا الزام بھی لگایا اور یہ شرمناک تحریر بھی مرزا قادیانی کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ مردود مرزا قادیانی نے یہ بکواس بھی کی کہ حضرت عیسیٰؑ کا اپنا چال چلن بھی خراب تھا اور ناپاک خون سے اُن کا جنم ہوا۔

مرزائیو! مَیں تو مردود مرزا قادیانی کی یہ تحریریں نقل کرتے ہوئے بھی کانپ رہا ہوں اور میری روح لرز رہی ہے مگر حیرت اور افسوس کا مقام ہے کہ تم اللہ کے ایک برگزیدہ نبی کے بارے میں ایسی بے ہودہ باتیں لکھنے والے کو اپنا نبی سمجھتے ہو۔ ممکن ہے کہ جتنے جھوٹے الزامات مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف لگائے ہیں یہ سب

Marfat.com

عیوب مرزا قادیانی کی اپنی ذات میں موجود ہوں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کی اپنی ساری زندگی ذلت ورسوائی اور خواری میں گزری اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی بھیجی ہوئی لعنتیں سمیٹ کر مرزا قادیانی نے دنیا سے جہنم کی طرف اپنا سفر مکمل کیا۔

اے قادیانیو! اگر تم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں پڑھی ہیں تو کیا تمہیں جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا قادیانی کی اپنے مخالفین (یعنی اُسے ''مسیح موعود'' نہ ماننے والوں) کو دی گئی غلیظ گالیاں اور استعمال کی گئی گندی زبان پر شرم محسوس نہیں ہوتی۔ کیا ایسی بد اخلاقی، بدتہذیبی اور بدزبانی بھی تمہیں یہ سوچنے پر مجبور نہیں کرتی کہ کس پلید اور گندے شخص کو تم نے اپنا نبی مان لیا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو بدکار عورتوں کی اولاد، ولدالحرام، خنزیر سے بھی بدتر، کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے، مشرک، جہنمی، کتوں کی طرح بھونکنے والے، بدبخت، احمق، خبیث، گندی روح، پلید ودجال، حرامی، شیطان کی اولاد، یہودی صفت، کمینہ اور بدذات تک قرار دیا ہے اور پھر اپنے ایک شعر میں بدزبان کو ہر ایک بد سے بدتر بھی تسلیم کیا ہے۔ مَیں نے یہاں مرزا قادیانی کی ہزاروں غلیظ گالیوں سے صرف چند گالیوں کی مثال پیش کی ہے۔ یہ گندی اور پلید زبان مرزا غلام احمد قادیانی نے دراصل اُن ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے لیے استعمال کی ہے جو اللہ اور رسول کریم ﷺ کے احکامات کے مطابق مرزا قادیانی کو جھوٹا، کذاب اور مرتد سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی یہ خرافات پڑھ کر اُن مسلمانوں کی آنکھیں بھی کھل جانی چاہئیں جو مرزائیوں کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔

مرزائیو! کیا تم نے اللہ کی پاک اور آخری کتاب میں یہ نہیں پڑھا کہ:

''محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔''

Marfat.com

قرآنِ حکیم کی اس آیت سمیت اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں ایک سو کے قریب آیات میں بار بار اپنا یہ حکم دہرایا ہے کہ اب قیامت تک وحی کا دروازہ بند ہے اور رسولِ عربی ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ قرآن کی سب سے صحیح اور مستند تفسیر احادیث میں بیان ہوئی ہے۔ مسلم اور ترمذی میں نبیٔ پاکؐ کی حدیث ہے کہ:

''مَیں تمام نسلِ انسانی کی طرف مبعوث ہوا ہوں اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔''

مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ میں یہ حدیثِ رسول ﷺ ہے کہ:

''میری امت میں تیس کذاب آئیں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے، مگر یاد رکھو مَیں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

ہمارے نبیٔ پاکؐ نے ابوداود اور ابن ماجہ میں فرمایا کہ:

''مَیں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔''

بخاری اور مسلم ہی میں ایک اور حدیث پاک ہے:

''میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔''

مرزائیو! اب تم ہی بتاؤ کہ تمہیں قرآن اور احادیث کی واضح تعلیمات کے مطابق حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی و رسولؐ تسلیم کرنا چاہیے یا ایک دجال و کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٔ نبوت کو مان کر اپنا ایمان برباد کر لینا چاہیے تھا۔

مرزائیو! حیرت ہے کہ تم ایک جھوٹے، بے علم اور جاہل شخص کو اپنا نبی کہتے ہو جسے اللہ کے آخری رسولؐ کی حیاتِ مبارکہ کا اتنا علم بھی نہیں تھا جتنا پرائمری سکول کے ایک مسلمان بچے کو ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا بچہ بچہ یہ علم رکھتا ہے کہ حضور نبیٔ کریمؐ کے والد گرامی اُن کی ولادت سے کچھ ماہ پہلے وفات پا گئے تھے اور والدہ اس وقت

Marfat.com

فوت ہوئیں جب آپ ؐ کی عمر چھ سال تھی۔ جب کہ جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے باپ اُن کی پیدائش سے چند دن بعد فوت ہو گئے اور ماں صرف چند ماہ بعد وفات پا گئیں۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا قادیانی کے ہاں چوتھا لڑکا پیدا ہُوا تو اُس نے لکھا کہ یہ اسلامی مہینوں میں سے چوتھے یعنی صفر اور ہفتے کے دنوں میں چوتھے دن یعنی چار شنبہ کو پیدا ہوا۔ مرزا قادیانی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ صفر اسلامی مہینوں کا دوسرا مہینہ ہے اور اسلامی ہفتے میں چار شنبہ دراصل پانچواں دن ہے۔

جب کسی عورت کو حمل ٹھہر جاتا ہے۔ تو اُس کے رحم کا منہ بند ہو جاتا اور بچے کی ولادت تک رحم میں قطعاً کوئی سپرم (منی کا قطرہ) داخل نہیں ہوسکتا۔ مرزا قادیانی نے 'آریہ دھرم' میں لکھا ہے کہ دورانِ حمل دوسرا نطفہ بھی ٹھہر سکتا ہے۔ صرف انٹرمیڈیٹ درجے تک کے قادیانی طلبہ سے درخواست ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی اس لاعلمی اور جہالت پر ضرور غور کریں۔

مرزا قادیانی نے اپنی ایک تحریر میں یونان کے مشہور فاتح اسکندر کو اسکندریہ لکھ دیا تھا جب کہ اسکندریہ مصر کے ایک شہر کا نام ہے یونان سے تعلق رکھنے والے فاتح اسکندر کا نہیں۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بوعلی سینا اور خوارزم بادشاہ کے دور کو ایک ہی زمانہ قرار دیا ہے، حالانکہ بوعلی سینا خوارزم بادشاہوں کے دور کے آغاز سے بھی 42 سال پہلے فوت ہو چکے تھے۔

مرزا قادیانی نے بخاری شریف کی ایک حدیث کے طور پر اپنی ایک کتاب میں یہ الفاظ لکھ دیے کہ ''ھٰذا خلیفۃ اللہ المھدی'' قادیانیوں سے التماس ہے کہ وہ بخاری شریف کا مطالعہ کر لیں انہیں مرزا قادیانی کے سراپا جھوٹ ہونے کی خود تصدیق

Marfat.com

ہو جائے گی۔

کذاب ودجال مرزا قادیانی نے اپنی ایک تحریر میں یہ بیان کیا ہے کہ قرآن واحادیث میں یہ پیش گوئیاں موجود ہیں کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو گا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ کیا قادیانی حضرات قرآن واحادیث سے ایسی ایک بھی پیش گوئی دکھا سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو مسلمانوں یا مسلمان علماء کے ہاتھوں انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی۔

مرزائیو! آپ سے میرا یہ سوال ہے کہ آپ ایسے بے علم، جاہل اور جھوٹے شخص جس نے اپنے ایک شعر میں خود کو بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار (عیب، برائی) قرار دیا ہے، کو اپنا نبی مان کر کون سا قابل فخر کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ اسلام کے سیدھے راستے سے کیوں بھٹک گئے ہیں۔ آپ اس دنیا میں ملت اسلامیہ سے رشتہ توڑ کر آخرت میں حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے کیوں محروم رہنا چاہتے ہیں۔ اللہ کی رحمت اور کرم نوازیوں کے دروازے اب بھی آپ پر کھل سکتے ہیں اگر آپ کذاب ودجال مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعووں پر لعنت بھیج کر حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر سچے دل سے ایمان لے آئیں۔

Marfat.com

قادیانی مذہب کا پس منظر وپیش منظر

قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں 1864ء سے 1868ء تک ایک معمولی سرکاری ملازم تھے۔ انھوں نے انگریزی سلطنت کے استحکام واطاعت کی خاطر ایک نئے مذہب کو متعارف کروایا۔ 1891ء میں مسیح موعود اور 1901ء میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مرزا قادیانی نے اپنے ایجاد کردہ مذہب کی تعریف خود اپنی کتاب ''شہادت القرآن'' میں یہ بیان کی ہے کہ:

''میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک خدا تعالیٰ کی اطاعت اور دوسرا اس سلطنت کی اطاعت جس نے امن قائم کیا اور ظالموں کے ہاتھوں سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہے اور وہ سلطنتِ برطانیہ ہے۔''

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی نے اعتراف کیا ہے کہ:

''میرے پانچ اصول ہیں جن میں دو حرمتِ جہاد اور اطاعتِ برطانیہ۔''

مرزا قادیانی کے اپنے تحریری حوالوں سے ہی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ انگریز ڈپٹی کمشنر کے سابق ملازم کو جس جھوٹی نبوت کے لیے تیار کیا گیا تھا اُس کے مقاصد ہی صرف دو تھے۔ پہلا قرآن کے حکم جہاد کو منسوخ کرنا اور دوسرا انگریز حکومت کی اطاعت۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تبلیغ رسالت میں لکھا ہے کہ:

Marfat.com

''جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے۔ ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیوں کہ مجھے مسیح و مہدی مان لیناہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔''

اسلام میں جہاد کا حکم قرآن میں ہے اور یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ کن حالات میں جہاد فرضِ عین ہے۔ ظالم کے خلاف مظلوم کو جہاد کا حق حاصل ہے۔ بلاوجہ اور بلا جواز آپ پر کوئی حملہ آور ہو تو جہاد کا حکم ہے۔ کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کو ظلم سے نجات دلانے کے لیے جہاد ناگزیر ہے، قیام امن کے لیے بھی جہاد فرض ہے۔ سلطنت کے امن و امان کو تہ و بالا کرنے والوں کے خلاف جہاد ضروری ہو جاتا ہے۔

اب انگریز جس نے مسلمانوں سے سلطنت چھین لی۔ صرف ہندوستان نہیں بلکہ عراق، ایران اور مصر میں بھی انگریزوں نے مسلمانوں کے تمام وسائلِ دولت پر قبضہ کر لیا۔ کیا اُس انگریز کے ظلم و استبداد کے خلاف جہاد فرض تھا یا عین اُس موقع پر جب انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے جہاد ضروری ہو چکا تھا اُس وقت ایک جھوٹا نبی جہاد کو حرام قرار دے کر انگریز استعمار کے ہاتھ مضبوط کرے۔

مرزا قادیانی کو انگریز سلطنت کے لیے سر انجام دی گئی اپنی ان خدمات پر بڑا فخر تھا کہ اُس نے جہاد کو حرام قرار دینے اور سامراج کے خلاف لڑائیوں کے جذبے کو ختم کرنے کے لیے اَن گنت کتابیں، رسائل اور اشتہارات لکھ کر شائع کروائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک بیٹا مرزا محمود انگریزوں کی وفاداری میں اپنے باپ سے بھی بازی لے گیا۔ تنسیخِ جہاد کے متعلق جب اُس سے استفسار کیا گیا تو اس نے جواب دیا کہ:

''بعض احمق سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ یہ گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرنا فرض اور واجب

Marfat.com

ہے۔ محسن کی بدخواہی ایک بدکار اور حرامی کا کام ہے۔''

قادیانیوں کے باطل عقائد کے مطابق اُن کا خلیفہ بھی اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص نے نبی کا روپ دھار کر انگریزی سلطنت کی وفاداری کو اپنا مذہب قرار دے ڈالا اور اس کا بیٹا اُن مجاہدین کو حرامی اور بدکار قرار دے رہا تھا جو اسلام اور ہندوستان کی آزادی کے لیے انگریز حکمرانوں کے خلاف جرأت اور بہادری سے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔ دراصل حرامی اور بدکار تو وہ لوگ تھے جو مرزا قادیانی کی تعلیمات کی پیروی میں مسلمانوں کے مقابلے میں انگریزوں کی حمایت کر رہے تھے۔

قادیانی مذہب کا ایک اور مضحکہ خیز پہلو ملاحظہ ہو۔ اُوپر کی سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ انگریزی سرکار کے خلاف مسلمانوں میں جہاد کے حرام قرار پا جانے کی مرزا قادیانی نے زندگی بھر تبلیغ کی، لیکن برطانوی حکومت کو اپنی تلوار قرار دیا۔ عجیب بات ہے کہ انگریزوں کے خلاف تلوار کا جہاد حرام ہو چکا تھا، لیکن خود انگریزوں کو عراق، عرب، شام اور ہندوستان میں اپنی تلواروں کے جوہر دکھانے کی آزادی حاصل تھی۔

انگریز کو جہاں جہاں مسلمان ممالک کے خلاف فتح حاصل ہوتی نام نہاد مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی اسے اپنی تلوار (برطانوی حکومت) کی چمک قرار دیتے۔ قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود نے بھی لکھا ہے کہ:

''ہم نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے کبھی گریز نہیں کیا۔''

یہ کیسی الٹی منطق ہے کہ انگریزی ظلم واستبداد کے خلاف جہاد حرام ہے مگر سرکار انگریزی کی حکومت کے استحکام کے راہ میں خون بہانا اور جان دینا جائز ہے۔

Marfat.com

درج بالا حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے روح جہاد کو ختم کرنے کے لیے انگریزوں نے ایک جھوٹا نبی پیدا کیا۔ جس کے ذِمہ یہ کام تھا کہ وہ تنسیخ جہاد کے لیے الہامی سند کا اعلان کرے۔ مرزا قادیانی نے ابتدا میں عیسائیوں سے مناظرے کر کے مسلمان حلقوں میں اپنے لیے ہمدردی پیدا کرنے کی بھی کوشش کی۔ ملکہ وکٹوریہ کے نام خط لکھتے ہوئے مرزا قادیانی نے اپنے ان مناظروں کی حقیقت بھی کھول دی۔ وہ لکھتا ہے کہ:

''مشنریوں سے مناظرہ کرتا ہوں تو مسلمانوں میں تنسیخ جہاد کا اعتبار بڑھتا ہے۔''

گویا پادریوں سے مرزا قادیانی نے جو مناظرے کیے اُس کی غرض بھی یہ تھی کہ پہلے مسلمانوں میں اپنا اعتماد پیدا کیا جائے اور پھر انگریزی سلطنت کے خلاف جہاد کی منسوخی کا پراپیگنڈا کیا جائے۔ جس ''نبوت'' کی اساس ہی ان دو اصولوں پر رکھی جائے کہ جہاد حرام ہے اور اطاعت انگریز فرض ہے۔ اُس کا اسلام سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ملّت کے غدار اور انگریز کے وفادار برصغیر میں اور بھی گزرے ہیں، لیکن یہ داغ صرف قادیانی مذہب کے دامن پر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مسیح ومہدی ہونے کی بنیاد ہی حکم جہاد سے انکار اور انگریزی سلطنت کی اطاعت ووفاداری پر رکھی۔

بقول مرزا محمود اُس کا باپ عمر بھر انگریزوں کی فتوحات کے لیے دعائیں کرتا رہا، لیکن جاہل، نادان اور نالائق مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ انگریزوں کو شکست ہو تو بہتر ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ سے بغض رکھنے والے مسلمانوں کو بھی قادیانیوں نے سخت جاہل اور سخت نادان قرار دیا۔

اسی سے قادیانیت کے ایک جھوٹے اور باطل مذہب ہونے کا علم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

جس جماعت کا جزوِ ایمان اطاعتِ برطانیہ ہو اور جس قادیانی گروہ کو یہ تک گوارہ نہ ہو کہ مسلمان قوم انگریز حکومت سے اپنے دل میں بغض رکھے۔ اور جو جماعت خود برطانوی حکمرانوں کی اطاعت کے لیے حرمتِ جہاد کا فتویٰ دینے کی خاطر قرآن، اسلام اور ختم نبوت سے بغاوت کر دے اُسے پاکستان کی پارلیمنٹ غیر مسلم قرار نہ دیتی تو اور کیا کرتی۔

Marfat.com

کیا 1947ء تک قادیانی مسلمان تھے؟

ایک معاصر اخبار میں ایک انتہائی سینئر صحافی جو اس اخبار کے گروپ ایڈیٹر بھی ہیں نے 16 دسمبر کو سقوطِ مشرقی پاکستان کی وجوہات لکھتے ہوئے سب سے پہلی وجہ یہ بیان کی ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد وہ سارے پاکستانی جو 1947ء تک مسلمان تھے ان میں سے ایک ایک کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا جانے لگا۔ پہلے ''احمدیوں'' (قادیانیوں) کو سرکاری طور پر غیر مسلمان قرار دیا گیا۔

خبروں کی دنیا سے 50 سال سے بھی زیادہ مدت سے وابستہ صحافی کو یہ بھی علم نہیں کہ قادیانیوں کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے 1974ء میں آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا تھا۔ پھر 1971ء میں پیش آنے والے سانحۂ سقوطِ مشرقی پاکستان کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے واقعہ سے کیا تعلق ثابت ہوتا ہے۔ قادیانیوں کو بجا طور پر آئینی اعتبار سے بھی غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی پارلیمنٹ میں سب سے اکثریتی پیپلز پارٹی تھی اور قادیانیوں کو جس دور میں غیر مسلم قرار دیا گیا اُس دور کا وزیر اعظم وہی ذوالفقار علی بھٹو تھا جس پر ''دیدہ ور'' کے نام سے کتاب بھی اُسی صحافی نے ترتیب دی جسے اب قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دیے جانے پر اعتراض ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو پر لکھی جانے والی کتاب کا معاوضہ تو شاید مذکورہ صحافی کو دے دیا گیا ہو، لیکن کتاب پر نام اس دور کے وفاقی وزیر اطلاعات

Marfat.com

ونشریات مولانا کوثر نیازی کا شائع ہوا تھا۔

اب رہا یہ سوال کہ کیا 1947ء تک قادیانیوں کو مسلمان سمجھا جاتا تھا؟ اس کا جواب یکسر نفی میں ہے۔ قادیانیوں کو تو تمام مکاتب فکر کے علما کرام نے عین اسی دن کافر قرار دے دیا تھا کہ جس دن حضرت محمد ﷺ کے بعد ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا قادیانی کو کچھ افراد نے اپنا ''مسیح موعود'' مان لیا تھا۔ اور یہ فیصلہ کسی ذاتی تعصب، دشمنی یا بغض کی بنیاد پر نہیں کیا گیا تھا، بلکہ خالصتاً اللہ اور رسول کریم ﷺ کے احکامات کی روشنی میں اس فیصلے کا اعلان کیا گیا۔

دنیا بھر کے تمام مسلمان 14 سو سال سے حضرت محمد ﷺ کی قطعی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جہاد صرف اسی ایک سبب کے باعث کیا گیا کہ مسیلمہ کذاب نے حضور نبیٔ پاک ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حضور نبیٔ کریم ﷺ کے بعد ہر مدعیٔ نبوت کو صرف اسی ایک وجہ سے کذاب ودجال قرار دیا گیا کہ اللہ کی آخری کتاب قرآنِ حکیم میں قیامت تک کے لیے یہ فیصلہ سنا دیا گیا کہ:

''محمد ﷺ تم میں سے کسی شخص کے باپ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔''

14 سو سال میں تمام علما اور مفسرین نے سورۂ الاحزاب میں آنے والے الفاظ خاتم النّبیین کا ترجمہ اور تفسیر آخری نبی ہی قرار دیا ہے۔ اب جو شخص یا گروہ بھی قرآنِ حکیم کے اس واضح حکم کو جھٹلا کر خود جھوٹی نبوت کا مدعی بن جائے یا کسی کے جھوٹے دعویٔ نبوت کو قبول کر لے تو وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ یوں تو ختم نبوت کے عقیدہ کو ثابت کرنے کے لیے دو سو سے زیادہ نبیٔ پاک ﷺ کی احادیث پیش کی

Marfat.com

جا سکتی ہیں، لیکن مَیں یہاں ابوداود کی صرف ایک حدیث کا حوالہ دوں گا کہ فرمایا اللہ کے آخری رسول ﷺ نے:

"بے شک میری امت میں 30 کذاب پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے، لیکن مَیں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کسی شخص کے کذاب یا سب سے بڑا جھوٹا ہونے کا یہ ایک ثبوت ہی کافی ہے کہ وہ حضور خاتم المرسلین ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کر دے۔ جب قیامِ پاکستان سے تقریباً دس سال پہلے تصور پاکستان کے خالق علامہ محمد اقبال نے قادیانیوں کو اسلام کا غدار قرار دیا تھا تو انھوں نے ایسا کسی پارلیمنٹ کے فیصلہ کے مطابق نہیں کیا تھا، بلکہ علامہ اقبال کے پیش نظر قرآن اور حدیث کا فیصلہ تھا۔
جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے 1974ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا تو اس فیصلہ میں صرف قیامِ پاکستان کی مخالف جماعتیں شریک نہیں تھیں، بلکہ مسلم لیگ کے تمام دھڑے، پیپلز پارٹی، جمعیت العلماء پاکستان، جماعت اسلامی، جمعیت العلماء اسلام، نیشنل عوامی پارٹی اور پارلیمنٹ کے آزاد ارکان بھی مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر متفق تھے۔

اگر میں یہ گزارش کروں کہ صرف 1974ء کی پاکستان کی پارلیمنٹ ہی نہیں، بلکہ 1908ء میں وفات پانے والے قادیانی جماعت کے بانی مرزا قادیانی بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے ذمہ دار تھے تو یہ ہرگز غلط نہیں ہوگا۔ مرزا غلام قادیانی (وہ غلام احمد ہرگز نہیں تھا) نے اپنے جھوٹے دعویٔ نبوت سے پہلے اپنی متعدد تحریروں میں قرآن کے حکم کے مطابق خود یہ تسلیم کیا کہ:

Marfat.com

''محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔''

مرزا قادیانی نے یہ بھی کئی دفعہ اعلان کیا کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو کافر اور کاذب جانتا ہے کیوں کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی ہے۔ مرزا قادیانی نے جامع مسجد دہلی میں یہ بھی اعلان کیا اور اس کے ساتھ اپنی جانب سے یہ اشتہار بھی تقسیم کیا کہ میں اس خانۂ خدا میں مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار کرتا ہوں کہ مَیں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اُس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

مرزا قادیانی نے خود ہی انتہائی سخت الفاظ میں یہ سوال اٹھایا کہ:

''کیا ایسا بد بخت اور مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن شریف پر بھی ایمان رکھ سکتا ہے۔ صاحب انصاف طلب کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس عاجز نے کبھی بھی نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔''

مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں یہ بھی لکھا کہ:

''میں کیوں نبوت کا دعویٰ کر کے دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں میں داخل ہو جاؤں۔''

قادیانی کذاب نے اپنے ایک اور بیان میں یہ بھی کہا کہ حضرت محمد ﷺ کے دامن سے کٹ کر خود نبی بننا چاہے وہ ملحد و بے دین اور مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ یہ سب کچھ کہنے اور لکھنے کے بعد جب مرزا نے کھلے عام نبوت کا دعویٰ کر دیا تو وہ اپنی ہی تحریروں اور بیانات کی روشنی میں ملحد و بے دین، کافر و کذاب، مفتری و بد بخت اور

Marfat.com

مسیلمہ کذاب کا بھائی بھی قرار پایا۔

خبروں کی دنیا کے منجھے ہوئے صحافی پارلیمنٹ کا فیصلہ تسلیم نہ کریں، لیکن مرزا قادیانی کی تحریروں کو تو انہیں ماننا ہوگا۔ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا تھا کہ:

''ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں، لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔''

مرزا قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ہر مدعیٔ نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور پھر دعویٰ نبوت بھی کر دیتے ہیں اور دعویٰ نبوت بھی ایسا کہ وہ تمام انبیاء سے خود کو افضل سمجھتے ہیں۔ ایک کذاب اور اللہ کے تمام برگزیدہ انبیاء سے افضل و برتر کتنی بے معنی بات اور کتنا بڑا کفر ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنے ساتھ اور اپنے پیروکاروں کے ساتھ یہ ظلم خود کیا، دائرۂ اسلام سے خود نکلے اور اُلٹا پورے عالم اسلام کو کافر بھی قرار دے دیا۔ جس روز سے مرزا قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور مخصوص گروہ نے اس دعویٰ نبوت کو مانا وہ اپنے اس دعویٰ اور باطل عقیدے کے سبب امتِ اسلامیہ سے خارج اور کافروں کے گروہ میں شامل ہو گئے۔

پاکستان کی پارلیمنٹ نے تو قرآن اور احادیث کے احکامات کی روشنی میں ایک مسئلے کو محض آئینی طور پر حل کیا ہے ورنہ قادیانی اپنے باطل مذہب کی وجہ سے کافر ہیں۔ محض پارلیمنٹ میں آئینی ترمیم کی بنیاد پر نہیں۔ جب پاکستان کا آئین یہ کہتا ہے کہ پاکستان میں کوئی قانون قرآن وسنت سے متصادم نہیں بنایا جا سکتا تو پھر پارلیمنٹ کے پاس بھی اس کے سوا اور کیا راستہ باقی رہ جاتا تھا کہ وہ قادیانیوں کو قرآن اور احادیث کی روشنی میں غیر مسلم اقلیت نہ قرار دے۔

۱۲۵۵۸۷

Marfat.com

نواز شریف کے ''بھائی''

نواز شریف نے قادیانیوں کو اپنا بھائی قرار دیا ہے۔ نواز شریف کا تعلق ایک دینی گھرانے سے ہے۔ وہ نماز اور روزہ کے بھی سختی سے پابندی کرنے والوں میں سے ہیں، لیکن شاید قادیانی گورکھ دھندے کا انھیں پوری طرح علم نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے جھوٹے دعووں کے باعث کاذب ہی نہیں بلکہ دجال بھی کہا اور تسلیم کیا گیا ہے۔

کِذب کھلے جھوٹ کو کہتے ہیں، لیکن دجل سے مراد فریب ہے۔ قادیانی فریب کو سمجھنے کے لیے نہ صرف اسلام کے بنیادی عقائد کا مطالعہ ضروری ہے بلکہ قادیانیوں کی کچھ کتب کو براہِ راست بھی پڑھنا چاہیے۔ ہمارے حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں۔ یہ عقیدہ تو امت مسلمہ کی اساس ہے۔ اگر کوئی کاذب اور جھوٹا شخص حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو دراصل وہ اسلام کی اساس پر حملہ کرتا ہے اور خود دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو کوئی مسلمان اپنا بھائی کیسے قرار دے سکتا ہے۔

حضرت علامہ اقبالؒ نے قادیانیت کے مطالعہ کے بعد اپنی اس ٹھوس رائے کا اظہار کیا تھا کہ قادیانی اسلام اور ہندوستان (اُس وقت ابھی پاکستان قائم نہیں ہوا تھا) دونوں کے غدار ہیں۔ اب اگر علامہ اقبالؒ کی ناقابلِ تردید رائے کو ہم دہرائیں گے تو

Marfat.com

ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار ہیں۔ اسلام کا غدار ہو اور نواز شریف کا بھائی ہو اس معمہ کی ہمیں سمجھ نہیں آئی۔

قادیانیوں کا مسئلہ پاکستان میں بسنے والی دوسری اقلیتوں جیسا نہیں۔ ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی یا کوئی اور غیر مسلم نہ تو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ مسلمان ہونے کا فریب دے کر عام مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے کافر ہونے کے لیے اس کا جھوٹا دعویٔ نبوت ہی کافی ہے۔ قرآن وسنت اور اجماع امت کی رُو سے حضرت محمد ﷺ کے بعد ہر مدعیٔ نبوت اور اُس کا پیروکار کافر ہے۔ لیکن قادیانی گروہ بعض ارکانِ اسلام کی پابندی سے یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ بھی ''مسلمان'' ہے۔ اس لیے قادیانیوں کے حوالے سے ہمیں ہر وقت اپنی آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں۔

نواز شریف کو شاید یہ علم نہیں کہ قادیانیوں کے کافرانہ عقائد اور مرزا غلام احمد کے جھوٹے دعویٔ نبوت سے اتفاق نہ رکھنے والوں کو قادیانی کیسے کیسے بُرے القاب سے پکارتے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے اسلام کو ایک مُردہ دین اور مسلمانوں کو ایک لعنتی امت تک کہا ہے۔ ظاہر ہے نواز شریف کا تعلق بھی مسلمان اُمت سے ہے اور انھوں نے پاکستان کے وزیر اعظم کے طور پر دوبارہ یہ حلف بھی اٹھایا ہے کہ مَیں مسلمان ہوں اور اللہ پر ایمان رکھتا ہوں جو واحد اور یکتا ہے اور مَیں قرآن پر بطورِ آخری کتاب اللہ اور محمدؐ پر بطور آخری رسول ایمان رکھتا ہوں۔ میرا اس بات پر بھی ایمان ہے حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

نواز شریف کے اس عقیدہ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول نواز شریف کا تعلق بھی ''لعنتی مسلمان امت'' ہے۔ لعنتی تو یقیناً مرزا غلام احمد سمیت ہر جھوٹا مدعیٔ

Marfat.com

نبوت خود ہے یا جعلی نبیوں کے پیروکار، لیکن نواز شریف سے ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اسلام کو مُردہ دین اور مسلمان امت پر لعنت بھیجنے والے مرزا غلام احمد اور اُس کے پیروکاروں کو کوئی مسلمان اپنا بھائی قرار دے سکتا ہے؟

جو بدبخت اور بدباطن یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ سوکھ گیا ہے۔ وہ مکہ جہاں خانۂ خدا ہے اور وہ مدینہ جہاں مسجدِ نبوی اور روضۂ رسولؐ ہے۔ کیا اُس بدبخت اور سیاہ باطن گروہ کے افراد کو نواز شریف اپنا بھائی قرار دے رہے ہیں۔ وہ قادیانی ٹولہ جو قادیان کو ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت کے وطن ہونے کی نسبت سے مکہ اور مدینہ سے افضل قرار دیتا ہے۔ کیا ایسے جہنمی گروہ کے افراد کو کوئی مسلمان بقائمی ہوش وحواس اپنا بھائی تصور کرسکتا ہے۔

وہ مرزا غلام احمد جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غلیظ گالیاں بکتا ہو۔ وہ مرزا غلام احمد جو اپنے باطل دعویٔ نبوت کے باوجود خود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل قرار دے کر جلیل القدر انبیا کی توہین کا مرتکب ہوا۔ کیا اُس مرزا غلام احمد کے کسی پیروکار کو ہم مسلمان اپنا بھائی کہنے کی جسارت کر سکتے ہیں۔ کیا اس عمل سے ہمارا شمار خود انبیا کی توہین کرنیوالوں میں نہیں ہو جائے گا۔

مرزا غلام احمد نے ایسے ایسے بے ہُودہ دعوے کیے ہیں کہ میرے جیسا انسان اُسے نقل کرتے ہوئے بھی لرز جاتا ہے۔ مرزا کا یہ کہنا کہ ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے کتنی لغو اور بے ہودہ بات ہے۔ جلیل القدر انبیا کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کے بارے میں بھی اگر کوئی دردمند مسلمان مرزا غلام احمد کی بے ہودہ تحریریں پڑھ لے تو اُس کی روح کانپ اٹھے گی۔ ایسے دریدہ دہن اور بے ہودہ گفتار شخص کو جو گمراہ لوگ نبی یا رسول سمجھتے ہیں کیا انھیں نواز شریف اپنا بھائی قرار دے رہے ہیں۔

Marfat.com

میرا اب بھی یقین ہے کہ نواز شریب کی زبان سے قادیانیوں کو اپنا بھائی قرار دینے کے الفاظ نادانستہ طور پر ادا ہوئے ہیں۔ نواز شریف کو فی الفور اپنے یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں اور ہزار بار اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے کہ مستقبل میں دوبارہ نادانستہ طور پر بھی اُن سے ایسا گناہ سرزد ہو۔

Marfat.com

ایک کالم اور اتنی پذیرائی

11 جون کے نوائے وقت میں ''نواز شریف کے بھائی'' کے عنوان سے میرا جو کالم شائع ہوا تھا۔ اُس پر مجھے دن بھر فون موصول ہوتے رہے۔ اس مختصر سے کالم کی قارئین کرام کی طرف سے اتنی زیادہ پذیرائی سے مجھے اندازہ ہوا کہ قادیانیت کے فتنہ کے بارے میں ہمارے عام مسلمان بھائی بھی کس قدر حساس ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نواز شریف کی طرف سے قادیانیوں کو بھائی قرار دینے کے بیان پر مَیں نے جو چند سطور لکھیں اس پر مجھے لاتعداد کال آئیں اور ہر قاری کا مؤقف یہی تھا کہ نواز شریف کو ایسا بیان جاری کرنے پر اللہ تعالیٰ سے ہزار بار معافی مانگنی چاہیے۔

ایک قادیانی کی طرف سے بھی نوائے وقت کے ایڈیٹر کے نام خط تحریر کیا گیا ہے کہ ایک پاکستانی کے طور پر اُسے حق حاصل ہے کہ مَیں نے اپنے کالم میں جو باتیں مرزا غلام احمد سے منسوب کی ہیں اُس کا ثبوت کالم نگار سے طلب کروں۔ مَیں اپنے کالم پر معترض کا بطورِ قادیانی اور بطورِ پاکستانی یہ حق تسلیم کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے استفسار کرے کہ جو کچھ مَیں نے مرزا غلام احمد سے منسوب کیا ہے اس کی میرے پاس کیا سند ہے۔

نبیل احمد نامی قادیانی نے اپنے خط میں تحریر کیا ہے کہ احمدیہ جماعت اسلام کو ایک زندہ دین سمجھتی ہے اور اُن کے نزدیک مسلمان وہ ہے جو ایک اللہ اور حضرت محمدؐ

Marfat.com

کے خاتم النّبیین ہونے پر ایمان رکھتا ہے۔ آگے بڑھنے سے پہلے مرزا غلام احمد کی تحریر سے ایک اقتباس پڑھ لیں۔ ثبوت کے لیے دیکھیں حقیقت نبوۃ کا صفحہ 272۔ مرزا غلام احمد کے مطابق:

"ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دِین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مُردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مُردہ کہتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا—— ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے۔ اسی لیے ہم نبی ہیں۔"

یعنی مرزا غلام احمد کے نزدیک اسلام صرف اس صورت میں ایک زندہ دین ہے جب یہ تسلیم کرلیا جائے کہ نبی آتے رہیں گے۔ اب چودہ سو سالوں سے اور پھر قیامت تک مسلمانوں کا تو پختہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی معنوں میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو کیا مرزا غلام احمد کے استدلال کے مطابق اسلام ایک مُردہ دین قرار نہیں پاتا؟ مرزا غلام احمد کے نزدیک تو اسلام صرف اُسی صورت میں زندہ دین قرار پا سکتا ہے جب ہم تسلیم کرلیں کہ سلسلۂ نبوت بند نہیں ہوا اور مرزا غلام احمد پر وحی نازل ہوتی تھی۔ اس لیے وہ نبی ہے۔ اگر ہم اس کفر کو تسلیم نہیں کرتے تو پھر دین اسلام بھی مرزا غلام احمد کے بقول یہودیوں اور عیسائیوں کے دین کی طرح مُردہ ہے۔

میرے نام خط بھیجنے والے قادیانی کا مؤقف یہ ہے کہ احمدیوں کے نزدیک مسلمان ہونے کے لیے لازمی شرط حضرت محمد ﷺ کو خاتم النّبیین تسلیم کرنا ہے۔ اگر احمدی جماعت حقیقت میں حضرت محمد ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے پر ایمان رکھتی ہے تو پھر حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی شخص کسی بھی مفہوم میں اور کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرے چاہے وہ مرزا غلام احمد ہو یا کوئی اور احمدیہ جماعت کو اُسے کافر سمجھنا چاہیے۔

Marfat.com

اب اس عقیدے کو کیا نام دیا جائے کہ احمدیہ جماعت حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی بھی تسلیم کرتی ہے اور مرزا غلام احمد کے دعوئ نبوت پر بھی ایمان رکھتی ہے۔ پھر وہ کن معنوں میں حضرت محمد ﷺ کو خاتم النّبیین تسلیم کرتی ہے؟

قادیانی گروہ کے اسی دجل وفریب کی وجہ سے ہی 1974ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے مرزا غلام احمد کے پوتے اور جانشین مرزا ناصر احمد اور لاہوری جماعت کے نمائندوں کا مؤقف تفصیل سے سننے کے بعد درج ذیل قرار داد منظور کی تھی:

''جو شخص حضرت محمد ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم اور کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین اور قانون میں غیر مسلم قرار پائے گا۔''

اب مَیں مرزا غلام احمد کی اُس کتاب ''براہین احمدیہ'' سے ایک اقتباس کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جس میں اُس نے مسلمانوں کو ایک ''لعنتی اُمت'' قرار دیا ہے۔ اُس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

''آنحضرت ﷺ کو جو خاتم النّبیین فرمایا گیا اُس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازۂ مکالمات ومخاطباتِ الٰہیہ بند ہو گیا ہے۔ اگر یہ معنی ہوتے تو یہ ایک لعنتی امت ہوتی۔ یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔''

مرزا غلام احمد کی اس تحریر کی رُو سے کیا پورا عالم اسلام ہی ایک ''لعنتی امت'' قرار نہیں پاتا؟ کیوں کہ کل عالم اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد وحی اور نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے۔ گویا مرزا غلام احمد کی لعنت سے

Marfat.com

محفوظ رہنے کا ایک ہی طریقہ باقی رہ جاتا ہے کہ ہم اُس کے باطل عقائد کو تسلیم کر لیں کہ سلسلۂ نبوت بند نہیں ہوا۔ یہ راستہ مرزائیوں ہی کو مبارک ہو۔

مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے تو مسلمانوں کے لیے اپنے باپ سے بھی زیادہ سخت الفاظ استعمال کیے، حوالے کے لیے ملاحظہ کریں ''کلمۃ الفصل'':

''اب کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم داؤد، سلیمان اور زکریا ویحییٰ کو تو رسول تسلیم کریں اور مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔''

ظاہر ہے کہ ہم جُملہ مسلمانانِ عالم ہی مرزا غلام احمد کو مسیح موعود یا نبی تسلیم نہیں کرتے اور مرزا بشیر احمد پرلے درجے کی بے غیرتی کے الفاظ ہمارے لیے ہی استعمال کر رہا ہے۔ اس قابل اعتراض زبان اور ایسے قابل نفرت عقائد کے حامل قادیانیوں کو کوئی مسلمان کیسے اپنا بھائی قرار دے سکتا ہے۔ قادیانی نبیل احمد کے نزدیک اگر احمدیہ کمیونٹی بھی حضرت محمد ﷺ کے خاتم النّبین ہونے پر ایمان رکھتی ہے تو پھر وہ یہ وضاحت کریں کہ نبوت کے جھوٹے مدعی مرزا غلام احمد کو وہ کھل کر کافر کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ یہ کتنا متضاد اور مضحکہ خیز عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النّبیین بھی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی نبی بھی۔

جو قادیانی کفر اور تعصب کی عینک اُتار کر دین اسلام اور قادیانیت کے مابین فرق جاننا چاہتے ہیں مَیں انھیں مشورہ دوں گا وہ قومی اسمبلی کی فائلوں میں سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی روداد پڑھ لیں یا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ کی کتاب ''دین بھلائی ہی ہے'' کا مطالعہ کر لیں۔

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کا وجودِ نامسعود

مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا؟ قادیان (انڈیا) میں 1840ء کے قریب پیدا ہونے والا ایک جھوٹا مدعیٔ نبوت۔ فتنۂ قادیانیت کے بانی جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جماعت کو اپنے قلم سے انگریز حکومت کی نمک پروردہ، خود کاشتہ پودا اور اپنے خاندان کو مرزا قادیانی نے ثابت شدہ وفادار تحریر کیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے خانہ ساز مذہب (اگر اس کو مذہب قرار دیا جا سکے) کی بنیاد دو عناصر پر تھی، پہلا انگریز کی اطاعت اور دوسرا انگریز حکومت کے استحکام کے لیے جہاد کو حرام قرار دینا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ ہیں:

> ''میں نے مخالفتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ مَیں نے ایسی کتابیں تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دی ہیں —— میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں —— اور جہاد کے جوش دینے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں اُن کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

جب انگریز غاصبانہ طور پر ہندوستان پر قابض تھا۔ عین اُس موقع پر قوم کو

Marfat.com

انگریزوں کی دائمی غلامی کی تلقین کرنا کون سا مذہب ہوسکتا ہے؟ دنیا کا کوئی مذہب بھی غلامی اور ذلت کی زندگی بسر کرنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت کا جھوٹا مذہب تھا جو اپنے ہم وطنوں کو سدا غلام دیکھنا پسند کرتا تھا۔ جھوٹے مدعیان نبوت میں مرزا غلام احمد قادیانی شاید واحد مثال ہو جس نے اپنے وطن کی آزادی پر اغیار کی غلامی کو ترجیح دی ہو۔ قوم اور وطن کی آزادی پر صرف کوئی غدار ہی سمجھوتہ کر سکتا ہے۔ مسلمان قوم کی گردن میں ذلت آمیز غلامی کا طوق ڈالنے والے انگریزوں کی حکومت کو رحمتِ خداوندی قرار دینے والا ''الہام'' بھی یقیناً کسی جھوٹے نبی پر ہی نازل ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے ہمارے عظیم فلسفی اور شاعر علامہ اقبال نے قادیانیت کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ:

''مَیں اپنے دل میں اس حوالے سے کوئی شک وشبہ نہیں رکھتا کہ قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔''

قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کا غدارِ اعظم تھا۔ مرزا قادیانی کی غالب تحریریں اطاعتِ انگریز کا درس دیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز حکمرانوں کو اولی الامر قرار دیتے ہوئے قرآنِ مجید کی بھی کھلی توہین کی ہے۔ وہ ایک مقام پر لکھتا ہے کہ:

''میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے اُن کے مطیع رہیں۔''

کیا قرآن میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا جو حکم دیا گیا ہے۔ اس اولی الامر سے مراد اسلام کے بدترین دشمن اُن انگریز حکمرانوں کو لیا جا سکتا تھا جنھوں نے مسلمانوں کی حکومت ختم کر کے خود غاصبانہ طور پر ہندوستان پر قبضہ

Marfat.com

کرلیا تھا اور مسلمانوں سے رزق کے تمام وسائل چھین لیے تھے اور جن انگریزں سے مسلمان عورتوں کی عزت وعصمت بھی محفوظ نہیں رہی تھی۔ جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ عجیب منطق تھی کہ وہ مسلسل اپنی تحریروں میں اس انگریز حکومت کو اپنی محسن قرار دیتا رہا جنھوں نے ہندوستان کو لوٹا اور برباد کر کے رکھ دیا اور اس کے برعکس جن مجاہدین آزادی نے انگریز سلطنت کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا انھیں مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں چور، قزاق اور حرامی تک قرار دیا۔

یوں تو نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام ''تعلیمات'' ہی تضادات پر مبنی ہیں، لیکن انگریزوں اور عیسائیت کے حوالے سے مرزا قادیانی کی تحریروں میں جو تضادات ہیں وہ بہت ہی قابلِ غور ہیں۔ کذاب مرزا قادیانی نے عیسائیوں کو اوّل درجے کا دجال قرار دیا ہے۔ ایک کتاب میں مرزا قادیانی نے یہ تحریر کیا ہے کہ بائبل سے یقینی طور پر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یاجوج ماجوج کا فتنہ بھی دراصل عیسائیت کا فتنہ ہے۔ غرض مرزا قادیانی کی متفرق تحریروں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ عیسائیت کو دورِ حاضر کا دجالِ اکبر قرار دیتا تھا، لیکن یہ بات ناقابل فہم ہے کہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودہ اور نمک پروردہ جھوٹا نبی ایک طرف تو کسرِ صلیب اور قتلِ دجال اکبر کو ''مسیح موعود'' کا خاص کام قرار دیتا تھا اور دوسری طرف دجالِ اکبر یعنی عیسائی حکمرانوں کے خلاف آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے لیے حرامی، چور اور قزاق جیسے نازیبا الفاظ استعمال کرتا تھا۔

گورنمنٹ انگلشیہ کو خدا کی نعمت اور آسمانی برکت قرار دینے والے جھوٹے نبی کو یہ بھی علم تھا کہ تبلیغ عیسائیت انگریز حکومت کا خاص مشن تھا۔ اس انگریز حکومت کو مرزا قادیانی نے اپنی تلوار بھی قرار دیا تھا اور انگریزوں کی فتوحات اور سربلندی کے لیے

Marfat.com

دعائیں بھی مانگی تھیں۔ وہ انگریز جس نے کئی اسلامی ملکوں کو یکے بعد دیگرے تباہ کر دیا اور دو سو سال میں کروڑوں مسلمانوں کا قتلِ عام جس انگریز کی اسلام دشمنی کا ناقابل تردید ثبوت ہے اس انگریز کے خلاف جہاد حرام قرار دینا اور اُس انگریز کی فتوحات پر جھوٹے مدعیٔ نبوت کی جماعت کا چراغاں کرنا اور جشن منانا کیا کسی مسیح یا مسلمانوں کے مہدی کا کام ہو سکتا ہے۔

حیرت، افسوس اور شرم کی بات ہے کہ جھوٹے مسیح موعود نے گورنمنٹ برطانیہ کو کبھی نعمتِ خداوندی اور کبھی اپنے لیے بارانِ رحمت قرار دے کر انگریزوں کے خلاف تو جہاد کو قطعی حرام قرار دے دیا، لیکن دوسری قوموں کو غلام بنانے کے لیے، اُن کے وسائل اور زمینوں پر قبضہ کرنے کے لیے اور برصغیر میں مسلمانوں کے تخت و اختیار چھیننے کے لیے انگریزوں کی جنگ کو ناجائز قرار نہیں دیا۔ مسلمانوں کے لیے قیامِ امن، اپنی مدافعت، مقابلۂ ظلم اور حمایتِ مظلوم کے لیے بھی جھوٹے مسیح موعود نے جہاد حرام قرار دے دیا، لیکن سرکار انگریزی سے اپنی وفاداری نبھانے کے لیے مرزا قادیانی کے بقول اس کی جماعت کے افراد نے خون بہانے یعنی دوسروں کی جان لینے اور اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔

کابل اور عراق کے خلاف انگریزوں کی جنگ میں بھی قادیانیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اُنھوں نے بے پناہ ''قربانیاں'' دیں۔ مسلمانوں کے لیے اپنی حفاظت اور مقابلۂ ظلم کے لیے بھی جب جہاد حرام قرار دیا تو جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے بقولِ خود ایسا اللہ تعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر کیا، لیکن خوشنودیٔ انگریز کی خاطر جو جنگ مسلمان قوم اور مسلمان ملکوں کے خلاف قادیانی جماعت نے لڑی۔ کیا ایسا انھوں نے شیطان کی طرف سے وحی آنے پر کیا؟ کابل اور عراق کے مسلمانوں کے خلاف جنگ

Marfat.com

میں انگریز فوج میں قادیانیوں کا بھرتی ہونا اور بے گناہ مسلمانوں کا خون بہانا یقیناً کسی ابلیسی حکم ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اسی لیے مَیں نے اپنی آج کی گفتگو کا عنوان ''مرزا غلام احمد قادیانی کا وجودِ نامسعود'' تجویز کیا ہے۔

اس جھوٹے مدعیٔ نبوت کا وجود ہی اسلام اور ملت اسلامیہ کے لیے نامبارک اور باعثِ نحوست تھا۔ علامہ اقبال نے اپنے ایک ایمان افروز مضمون میں بعدِ اسلام اور بعدِ رسول پاک حضرت محمد ﷺ دعویٰ نبوت کرنے والے شخص کو اگر کاذب اور واجب القتل قرار دیا تھا تو اُس میں حکمت و دانائی یہ تھی کہ حضور نبیٔ کریم ﷺ کے بعد دعویٔ نبوت کرنے والا جھوٹا اور کاذب تو ہوتا ہی ہے، لیکن وہ وحدتِ اسلام کا سب سے بڑا دشمن بھی ہوتا ہے۔ کسی ایسے شخص یا جماعت کے ساتھ ملتِ اسلامیہ کیسے ہمدردی کا اظہار کر سکتی ہے جس کی بنیاد ہی اسلام سے دشمنی اور محبوبِ خدا ﷺ سے بغاوت پر رکھی گئی ہو۔

علامہ اقبال نے فرمایا تھا کہ قادیانیت سے میری بیزاری اس وقت بغاوت میں تبدیل ہو گئی جب مَیں نے اپنے کانوں سے قادیانی جماعت کے ایک رُکن کو حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہوئے سنا۔ دراصل مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا دعویٰ نبوت ہی توہین رسالت ہے، بلکہ یہ تمام انبیا کی توہین ہے کہ ایک کاذب و دجال اپنے جھوٹے دعویٔ نبوت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبروں کے مقابلے میں آنے کی ناپاک جسارت کا مرتکب ہو۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ محض انگریزوں کی ایک ضرورت پوری کرنے کے لیے ایک نئی اور جھوٹی نبوت کی بنیاد رکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی نے پورے نظامِ دینیات کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی تھی۔ قادیانیت عالمِ اسلام اور عقائدِ اسلام کے لیے آج بھی ایک خطرناک ناسور ہے جس کے خاتمہ کے لیے ملتِ اسلامیہ کو ہمہ وقت بیدار رہنا چاہیے۔

Marfat.com

کیا کوئی مسلمان گستاخِ عیسیٰ علیہ السلام ہو سکتا ہے؟

ایک مختصر سی مجلس میں چند عیسائی نوجوان یہ شکوہ کر رہے تھے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم نہیں کرتے۔ اور ایک ''مسلمان عالم دین'' مرزا غلام احمد قادیانی نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی انتہا کر دی اور ''مرزا صاحب'' نے عیسائی قوم کی دل آزاری میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

مَیں نے بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو رکھا کہ وہ عیسائی نوجوان اپنی لاعلمی کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو ایک ''مسلمان عالم دین'' سمجھ رہے تھے۔ مَیں نے اُن عیسائی نوجوانوں سے پوچھا کہ کیا وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کے کچھ حوالے مجھے بتا سکتے ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ عیسائی نوجوان بہ یک زبان ہو کر بولے کہ ہم آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حضور کس کس بدزبانی کا حوالہ دیں۔ مرزا نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ:

> ''جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزراہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں ـــــ عیسیٰ علیہ السلام کی اس معجزانہ پیدائش سے کوئی بزرگی اُن کی پیدا نہیں ہوتی۔''

ایک عیسائی نوجوان نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ مرزا نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

کی دادیوں اور نانیوں کو بھی معاف نہیں کیا اور اُن کے لیے زنا کار اور کسبی عورتوں جیسے بے ہودہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ایک اور عیسائی نوجوان نے کہا کہ مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بدزبان، گالیاں دینے والا، جھوٹ بولنے والا، مسمر یزم (شعبدہ بازی) کا مکروہ عمل کرنے والا، ایک کتاب میں مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی اور ایک مکتوب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردانہ صفات سے محروم اور ہیجڑا تک بھی تحریر کیا ہے۔

مَیں نے جذباتی ہونے والے عیسائی نوجوانوں کو بتایا کہ پہلے تو آپ اپنی یہ غلط فہمی دور کرلیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کوئی مسلمان عالمِ دین تھا۔ وہ ایک جھوٹا مدعیٔ نبوت تھا اور پورے عالم اسلام میں مرزا قادیانی کو کافر اور کذاب سمجھا جاتا ہے۔

مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں اور ہمارے خیال میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اگر نبوت کا جھوٹا دعویٰ نہ بھی کیا ہوتا تو بھی مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں جن بدزبانیوں کا حوالہ آپ نے دیا ہے یہ اُس شخص کے مفسد ومفتری اور کافر ہونے کے لیے کافی ہے۔ مَیں نے بڑی محبت سے عیسائی نوجوانوں کو بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے تو خود ''مثیل مسیح'' ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض اخلاق اور عادات وغیرہ اُس کی فطرت میں بھی رکھے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی اپنے ''مثیل مسیح'' ہونے کا دعویٰ سچا سمجھتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف جتنے بے ہودہ الزامات مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں وہ بھی مرزا کے نزدیک درست ہیں تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی سے بڑا جاہل اور کون ہوسکتا ہے کہ جو اخلاق وکردار اُس نے حضرت مسیح علیہ السلام کا بیان کیا ہے وہی اخلاق وکردار مرزا قادیانی کو اپنا بھی تسلیم کرنا ہوگا کیوں کہ وہ نام نہاد مثیل مسیح یا بعد کے دعووں کے مطابق ''مسیحِ

Marfat.com

موعود" تھا۔

مَیں نے گزارش کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تر لغویات میں سے کسی ایک میں بھی سچائی نہیں، لیکن خود مرزا قادیانی پر یہ تمام الزامات صادق آتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بدزبان، گالیاں دینے والے اور غیر مہذب ہرگز ہرگز نہیں تھے، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں اپنے مخالفین کے لیے بدزبانی کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تخلیق کا بہت بڑا نشان ہے۔ پھر یہ بھی قدرتِ خداوندی کی انوکھی شان تھی کہ چند گھڑیاں پہلے پیدا ہونے والا بچہ حضرت مریم کی گود میں پکار اُٹھتا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اُس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی اس معجزانہ پیدائش کو مرزا غلام احمد قادیانی برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑوں مکوڑوں جیسی پیدائش قرار دیتا ہے تو یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف مرزا قادیانی کی بدزبانی نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تخلیق کے خلاف خبیث مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی ہے۔

مَیں نے عیسائی نوجوانوں کو دعوت دی کہ وہ گزشتہ چودہ سو سالوں میں مسلمانوں کی کسی ایک کتاب کا بھی حوالہ نہیں دے سکتے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کا کوئی اشارہ بھی ملتا ہو۔ کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی ایک رسول یا نبی پر ایمان نہ رکھنے سے ہم اسلام کے دائرے ہی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور رسول و نبی کے بارے میں ایسی بدزبانی کا مظاہرہ کرے جیسی بے ہودگی کا اظہار مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے قلم سے کیا ہے، پھر ایسے بدبخت کو تو انسانوں میں بھی شمار نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

آخر میں مَیں نے عیسائی نوجوانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے حسب حال خود اُسی کا ایک شعر بھی سنایا

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

مرزا قادیانی کے اس اعترافِ حقیقت کے بعد کہ وہ آدم زاد یعنی آدمی ہی نہیں، بلکہ ایک کیڑا مکوڑا ہے اور انسانوں کے لیے باعثِ شرمندگی ہے مزید کسی تبصرے کی گنجائش نہیں۔ مرزا قادیانی کو اگر ہم ایک گستاخِ عیسیٰ علیہ السلام کے طور پر ننگِ انسانیت سمجھتے ہیں تو وہ عیسائی پادری جو اللہ کی آخری کتاب قرآنِ حکیم کو نذرِ آتش کرنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے یا وہ عیسائی جو اللہ کے آخری رسول سردارِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بناتے اور شائع کرتے ہیں۔ ایسے ملعون افراد کی بھی پوری عیسائی برادری کو مذمت کرنی چاہیے۔

Marfat.com

سب سے بڑا شاتمِ رسولؐ

قادیان کے کذاب مرزا غلام قادیانی (اُسے غلام احمد لکھنا درست نہیں) کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ ایک جعلی اور سراسر جھوٹا مدعیٔ نبوت تھا، بلکہ وہ ہمارے سید المرسلین، خاتم النّبیین حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا حریف، مد مقابل ہونے کا دعویدار اور بدترین دشمن تھا۔ حضور نبیٔ کریم ﷺ کی زندگی میں اُن کا سب سے بڑا مخالف ابو جہل تھا۔ ابو جہل منکرِ قرآن اور منکرِ رسالت تھا۔ اس لیے اگر وہ حضور نبیٔ پاک ﷺ کی تعظیم واحترام نہیں کرتا تھا تو یہ اُس کے کفر کا لازمی نتیجہ تھا، لیکن مرزا غلام قادیانی قرآن پر ایمان رکھنے کا مدعی تھا اور خود کو آپ ﷺ کا خادم، شاگرد اور تابع فرمان کہتا تھا۔ تاہم حضور نبیٔ کریم ﷺ کے اس جھوٹے غلام کی تحریریں پڑھ کر ثابت ہو جاتا ہے کہ اُس کا حضرت محمد ﷺ کی غلامی کا دعویٰ کتنا بڑا دجل وفریب تھا۔

ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت کی جسارت ملاحظہ ہو کہ وہ نبیوں کے سردار، پیغمبر اعظم وآخر ﷺ کے بارے میں یہ گستاخانہ کلمات تحریر کرتا ہے کہ:

> ''اس کے لیے صرف چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کے گرہن کا۔''

ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت کی بدباطنی اور خباثت کا اس سے بڑھ کر بے ہودہ انداز اور کیا ہو سکتا ہے کہ نبیٔ برحق کے لیے تو صرف چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا، مگر جھوٹے

Marfat.com

نبی کے لیے چاند اور سورج دونوں کے گرہن کی علامت ظاہر ہوئی۔

مرزا غلام قادیانی نے اپنی کتاب ''خطبۂ الہامیہ'' بلکہ خطبۂ شیطانیہ میں یہ تک بھی تحریر کر دیا کہ:

''ہمارے نبی ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا کا نہ تھا، بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا، پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح تجلی فرمائی۔''

مرزا کذاب کی درج بالا خرافات کا خلاصہ یہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت محمد ﷺ روحانیت کے پہلے قدم پر تھے اور روحانیت کی انتہا نے پوری طرح ظہور ایک مردود ملعون جھوٹے نبی کی صورت میں کیا۔ اسلام کی پوری تاریخ میں حضور نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے سے لے کر آج تک کسی بڑے سے بڑے شاتمِ رسول یا گستاخِ رسول کی کسی ایسی تحریر کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا جو مرزا غلام قادیانی کی مذکورہ بالا ہتک آمیز تحریر سے بڑھ کر ہو۔

کذابِ قادیان کی رذالت کا سلسلہ صرف یہاں تک محدود نہیں کہ اُس نے رسول اللہ ﷺ پر اپنی افضلیت کو نمایاں کرنے کے لیے خود کیا تحریر کیا؟ بلکہ مرزا قادیانی کی اس سے بڑھ کر ناپاک جسارت یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی جو آیات حضور نبیٔ کریم ﷺ کی شان اور فضیلت بیان کرنے کے لیے نازل ہوئیں اُن آیات کا مصداق ملعون مرزا نے اپنی ذات کو ٹھہرا لیا۔ مرزا قادیانی کی یہ بے ہودگی ملاحظہ ہو کہ اس نے اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں یہ لکھا کہ قرآنِ کریم کی یہ آیت مجھ پر بھی نازل ہوئی ہے:

Marfat.com

''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

مرزا نے یہ جھوٹا دعویٰ کر کے اصل میں تمام جہانوں کی لعنتیں اپنے لیے مخصوص کر لیں۔

مرزا کذاب نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ سورۃ کوثر کی پہلی آیت بھی اس پر نازل ہوئی ہے۔ اپنی ایک کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں مرزا قادیانی نے قرآن کی ایک آیت کا حوالہ دے کر آگے یہ لکھا ہے کہ:

''اس وحی الٰہیہ میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے۔''

کیا ایسے بدبخت اور جھوٹے شخص کو حضرت محمد ﷺ کا ایک امتی، خادم یا غلام تسلیم کیا جا سکتا ہے جو خود آپ ﷺ کے مدمقابل ایک حریف اور رذیل دشمن کے طور پر کھڑا ہو گیا ہے۔ کذابِ قادیان نے محمد عربی ﷺ کے مقام و فضائل کے حوالے سے جس جہالت کا مظاہرہ کیا اُس کے بعد مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی شان و عظمت کو کم کرنے کے لیے اُس نے جو جھوٹ بولا اس کی بھی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ ''ازالہ اوہام'' میں اس نے لکھا کہ:

''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ اور قادیان۔''

اب ظاہر ہے کہ قرآنِ مجید میں قادیان کا نام کہیں بھی درج نہیں۔ البتہ قرآنِ حکیم میں جھوٹ بولنے والے پر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے لعنت ضرور بھیجی ہے۔ مکہ و مدینہ کے اعزاز اور عظمت کی تو سمجھ آتی ہے کہ مکہ میں بیت اللہ شریف ہے اور اسلام کا رُکن حج قیامت تک کے لیے بیت اللہ کے طواف کے بغیر ممکن نہیں اور مدینہ میں کائنات کے سب سے بڑے انسان اور امام الانبیاء کا روضہ اقدس اور انبیاء کی مساجد

Marfat.com

میں سے آخری مسجد واقع ہے۔ لیکن قادیان میں تو سب سے بڑا دشمنِ رسول اور شاتم رسول پیدا اور دفن ہوا۔ اس لیے قادیان کا نام اگر قرآن میں درج بھی ہوتا تو اعزاز کے ساتھ نہیں، بلکہ ایک ملعون بستی کے طور پر ہوتا۔

قادیان میں جنم لینے والے مرزا کذاب کا دعویٔ نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں یقیناً ایک عظیم کفر ہے، لیکن خدا کے غضب کو دعوت دینے والا مرزا قادیانی کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ نہ صرف وہ خود بار بار توہینِ رسالت کا مرتکب ہوا، بلکہ اُس نے دھتکارے ہوئے لوگوں کا ایک ایسا گروہ پیدا کر دیا جو توہینِ رسالت کے قبیح جرم میں بے شرمی کا مظاہرہ کرنے میں خود مرزا قادیانی کو بھی پیچھے چھوڑ گیا۔

ایک ملعون ومردود قادیانی نے مرزا کذاب کی ''شان'' بیان کرتے ہوئے اپنی ناپاک زبان سے یہ شعر مرزا کی موجودگی میں پڑھا:

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

مرزا قادیانی نے یہ شعر سنا اور اُس شاتمِ رسول قادیانی شاعر کو داد دی۔

اس لیے میرا یہ مؤقف ہے کہ قادیانیت صرف عقیدۂ ختم نبوت سے انکار کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ مرزا قادیانی چونکہ بہت بڑا شاتمِ رسول بھی ہے اس لیے مرزا کذاب کو اپنا مذہبی پیشوا تسلیم کرنے والے اصل میں توہینِ رسول کے مجرم ہیں۔ منکرینِ ختم نبوت کے طور پر تو قادیانیوں کو بجا طور پر پاکستان کی پارلیمنٹ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر قرار دے چکی ہے، لیکن تمام قادیانی ایک بدترین شاتمِ رسول کو نبی اور رسول قرار دے کر خود بھی توہینِ رسالت کے جرم میں پوری طرح شریک ہیں اور اُن کا یہ جرم اُس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک وہ حضرت محمد ﷺ کے دشمن اور گستاخ

Marfat.com

مرزا قادیانی سے لاتعلقی کا اعلان نہیں کر دیتے۔ اور صرف اس بنیاد پر کہ قادیان کا کذاب ایک بہت بڑا گستاخِ رسول تھا اگر کوئی قادیانی اس پہلو سے جائزہ لیتے ہوئے مرزائیت پر پھٹکار بھیج کر دائرۂ اسلام میں دوبارہ داخل ہو جائے تو قیامت کے دن حضور نبیٔ کریم ﷺ کی شفاعت سے وہ کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔

شرط صرف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس، خصوصیات واتمیازات اور مقام وعظمت پر حملہ کرنے والے مرزا قادیانی سے اپنا رشتہ توڑ لیا جائے۔

Marfat.com

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

یہ عقیدہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اسلام کی بنیاد ہے۔ جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی خودساختہ نبوت کے اعلان سے پہلے بار بار اس حقیقت کو تسلیم کیا تھا کہ محمد عربیؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، کیوں کہ قرآن واحادیث نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریمؐ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا کہ بابِ نزولِ جبرائیل بند ہو چکا ہے، لہٰذا وحیٔ رسالت کا اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مرزا قادیانی نے کذاب ومرتد ہونے سے قبل یہ بھی تحریر کیا کہ قرآنِ حکیم میں ختم نبوت کا بہ کمال تصریح ذکر ہے اور حدیث: لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں بھی نفیٔ عام ہے، لہٰذا یہ کس قدر دلیری اور گستاخی ہے کہ نصوصِ صریحہ قرآن کو چھوڑ کر خاتم الانبیاء کے بعد کسی نبی کا آنا مان لیا جائے۔

قادیان کے "مسیلمہ کذاب" نے اسلام کی راہ سے بھٹکنے سے پہلے یہ اقرار بھی کیا کہ مَیں ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن وحدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں اور حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعیٔ نبوت ورسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ غلام احمد قادیانی نے شیطان کی راہ پر چلنے سے پہلے یہ بھی لکھا کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد اور جو آیت خاتم النّبیین میں وعدہ کیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بہ

Marfat.com

تصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل کو بعدِ وفاتِ رسول کریمؐ وحیٔ نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد نہیں آ سکتا۔

مرزا قادیانی نے یہ بھی اقرار کیا کہ اگر ایک فقرہ بھی اب جبرائیل وحی کا لاویں تو یہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ چنانچہ غلام احمد قادیانی نے یہاں تک بھی لکھا کہ:

''اے لوگو! دشمنِ قرآن نہ بنو اور خاتم النّبیین کے بعد وحیٔ نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو۔ اُس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔''

پھر جب مرزا غلام احمد قادیانی گمراہ ہوا تو اُس نے نہ تو دشمنِ قرآن بننے میں کوئی عار محسوس کی اور نہ ہی اُس خدا سے کوئی شرم محسوس کی جس کے سامنے لامحالہ مرزے نے بھی پیش ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو آج بھی صادِق الوعد ہے۔ قرآن اور حدیث کا ایک ایک لفظ بھی سچ ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت آج بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلم الثبوت ہے، لیکن مرزا قادیانی نے قرآن وحدیث سے بغاوت کرتے ہوئے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ اب مرزا قادیانی کسی عالمِ دین کے فتویٰ سے نہیں بلکہ خود اپنی تحریروں کے آئینے میں بھی کاذب وکافر ٹھہرتا ہے۔

جب مرزا قادیانی نے خود اپنے ایک اشتہار میں لکھا کہ مَیں نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتا ہوں تو پھر اس لعنت کا مصداق مرزا قادیانی خود بھی ہے کیوں کہ بعد میں اُس نے نبوت کا صریحاً دعویٰ کیا۔ جب مرزے نے خود یہ لکھا کہ یہ کہنا کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت، کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی کا دعویٔ نبوت کر گزرنا کیا خود کو جاہل، احمق اور حق سے خارج تسلیم کرنے کے مترادف نہیں۔

جب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر وکاذب قرار دیتے اور پاکستان کی پارلیمنٹ

Marfat.com

نے بھی قادیانیوں کو مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٔ نبوت کو ماننے پر خارج از اسلام قرار دیا تو قادیانی جماعت اس پر احتجاج کرتی ہے۔ یہ ہے اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ قادیانیوں کو ہم سے ناراض ہونے کی بجائے غلام احمد قادیانی کے کرتُوتوں، چالاکیوں اور فریب کاریوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ جب غلام احمد قادیانی نے اپنی ایک کتاب ''آسمانی فیصلہ'' میں خود یہ لکھا کہ مَیں نبوت کا مدعی نہیں، بلکہ ایسے مدعی کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں تو قادیانیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج ہم نے نہیں کیا، بلکہ قادیانیوں کے لیے یہ گڑھا خود مرزا غلام احمد قادیانی نے کھودا ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو مرزا قادیانی نے خاتم الانبیاء کی شان میں رخنہ ڈالنے کے مترادف قرار دیا تھا، لیکن پھر خاتم الانبیاء کی شان میں گستاخی کا مرتکب بھی خود غلام احمد قادیانی ہوا کہ اُس نے قرآن وحدیث کے واضح احکامات سے روگردانی کرتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے 1897ء میں بھی اپنی ایک کتاب ''انجام آتھم'' میں قرآنِ حکیم کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا تھا کہ جو شخص قرآن پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ''محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں آخری ہیں۔'' کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ حضور ﷺ کے بعد ہر مدعیٔ نبوت کافر ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ غلام احمد قادیانی نے اپنی آخری تصنیف میں 1908ء میں یہ لکھا کہ مَیں تقریباً 30 برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ اس حوالے سے مرزا قادیانی کا مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ 1878ء سے بنتا ہے۔ ایک کتاب میں مرزے نے دعویٰ کیا کہ اسے مکالمات الٰہیہ کا شرف 1872ء سے حاصل

Marfat.com

ہے۔ ایک اور کتاب میں 1881ء میں مرزا قادیانی نے خود کو ابن مریم قرار دیا، لیکن 1897ء تک بھی مرزا قادیانی مسلسل یہ لکھتا رہا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد ہر مدعیٔ نبوت کافر ہے۔ تو پھر قادیانیوں کو اپنا اصل مجرم تلاش کرنا چاہیے کہ دنیائے اسلام نے انھیں کافر قرار نہیں دیا، بلکہ مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٔ نبوت کو تسلیم کرنے کے باعث قادیانی جماعت عالم اسلام سے خود الگ ہوئی ہے۔

وہ جو کہتے ہیں کہ خود کردہ را علاجِ نیست یعنی اپنے کیے کا کوئی علاج نہیں۔ قادیانیوں نے اپنے ایمان پر خود کلہاڑا اچلایا ہے۔ مسلمانوں نے قادیانیوں کو ذلیل نہیں کیا۔ مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٔ نبوت نے قادیانیوں کو رسوائی سے دوچار کیا ہے۔ قادیانی اگر آج بھی انگریزوں کی خودنوشتہ نبوت سے اپنا تعلق ختم کرلیں اور دوبارہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پڑھ لیں تو وہ پہلے کی طرح اُمت مسلمہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

قادیانیوں کو اپنے اصل مجرم کو پہچاننا چاہیے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت نے قادیانیوں کے ملّت اسلامیہ سے دینی اور دنیاوی تمام رشتے ختم کروا دیے ہیں۔ غلام احمد قادیانی خود بھی مجرم قرآن بنا اور قادیانیوں کو بھی جہنم کے راستے پر دھکیل دیا۔ قادیانی صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اس راہ پر چل پڑے جن پر اللہ کا قہر یقینی ہے۔ تاہم مَیں اب بھی قادیانیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اور رحمت کا دامن بہت وسیع ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور نبیٔ کریم ﷺ کے بعد ہر مدعیٔ نبوت پر لعنت بھیجی تھی۔ قادیانیوں کو بھی چاہیے کہ وہ جھوٹے مدعیٔ نبوت غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجیں اور دامنِ مصطفیٰ ﷺ میں آ کر پناہ لے لیں۔ کہ یہی دینِ برحق آخرت میں ہمارے لیے نجات کا واحد راستہ ہے۔

Marfat.com

یہ ہے جھوٹے نبی کا اصل چہرہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے جھوٹے دعویٔ نبوت سے پہلے اپنی کئی تحریروں میں اس حقیقت کا اظہار کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مرزا قادیانی نے قرآنِ حکیم کی سورۃ الاحزاب کے آیت نمبر:40 کا ترجمہ بھی ان الفاظ میں کیا ہے کہ:

''محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے، مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔''

مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا کہ وحیٔ نبوت پر تیرہ سو سال سے مہر لگ گئی ہے اور وحی کا ایک فقرہ بھی ختم نبوت کے منافی ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے نبی ہونے کی بھی بار بار تردید کی اور کہا کہ مَیں خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد مدعیٔ نبوت کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ مرزا قادیانی نے حضور خاتم النّبیین ﷺ کے بعد وحیٔ نبوت کا سلسلہ جاری سمجھنے والوں کو دشمنِ قرآن قرار دیا۔ مرزا قادیانی نے حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ختم نبوت اور قرآن کی ختم وحی پر داغ کہا۔

جب مرزا قادیانی نے گمراہ ہونے کے بعد جھوٹا دعویٔ نبوت کر دیا تو وہ اپنی تحریروں کے مطابق بھی کافر وکذاب اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا۔ جب کسی شخص

Marfat.com

کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور اُسے اللہ تعالیٰ سے بھی حیا نہیں آتی تو پھر وہ مرزا قادیانی کی طرح اپنی ماضی کی تمام تحریروں کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے یہ دعویٰ کر دیتا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ لغواور باطل ہے اور مرزا قادیانی کا ایک بیٹا جو قادیانی جماعت کا دوسرا سربراہ بھی بنا، مرزا محمود توہینِ رسالتؐ کی انتہا کرتے ہوئے اپنی زبان سے یہ بے ہودہ کلمات بھی ادا کرتا ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ اس ناپاک جسارت کے بعد اس بحث کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی کہ مرزا قادیانی اور اُس کے پیروکاروں کا بدترین کافروں میں شمار ہوتا ہے، لہٰذا اس کالم میں مجھے اس موضوع پر بحث نہیں کرنی کہ قادیانی کن کن اسباب اور وجوہات کے باعث امت مُسلمہ سے خارج ہیں۔

اس کالم میں مجھے صرف یہ حقیقت بیان کرنی ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے اگرچہ جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تھا، مگر اپنے جھوٹے دعویٰ نبوت کے بھرم کو قائم رکھنا بھی مرزا قادیانی کے لیے ممکن نہ رہا، جب مرزا قادیانی نے خود اپنے قلم سے یہ تسلیم کر لیا کہ اُس سے بڑا گورنمنٹ برطانیہ کا کوئی خیر خواہ نہیں ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ نبی سچا ہو اور وہ اپنی قوم کو آزادی کے بجائے غلامی کا درس دے۔ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو نمرود کی غلامی کی تعلیم دی تھی، کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی فرعون کے خلاف جہاد نہیں کیا۔ کیا ہمارے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے اپنے دور کی طاغوتی طاقتوں کے خلاف خود چھوٹی بڑی 12 جنگوں میں حصہ نہیں لیا۔

انگریزوں نے ہندوستان میں مسلمانوں سے اُن کی حکمرانی چھینی تھی اور غلامی کے اعتبار سے انگریزوں کے دور کو بدترین عذاب کے علاوہ اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔ غلامی کے اس بدترین دور اور انگریزوں کی حکومت کو رحمتِ خداوندی قرار دینا یقیناً ایک

Marfat.com

جھوٹے نبی ہی کو زیب دیتا ہے۔

حیرت ہوتی ہے کہ ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اللہ تعالیٰ نے پنجاب میں یہ کیسا ''نبی'' بھیج دیا تھا جو مسلمانوں کو آزادی کے لیے جہاد کا درس دینے کے بجائے غلامی اور ذلت کی زندگی اختیار کرنے کی تعلیم دیتا رہا۔ انگریزوں نے نہ صرف مسلمانوں سے ان کی سلطنت چھین لی، مسلمانوں کے وسائلِ معاش پر ڈاکہ ڈالا، ہندوستان کی مسلمان خواتین اور ان کے ساتھ ساتھ دوسری اقوام کی عورتوں کی عزتیں انگریزوں کے ہاتھوں پامال ہوئیں، ہزاروں بے گناہ افراد انگریز فوجیوں نے انتہائی بے دردی سے قتل کر دیے۔ مگر مرزا قادیانی اپنی پوری زندگی انگریزوں کی اطاعت کا درس دیتا رہا۔ کیا اپنے اہل وطن کو بے ضمیری اور بے حمیتی کی ذلت آمیز زندگی گزارنے کا درس دینا کسی سچے نبی کی شان ہو سکتا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں تحریری طور پر خود یہ اعلان کیا تھا کہ وہ اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہے نہ مدینہ میں، نہ روم میں نہ شام میں، نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ (انگریز) میں جس کے اقبال کے لیے وہ دعا گو ہے۔ وہ مسلمان علماء اور عوام میں سے ایسے افراد جو ذہناً حکومت برطانیہ کو پسند نہیں کرتے تھے اُن کی فہرستیں تیار کر کے مرزا قادیانی برٹش حکمرانوں کو پیش کرتے رہے۔

علامہ اقبالؒ نے اپنے ایک خط میں قادیانیوں کو اسلام اور ہندوستان کا غدار قرار دیا تھا تو ان کے سامنے قادیانیوں کی پوری تاریخ تھی۔ مرزا قادیانی صرف ہندوستان اور اہل ہند کے مقابلے میں برطانوی حکومت کا وفادار نہیں تھا، بلکہ مرزا قادیانی ہندوستان سے باہر جہاں جہاں بھی اسلامی ممالک کے خلاف گورنمنٹ برطانیہ کو فتح ہوتی تو وہ نہ صرف اس فتح پر خوشی کا اظہار کرتا بلکہ گورنمنٹ برطانیہ کو وہ اپنی تلوار قرار

Marfat.com

دیتا۔مرزا قادیانی نے لکھا کہ وہ عراق، عرب اور شام ہر جگہ اپنی تلوار (گورنمنٹ برطانیہ) کی چمک دیکھنا چاہتا ہے۔ کس کے خلاف؟ عالم اسلام کے خلاف۔

نومبر 1918ء میں ترکوں کی مکمل شکست پر قادیان میں زبردست چراغاں کیا گیا۔مسلمان ملکوں کی شکست اور گورنمنٹ برطانیہ کی فتح پر خوش ہونے والوں کا اسلام سے کیا رشتہ ہوسکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے فخریہ طور پر یہ بات لکھی کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں مَیں نے گورنمنٹ برطانیہ کی تائید نہ کی ہو۔ گویا مرزا قادیانی سے تو وہ ہندو اور سکھ بھی بہتر تھے جنھوں نے اپنے وطن کی آزادی کی خاطر انگریز حکومت کے خلاف جنگِ آزادی میں حصہ لیا۔

مرزا قادیانی کی تحریروں کا چوتھا حصہ انگریزوں کی اطاعت کی تبلیغ پر مشتمل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت انگریز حکومت کی کچھ ضرورتوں کا نتیجہ تھی۔قرآنِ حکیم کی نصف تعلیمات جہاد پر مشتمل ہیں اور انگریز حکمران مسلمانوں کے غلام ہونے کے باوجود اُن کے جذبۂ جہاد سے خوف زدہ تھے۔انگریزوں کی غلامی کی زنجیروں کو مسلمان جہاد کے ذریعے ہی توڑ سکتے تھے۔ ان حالات میں انگریزوں کے خلاف جہاد کو حرام قرار دینے والا شخص یقیناً مسلمان قوم کا کوئی غدار ہی ہوسکتا تھا۔ مخالفتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے لیے الہام کی سند فراہم کرنے کے لیے مرزا قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ یہ انتہائی مضحکہ خیز بات تھی کہ مرزا قادیانی نے انگریز حکومت کے خلاف جہاد کو قطعی حرام قرار دیا، مگر مسلمانوں کا قتل عام کرنے والی گورنمنٹ برطانیہ کو کبھی ترکِ جنگ کا مشورہ نہیں دیا۔

مسلمانوں کے لیے اپنی مدافعت اور مظلوموں کی حمایت کی غرض سے بھی جہاد کو حرام قرار دینے والے جھوٹے نبی نے انگریزوں کو ظلم وجبر سے روکنے کے لیے جنگ

Marfat.com

اور قتال کو کیوں حرام قرار نہ دیا؟ انگریز حکومت کا خود کاشتہ پودا اور نمک پروردہ مرزا قادیانی یہ جرأت کر بھی کیسے سکتا تھا کہ وہ انگریزوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ نہ کرنے کی تلقین کرے۔ مرزا قادیانی کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ اُس کی جماعت نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے کبھی گریز نہیں کیا۔

یہ ہے جھوٹے نبی کا اصل چہرہ اور رُوپ۔ مرزا قادیانی نے اپنی کئی تحریروں میں خود کو انگریزی گورنمنٹ کا اوّل درجے کا خیر خواہ اور وفادار قرار دیا ہے۔ اور اس کی وجہ گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات تھے۔ دوسری وجہ مرزا قادیانی نے یہ بیان کی تھی کہ خدا تعالیٰ کے ''الہام'' نے مجھے انگریز حکومت کا وفادار بنا دیا۔ حیرت ہے کہ تمام اسلامی ملکوں کو یکے بعد دیگرے تباہ کر دینے والے انگریزوں کی غلامی پر فخر کرنے والا پنجاب کا جھوٹا نبی اپنے شرمناک کردار کا جواز پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھوٹی وحی گھڑنے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ اس کا یہی عمل قادیانیوں کے ملّت اسلامیہ کے غدار ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

Marfat.com

ختم نبوت کے حوالہ سے مرزا قادیانی کے تضادات

مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف جمہور مسلمان ہی کافر اور کذاب قرار نہیں دیتے۔ اگر قادیانی حضرات غیر جانبداری سے خود مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئ نبوت سے پہلے کے خیالات تحریری صورت میں پڑھ لیں تو وہ بڑی آسانی سے خود بھی اسی نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کے آئینہ میں بھی کافر اور جھوٹا قرار پاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے واضح طور پر اپنے ایک اشتہار میں یہ تحریر کیا کہ ''ہم مدعئ نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔'' حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے اور آقائے دوجہاں ؐ کے بعد نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجنے کے واضح اشتہار کے بعد خود مرزا قادیانی جب اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیتا ہے تو گویا وہ خود بھی اپنے اوپر لعنت بھیجنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ قادیانی ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کریں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے لیے منتخب کرنا ہو کیا اللہ تعالیٰ پہلے اسی شخص کی تحریر کے ذریعے حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کے دعویدار کو ملعون اور مردود ٹھہرائے گا۔ ایک اور تحریر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے یوں اظہار کیا ہے ''مجھ پر جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جاملوں۔'' اب دیکھیے کہ اپنی اس تحریر کے بعد بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوئ نبوت کیا اور اپنے ہی قول کے مطابق اسلام سے خارج ہو کر

Marfat.com

کافروں کی جماعت سے جاملا بلکہ کافروں کی ایک جماعت کا سردار بن گیا۔

روحانی خزائن کی جلد 14 میں مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ واضح تحریر موجود ہے:

''قرآن شریف میں ختم نبوت کا تصریح کے ساتھ ذکر موجود ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا شرارت ہے۔ حدیث لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔''

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اقرار کیا ہے کہ:

''ہمارے رسول ﷺ کے بعد نبی کیوں کر آسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی کو درج بالا خیالات قرآن، احادیث اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے اجماع کے عین مطابق ہیں، لیکن پھر یہ شرارت اور سازش مرزا غلام احمد قادیانی کی قسمت میں ہی لکھی ہوئی تھی کہ اس بد بخت نے قرآن شریف کی ختم نبوت کے حوالہ سے واضح اور صاف تعلیم کے باوجود اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور یوں دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔ یہ ''دائرہ اسلام سے خارج'' ہونے کے الفاظ ہم اپنی طرف سے استعمال نہیں کر رہے بلکہ یہ الفاظ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے ایک تحریری بیان میں موجود ہیں۔ تبلیغ رسالت حصہ دوم صفحہ 24 پر مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص ختم نبوت کا منکر ہے۔ میں اس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

یہاں پر میں قادیانیوں کو یہ دعوت دوں گا کہ وہ اپنے عقائد کا مرزا غلام احمد

Marfat.com

قادیانی کی تحریروں کی روشنی میں جائزہ لیں۔ مرزا قادیانی کبھی خود کو نبی کہتا ہے اور کبھی دعویٰ نبوت کرنے والے کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے کیوں کہ وہ حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کسی پرانے یا نئے نبی کی آمد کو شرارت سمجھتا ہے۔ قادیانی بتائیں کہ مرزا کے کس قول کو درست سمجھا جائے۔ اس کے دعویٰ نبوت کو صحیح سمجھا جائے یا حضور نبی پاک ﷺ کے بعد مدعیٔ نبوت پر مرزا غلام احمد قادیانی کی بھیجی گئی لعنت کو درست سمجھا جائے۔ مرزا قادیانی جب اپنی زبان سے ختم نبوت کے منکر کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے، تو پھر دعویٰ نبوت کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا شمار بھی بے دین، مردود اور دائرۂ اسلام سے خارج افراد ہی میں ہو گا۔ اب کسی کافر، کذاب، ملحد اور بے دین شخص کو نبی کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو اپنے جھوٹے دعویٔ نبوت کے بعد خود ہی اپنا مقام متعین کر لیا کہ اب دین اسلام سے اس کا دور کا تعلق بھی نہیں رہا اور اپنے اسی کافرانہ عقائد کے ساتھ مرزا قادیانی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

قادیانیوں کو اس پہلو سے بھی اپنے مذہب کا جائزہ ضرور لینا چاہیے کہ اگر وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٔ نبوت پر ایمان لاتے ہیں تو وہ مرزا قادیانی ہی کے اس فتویٰ کی زد میں آ جاتے ہیں کہ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہے وہ بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانی حضرات سوچیں کہ ایمان کفر سے جان چھڑانے کے لیے لایا جاتا ہے۔ جب مرزا قادیانی کا اپنا قول یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر ہے چاہے میں ہی یہ دعویٰ کیوں نہ کر دوں۔ تو پھر ایسے شخص کے جھوٹے دعویٔ نبوت پر اپنا ایمان کیوں ضائع کیا جائے جو خود حضور نبی پاک ﷺ کے بعد ہر مدعیٔ نبوت کو کافر سمجھتا ہے۔

Marfat.com

منصور اعجاز قادیانی اور کلمۂ پاک کی توہین

5 مارچ 2012ء کے نوائے وقت کے ایک ادارتی نوٹ میں منصور اعجاز قادیانی کے حوالے سے یہ لکھا گیا ہے کہ میمو کمیشن کو شہادت دیتے ہوئے جب مذکورہ متعصب قادیانی نے کلمہ طیبہ پڑھا تو اُس میں تصدیق قلب نہیں تھی۔ یہ بات صرف قادیانی منصور اعجاز تک ہی محدود نہیں، بلکہ تمام قادیانیوں میں یہ قدرِ مشترک پائی جاتی ہے کہ جب وہ اسلام کا کلمۂ طیبہ پڑھتے ہیں تو اُن کے دلوں میں کچھ اور ہوتا ہے اور زبان پر کچھ اور۔

قادیانی کلمۂ طیبہ پڑھتے نہیں بلکہ کلمۂ طیبہ کی توہین کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی نے اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں یہ تحریر کیا ہے کہ:

> ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعتِ اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

ہزار بار استغفار پڑھتے ہوئے اور اللہ سے اپنی بار بار مغفرت طلب کرتے ہوئے مَیں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں کہ قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں محمد رسول اللہ دوبارہ قادیاں میں مبعوث ہوئے۔

Marfat.com

مرزا بشیر احمد قادیانی اپنے باپ کافر وکذاب مرزا قادیانی کے بارے میں مزید لکھتا ہے کہ:

''مسیح موعود کے آنے سے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی۔ لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے لا اِلٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا کلمہ باطل نہیں ہوا، بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگتا ہے۔ اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے یہی کلمہ ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی دجال کے بیٹے کی درج بالا تحریروں سے ثابت ہو جاتا ہے کہ قادیانی جب کلمۂ طیبہ پڑھتے ہیں تو وہ ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں مرزا غلام احمد قادیانی کو شامل سمجھتے ہیں۔ قادیانیوں کی اس ناپاک جسارت سے واضح اور عیاں ہے کہ منصور اعجاز قادیانی ہو یا دیگر کوئی قادیانی وہ جب کلمہ پڑھتے ہیں تو دل سے مرزا غلام احمد قادیانی کے رسول ہونے کی تصدیق بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ ہاں! مگر وہ کلمۂ طیبہ میں تبدیلی کی ضرورت اس لیے محسوس نہیں کرتے کہ بقول قادیانیوں کے مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں خود محمد رسول اللہ ہی ایک اور مرتبہ قادیاں میں مبعوث ہوئے اس لیے اُنہیں (قادیانیوں کو) نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ قادیانیوں کی متعدد کتابوں میں یہ تحریر ہے کہ جو محمدؐ کو مانتا ہے لیکن مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سُنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام

Marfat.com

سے خارج ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ تمام مسلمان پورا عالم اسلام جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا وہ حضور نبی کریم ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہوئے بھی قادیانیوں کے نزدیک کافر ہے۔ گویا قادیانیوں کے مفہوم کے مطابق اگر کلمہ نہ پڑھا جائے یعنی محمد رسول اللہ کے مفہوم میں غلام احمد قادیانی کو اگر ہم شامل نہیں کرتے تو ہم تمام مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں غلام احمد قادیانی کو داخل نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ یہ تو سراسر کفر ہے کہ خاتم المرسلین کے بعد کسی شخص کو نبی یا رسول تسلیم کر لیا جائے۔

آخر میں صرف یہ عرض کروں گا کہ نوائے وقت نے اپنے ادارتی نوٹ میں منصور اعجاز قادیانی کے کذب وافترا سے پردہ اٹھاتے ہوئے قوم کی بروقت راہنمائی کا حق ادا کر دیا ہے کسی قادیانی کے کلمہ پڑھنے سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیوں کہ قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو اُس میں تصدیق قلب نہیں ہوتی اور یہ ناقابل معافی جسارت ہے کہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں غلام احمد قادیانی بھی شامل ہے۔ اس سے بڑھ کر کلمۂ طیبہ کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

عقیدۂ ختم نبوت قرآن واحادیث کی روشنی میں

قادیانیوں سے متعلق میرے دو کالم پڑھ کر گرین ٹاؤن لاہور سے ایک اور قادیانی کا خط مجھے موصول ہوا ہے۔ انھوں نے مجھے قرآن وحدیث کے مطالعہ کی دعوت دی ہے۔ اور مجھے اس امر پر غور کرنے کے لیے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے روحانی انعام نبوت کے سلسلہ کے جاری رہنے سے کیوں کر انکار کیا جا سکتا ہے۔

اگر قرآن وحدیث کو پیش نظر رکھا جائے تو ختم نبوت کے شفاف عقیدہ سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا۔ قرآن وحدیث کو جس طرح 14 سو سالوں سے پوری امتِ مسلمہ نے سمجھا ہے اُس کے مطابق عقیدۂ ختم نبوت سے انکار کوئی کافر، کذاب یا دجال ہی کر سکتا ہے۔ یوں تو حضور نبی کریم ﷺ کی شان کے ہزاروں منفرد پہلو ہیں، لیکن شانِ رسالت کا سب سے مختلف اور سب سے نرالا پہلو حضرت محمد ﷺ کا خاتم المرسلین ہونا ہے۔ حضور خاتم النّبیین ﷺ کے بعد نبی نہ آنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم سے نبوت کا انعام چھین لیا گیا ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے نبوت اپنے کمال تک پہنچ کر ختم ہو گئی ہے۔ جیسے سورج نکلنے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اسی طرح حضرت محمد ﷺ کے آفتاب نبوت کے طلوع ہونے کے بعد اب یہ دنیا قیامت تک کسی چراغ نبوت کی محتاج نہیں۔

جب حضور نبی کریم ﷺ کی اپنی نبوت قیامت تک باقی اور جاری ہے پھر کوئی

Marfat.com

شخص اگر دعویٰ نبوت کرتا ہے تو اُس کا دعویٰ باطل ہوگا۔ قرآنِ حکیم کی واضح آیات، مستند احادیث اور اجماعِ امت سے ثابت شدہ حقیقت سے انکار انتہا درجے کی جہالت اور صریحاً کفر ہے۔ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ کریں:

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمھارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔''

اس آیت میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ دین کے تمام محاسن مکمل اور پورے ہو گئے ہیں، جس سے آئندہ کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہی کی نفی ہو جاتی ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنے جھوٹے دعویٰ نبوت سے پہلے اپنی کتاب ''تحفہ گولڑویہ'' میں یہ تسلیم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی ایک اور کتاب حقیقت الوحی میں درج ذیل الفاظ تحریر کیے ہیں:

''سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر وکاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔''

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی اس تحریر کے بعد جب دعویٰ نبوت کرتا ہے تو اپنے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ کے مطابق بھی وہ کافر وکاذب قرار پاتا ہے اور اگر قرآن وحدیث کی بات کی جائے تو پھر اس سے بڑا کفر اور ہو ہی نہیں سکتا کہ قرآن کی واضح اور دوٹوک آیات کے ہوتے ہوئے کوئی شخص حضور خاتم المرسلین کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے۔ قرآن کی یہ آیت کس کو یاد نہیں ہوگی کہ:

Marfat.com

''حضرت محمد ﷺ تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

قرآنِ حکیم کی اس آیت میں استعمال ہونے والے خاتم النّبیین ﷺ کے الفاظ کو اگر احادیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو مشہور اور متواتر احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد رسالت، نبوت اور وحی کا سلسلہ ہرگز جاری نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ آراستہ کیا۔ مگر اس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کو دیکھنے کے لیے جوق در جوق آتے اور خوش ہوتے، لیکن خالی جگہ انھیں محسوس ہوتی۔ وہ خالی جگہ مَیں نے پُر کی اور قصرِ نبوت مکمل ہو گیا اور مَیں تمام نبیوں میں آخری نبی ہوں۔''

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''مَیں محمد ہوں اور مَیں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا اور مَیں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آئے گی اور مَیں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔''

اسی طرح تقریباً 200 احادیث اور ہیں جن میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ حضور نبیٔ کریم ﷺ تمام مخلوق کے لیے رسول ہیں اور ان پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہے۔

اب اگر کوئی شخص قرآن وحدیث کی واضح اور صریح تعلیمات کے بعد بھی یہ خیال کرتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں کوئی نبی آ سکتا ہے تو اُس کا خیال قرآن واحادیث کو جھٹلانے کے مترادف ہو گا۔ حضرت محمد ﷺ کے بعد ہر نوع

Marfat.com

اور ہر مفہوم کی نبوت کے دعویٰ کو اسی لیے حضرت علامہ اقبالؒ نے شرک فی النبوت قرار دیا ہے۔

حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کا یہ ارشاد کہ:

''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اللہ تعالیٰ کا امت اسلامیہ پر خاص احسان ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے اسی ارشاد کی وجہ سے ہماری ملت کی وحدت قائم ہے۔ قرآنِ حکیم نے حضور ﷺ کے بعد ہر دعویٰ نبوت کو باطل قرار دے کر ملت کی وحدت کو پارہ پارہ ہونے سے محفوظ کر دیا ہے۔ اسی لیے یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا قادیانی مسئلہ مذہبی سے زیادہ سیاسی ہے۔ ایک خاص وقت میں انگریزوں نے انڈیا میں مسلمانوں کی وحدت کو نقصان پہنچانے کے لیے قادیانی فتنہ کی بنیاد رکھی تھی۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنے لیے انگریزوں کے خود کاشتہ پودا کے الفاظ استعمال کیے تھے۔ اگر قادیانیوں کا قرآن وحدیث میں کوئی حوالہ ہوتا تو خود کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا قرار دینے کا جواز کیا بنتا ہے۔

پھر عین اس موقع پر جہاد کو حرام قرار دینا جب انگریزوں نے انڈیا پر اپنا غاصبانہ قبضہ جمایا ہوا تھا۔ قرآن وسنت سے متصادم یہ اعلان بھی غیر ملکی استعمار یعنی انگریزوں کی وفاداری میں کیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں کہ:

> ''میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزوں کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں، اشتہارات شائع کیے ہیں۔ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کر دی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔''

یہ اُس مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر ہے کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے کی گھٹیا ترین جسارت میں تو کوئی عار محسوس نہیں کرتا، لیکن عیسائی حکمرانوں کی خوشامد کی

Marfat.com

انتہا دیکھیے کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ مَیں نے گورنمنٹ کی وفاداری اور جہاد کی مذمت میں اتنی زیادہ کتابیں لکھی ہیں کہ ان سے پچاس الماریاں بھری جا سکتی ہیں۔ کیا ایسے شخص اور نام نہاد نبی کے لیے قرآن واحادیث سے کوئی حوالہ تلاش کیا جا سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے معاملہ میں مسلمان علماء کی تحریریں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی ہوش مند شخص مرزا قادیانی کے اپنے دعووں ہی کا جائزہ لے تو معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ وہ قسماً کہتا ہے کہ مَیں نبی نہیں پھر وہ نبوت کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ قادیانیوں کا لاہوری گروپ تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی دعویٔ نبوت کیا ہی نہیں۔ خود مرزا قادیانی نے بھی پہلے یہی کہا تھا کہ وہ حضور نبیٔ کریم ﷺ کے بعد مدعیٔ نبوت کو کافر اور کاذب سمجھتا ہے۔ یہ کیسا نام نہاد، عجیب وغریب اور مضحکہ خیز نبی ہے کہ جو خود حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی دوسرے مدعیٔ نبوت کو کاذب وکافر کہتا ہے اور پھر عمر کے باقی حصہ میں دعویٔ نبوت کرنے کے بعد اپنے ہی الفاظ میں خود کو کاذب وکافر ثابت کر دیتا ہے۔ اور پھر ''نبی'' بھی کیسا کہ انگریز گورنمنٹ کا وفادار، خوشامدی اور دین کے لیے جہاد کو حرام قرار دینے والا۔

یوں تو قرآن واحادیث کے مطابق حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آنے والا، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مُردہ ہے۔ مرزا قادیانی کی یہ کیسی ''نبوت'' ہے جو دین اسلام کو زندہ کرنے کے لیے انگریز حکومت کی وفاداری کا درس دیتی رہی۔ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا تھا۔

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت وشوکت کا پیام

علامہ اقبالؒ نے نظم اور نثر دونوں میں قادیانیت کے دجل وفریب کے خلاف

Marfat.com

قرآن واحادیث کی رشنی میں جہاد کیا تھا۔ مَیں اپنے کالم کو علامہ اقبالؒ ہی کے درج ذیل ایمان افروز خیالات پر ختم کرنا چاہتا ہوں۔

"ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت کے موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل ہے۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنیاد پر قتل کیا گیا حالانکہ طبری لکھتا ہے کہ وہ رسالت مآب ﷺ کی نبوت کا مصدق تھا اور اُس کی اذان میں حضور رسالت مآب ﷺ کی تصدیق تھی۔"

Marfat.com

آخری رسولؐ اور آخری اُمّت

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآنِ حکیم کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر:40 میں ارشاد فرمایا کہ:

''محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسولؐ اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔''

اللہ کا آخری رسول اور نبی ہونا ہمارے رسول پاک ﷺ کا خاص اعزاز ہے۔ نہ صرف قرآنِ حکیم کی متعدد آیات حضور نبی ٔ کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کی نا قابلِ تردید شہادت ہیں بلکہ سینکڑوں متواترہ احادیث بھی جو صحابہ کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہیں اور جس پر پوری امتِ مسلمہ کا چودہ صدیوں سے اجماع ہے وہ اس حقیقت کو بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی ٔ کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ایک حدیثِ نبوی ﷺ کے الفاظ یوں ہیں کہ:

''میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہو گا کہ مَیں نبی ہوں، مگر مَیں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہو جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی تھے، دوسری بات یہ کہ اُن کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا بے شبہ کذاب اور مفتری ہو گا۔

Marfat.com

ایک اور حدیث جو مسلم، ترمذی اور نسائی سے ہے میں حضور نبیؐ اکرم ﷺ فرماتے ہیں دوسرے انبیاء پر مجھے چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے، جن میں چھٹی یہ ہے کہ میرے ساتھ نبی ختم کیے گئے ہیں۔

اب اگر کوئی شخص ہمارے پیغمبرِ اعظم و آخر ﷺ کے بعد مدعیٔ نبوت بنتا ہے تو نہ صرف وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے، بلکہ سرورِ کائنات، رحمۃ اللعالمین حضرت محمد ﷺ کی ایک فضیلت پر حملے کا بھی مجرم قرار پاتا ہے۔ امام کائنات، رحمتِ کائنات اور سید کائنات نے اپنی دس احادیث میں یہ الفاظ دہرائے ہیں کہ:

''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اسی طرح چھ ایسی حدیثیں ہیں جن میں آپ ﷺ کو آخری نبی کہا گیا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنا ایک نام عاقب بھی بیان فرمایا ہے اور پھر عاقب کے معنی بھی خود ارشاد فرمائے کہ عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے مکان سے نکل کر صحابہ کے درمیان تشریف لائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے کہ مَیں محمد النبی الامیؐ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک حدیث پاک میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔ ایک حدیث میں یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی نسبت میرے ساتھ وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس قدر زبردست شہادتوں کے بعد اگر کوئی شخص امتِ مسلمہ میں فتنہ پیدا کرنے کے لیے آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے سے انکار کرے اور عقیدۂ ختم نبوت سے بغاوت کر کے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دے یا کسی جھوٹے مدعیٔ نبوت کے گروہ میں شامل ہو جائے تو وہ ازخود اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے۔ جھوٹے مدعیٔ نبوت

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کو اگر پاکستان میں باضابطہ طور پر قومی اسمبلی کے ذریعے اور پاکستان سے بھی پہلے پورے عالم اسلام نے اگر کافر قرار دیا تھا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ عقیدۂ ختم نبوت جو اسلام کی بنیاد ہے اُس کا انکار کر کے کوئی شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کر سکتا۔

ایڈیٹر نوائے وقت محترم مجید نظامی نے ایک کتاب کے تعارفی کلمات میں اپنی اس ایمان افروز رائے کا اظہار کیا تھا کہ:

''مسلمان عمل کے معاملے میں تو کوتاہی کا مرتکب ہو سکتا ہے، مگر عقیدے بالخصوص ذاتِ رسالت مآب ﷺ کی حرمت و ناموس کے ضمن میں کسی تساہل کا مرتکب نہیں ہو سکتا کیوں کہ یہی اصل ایمان ہے۔''

مجید نظامی مزید لکھتے ہیں کہ:

''ختمِ نبوت کے عقیدے پر مسلمانانِ عالم متفق ہیں —— حضرت علامہ اقبالؒ نے پنڈت نہرو کے نام اپنے خطوط میں عقیدۂ ختم نبوت کی بہترین وضاحت کی اور برصغیر پاک و ہند میں منکرینِ ختم نبوت کے لیے راہِ فرار باقی نہیں رہنے دی۔''

فتنۂ قادیانیت کے خلاف ہمیں جذباتی انداز اختیار کرنے کے بجائے قرآن اور احادیث سے اپنے دلائل و براہین پیش کرنا چاہئیں جس کا جواب قادیانی گروہ اپنی عقلِ عیّار کی تمام تر فسوں کاریوں کے باوجود نہیں دے سکتے۔ باطل کبھی حق کے مقابل ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ ہمارے حضور نبیٔ کریم ﷺ سے ختم نبوت، اسلام سے آخری شریعت، قرآنِ حکیم سے آخری کتاب اور مسلمانوں سے آخری اُمّت ہونے کا اعزاز کوئی چھین ہی نہیں سکتا۔

Marfat.com

حضرت علامہ اقبالؒ نے "لا نبی بعدی" کو اللہ کا احسان اور ناموسِ دین مصطفیٰ کا پردہ قرار دیا تھا۔ یہ عقیدۂ ختم نبوت کا فیض ہے کہ ہمیں اللہ کی آخری امت ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور یہ شرف صرف ہمارے دین اسلام کو حاصل ہے کہ اب قیامت تک اُس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی جھوٹا، مکّار، فریبی، دھوکہ باز شخص حضور نبیٔ پاک ﷺ پر رسالت اور شریعت کے ختم ہونے کے عقیدے پر اپنے جھوٹے دعویٔ نبوت سے حملہ آور ہوتا ہے تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم دینِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی خاطر میدان میں نکلیں اور قرآن واحادیث سے دلائل پیش کر کے اُس بدباطن کا منہ بند کر دیں۔

حضورِ اقدس ﷺ کی ختم المرسلینی کا عقیدہ دراصل امتِ مسلمہ کے وجود کے دفاع کا مسئلہ ہے۔ ہم جب ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کسی تقریب کا انعقاد کرتے ہیں یا تقریر وتحریر کی صورت میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں تو درحقیقت ہم اپنے آخری امت ہونے کے اعزاز کا تحفظ کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ تصور ہی کتنا بھیانک ہے کہ ہم اللہ کے سچے اور آخری رسول سے اپنا رشتہ توڑ لیں اور انگریز کے خود کاشتہ پودے ایک جھوٹے نبی کے جھوٹے اور بے بنیاد دعویٔ نبوت پر اپنا ایمان قربان کر دیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کا اسلام سے کیا تعلق ہے۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے جہاد کو ہمیں اپنے پیش نظر رکھنا ہو گا۔ ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد میں اَن گنت صحابہ جو قرآنِ کریم کے حفاظ بھی تھے، شہید ہوئے، لیکن مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کے قتل تک یہ جہاد جاری رکھا گیا۔ مسیلمہ کذاب کے ہاں جو اذان دی جاتی تھی اُس میں محمد رسول اللہ کی گواہی بھی دی جاتی تھی، لیکن آپ ﷺ

Marfat.com

کے بعد دعویٰ نبوت وہ جھوٹ اور وہ فتنہ ہے جس کے خلاف صحابہ کا اجماع تھا کہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد فرض ہے کیوں کہ ختم نبوت وہ عقیدہ ہے جس پر ہمارے ایمان اور ہمارے آخری امت ہونے کی عمارت استوار ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان اگر کسی معاملہ میں سب سے زیادہ حساس ہیں تو وہ مسئلہ حضور نبی کریم ﷺ کی حرمت وناموس کا ہے۔ اور ختم نبوت سے بڑھ کر کوئی اور بات ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کی نہیں ہوسکتی۔ آسان لفظوں میں ختم نبوت کے حساس موضوع کو اس طرح بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ جس بات کو، جس عقیدہ کو اور جس سچائی کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تقریباً دوسو احادیث میں دُہرایا گیا ہے۔ اگر اُس کے باوجود کوئی نامراد اور بدبخت شخص نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے تو کیا یہ براہِ راست توہینِ رسالت نہیں ہے۔ جھوٹا مدعیٔ نبوت دراصل یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن کا خاتم النّبیین ہونے کا فرمان بھی غلط اور وہ تمام احادیث بھی غلط جن میں بار بار نبیٔ پاک ﷺ نے یہ فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تمام مستند اور متواترہ احادیث کو جھٹلانے والے سے بڑا شاتمِ رسول اور کون ہو سکتا ہے؟ اس لیے عقیدۂ ختم نبوت میں دراڑیں پیدا کرنے کی ہر مذموم کوشش کی ہمیں بھرپور مزاحمت کرنی چاہیے۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں توہین آمیز تحریریں

نوائے وقت کے بعض مستقل مراسلہ نگار حساس اور اہم دینی وقومی موضوعات پر اتنا خوبصورت لکھتے ہیں کہ مجھ جیسے بہت سے کالم نگاروں کے لیے ان کی تحریریں راہنمائی کا باعث بنتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسلم بھٹی لکھتے ہیں:

''حضور نبی کریم ﷺ کی امت کے بارے میں نبوت کے جھوٹے مدعی مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ رکھنے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔''

اگر کافر اور کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض تحریریں قادیانی حضرات بھی غیر جانبداری سے پڑھ لیں تو وہ اسلام کے حق وصداقت کے راستہ پر واپس آسکتے ہیں اور پیغمبرِ اعظم و آخر حضرت محمد ﷺ کے دامانِ رحمت سے وابستہ ہو سکتے ہیں۔

آج کے مختصر کالم میں اللہ کے ایک برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی توہین آمیز تحریروں میں سے صرف چند حوالے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ حوالے پڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار سوچیں کہ قادیانی جماعت کا اپنا دعویٰ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خُو بُو رکھنے والا شخص اسلام کی مظلومیت کے زمانہ میں دوبارہ پیدا ہوگا اور قادیانیوں کے نزدیک وہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی بارہا تحریر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعض عادات

Marfat.com

واخلاق میری فطرت میں بھی رکھے ہیں۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اخلاق و کردار کے بارے میں جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریر کیا اُس کے چند نمونے آپ مرزا کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ کریں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ کافرانہ تحریریں نقل کرنے سے پہلے میں ہزار مرتبہ اپنے اللہ سے معافی کا طلب گار ہوں۔

ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا کی تحریر ہے کہ:

''مسیح علیہ السلام کا خاندان نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

روحانی خزائن میں مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ شیطانی عبارت موجود ہے:

''یسوع اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی، کبابی اور خراب چال چلن کا ابتدا ہی سے معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا نتیجہ ہے۔''

پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے ایک پاکباز پیغمبر تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو کردار مرزا غلام احمد قادیانی نے پیش کیا ہے وہ کردار اور چال چلن مرزا کا اپنا تو ہو سکتا ہے، لیکن اللہ کے کسی بھی معصوم پیغمبر کا ہرگز نہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی ایک اور کتاب کشتیٔ نوح میں بھی یہ خرافات لکھی ہیں کہ:

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر نقصان شراب نے پہنچایا اُس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی

Marfat.com

عادت کی وجہ سے۔''

مرزا قادیانی نے اپنی ایک اور کتاب میں یہ تحریر کیا کہ:

''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا۔ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اُسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کرلیا۔''

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کے حوالے سے بھی ''چشمہ مسیحی'' میں انتہائی بے ہودہ زبان استعمال کی ہے:

''جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں اور اُن کی نبوت عیسائی مذہب تک محدود نہیں، بلکہ کوئی شخص امت مسلمہ میں بھی اُس وقت تک شامل نہیں ہو سکتا، جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام انبیاء اور رسولوں پر وہ ایمان نہیں رکھتا۔ اس لیے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں کو پیمانہ بنا لیا جائے تو ان شیطانی خیالات کا اظہار کرنے والا مرزا غلام احمد قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ یقیناً کوئی جھوٹا نبی ہی اللہ کے ایک سچے نبی کے بارے میں ایسے لغو خیالات کا اظہار کرسکتا ہے۔

قادیانی حضرات صرف اتنا سوچیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی پیغمبر نے اپنے سے پہلے یا بعد میں آنے والے پیغمبر کے خلاف کوئی قابل اعتراض الفاظ استعمال کیے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کے کسی بھی راست باز

Marfat.com

پیغمبر کے بارے میں شرمناک زبان استعمال کرنے والے کسی شخص کو نبی تو کیا ایک معقول انسان بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ قادیانی ٹھنڈے دل ودماغ سے غور کریں کہ ایک ایسے بدزبان شخص کو جو ایک سانس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی، جھوٹ بولنے کا عادی، گندی گالیاں دینے والا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کو حد درجے کا بدکردار قرار دیتا ہے اور پھر خود کو اپنی کئی تحریروں میں مثیل مسیح قرار دے ڈالتا ہے یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ اُس کی فطرت میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص اور عادات واخلاق رکھ دیے ہیں۔ تو پھر مرزا خود کو مثیلِ مسیح قرار دے کر اپنے بارے میں کیا ثابت کرنا چاہتا ہے۔

مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کے خلاف کیچڑ اُچھال کر ان کی عظمت کو تو کم نہیں کر سکتا، لیکن اُس نے اپنے بارے میں یہ حقیقت ثابت کر دی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک عادی جھوٹا، بدزبان، بدچلن اور تہذیب وشائستگی سے محروم ایک بدبخت شخص تھا جس نے نہ صرف نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا بلکہ اللہ کے سچے پیغمبروں کی توہین کو اپنا شعار بنا لیا۔

کیا ایسی قابل نفرت حرکات ہی کو قادیانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا ثبوت سمجھتی ہے۔ کیا تمام قادیانی مل کر بھی مرزا قادیانی کے اس شرمناک فعل کا کوئی معقول جواز بتا سکتے ہیں۔

Marfat.com

ایک ''مخلص مسلمان'' کا استفسار اور ہماری گزارشات

کسی صاحب نے مجھے 5 مارچ 2012ء کے نوائے وقت کا ایک ادارتی نوٹ ارسال کیا ہے اور مجھ سے یہ سوال کیا ہے کہ:

''منصور اعجاز قادیانی کے حوالے سے لکھے گئے ادارتی نوٹ میں یہ مؤقف اختیار کرنا کہ منصور اعجاز نے جب میمو کمیشن کے سامنے کلمۂ طیبہ پڑھا تھا تو اس میں تصدیقِ قلب نہیں تھی۔ آپ صحافیوں کو تصدیقِ قلب کا علم کیسے ہو جاتا ہے؟۔''

خط لکھنے والے نے اپنا نام اور پتا نہیں لکھا صرف ''مخلص مسلمان'' کے الفاظ لکھ دیے ہیں۔ یہ ''مخلص مسلمان'' اگر نام وغیرہ لکھ دیتے تو اُن کے خلوص کے ہم بھی معترف ہو جاتے۔ بہر حال تجربہ یہ بتاتا ہے کہ یہ کسی قادیانی کرم فرما کا خط ہے۔ قادیانی حضرات اگر مجھ سے کچھ پوچھنے کے بجائے اپنے ''مذہب'' سے متعلق کتابیں خود پڑھ لیں تو انھیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ اگر لاکھ مرتبہ بھی کلمۂ پاک پڑھ لیں، لیکن جب تک وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت سے نفرت اور بیزاری کا دل سے اعلان نہیں کرتے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

قادیانیوں (مرزائیوں) کا یہ بے ہُودہ عقیدہ ہے کہ ایک شخص جب پہلی دفعہ دنیا میں آیا تو وہ ابراہیم علیہ السلام کی صورت میں تھا اور وہی شخص جب دوبارہ دنیا میں آیا

Marfat.com

تو وہ محمد ﷺ کی شکل میں آیا اور وہی شخص جب تیسری دفعہ آیا تو وہ مرزا غلام احمد ''مہدی معہود اور مسیح موعود'' کہلایا۔ جس قادیانی نے بھی غلام احمد قادیانی کی اس حوالے سے اصل تحریر اور مکمل متن پڑھنا ہو وہ اُس کی کتاب ''تریاق القلوب'' کا صفحہ 298 پڑھ لے۔

دجال وکذاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ایک اور کتاب ''تحفۂ گولڑویہ'' کے صفحہ 156 پر لکھا ہے کہ:

''ہر ایک نبی کی ایک بعثت ہے، مگر ہمارے نبی کی دو بعثت ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا بروزی رنگ میں دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کے ظہور سے پورا ہوا۔ مَیں نے اپنی کتاب ازالۂ اوہام میں بھی لکھا تھا کہ مَیں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں۔''

کوئی بھی قادیانی اگر ٹھنڈے دل ودماغ سے اور اپنی آنکھوں سے قادیانیت کی عینک اتار کر مرزا غلام احمد قادیانی کی درج بالا تحریریں پڑھ لے تو وہ اس نتیجے پر ضرور پہنچ جائے گا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی اس سے بڑھ کر اور کیا توہین ہوسکتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے دوبارہ ایک جھوٹے مسیح موعود کی صورت میں ظہور فرمایا ہے۔ اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ قادیانی جب کلمۂ طیبہ پڑھتے ہیں تو وہ محمد رسول اللہ کے الفاظ میں جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی شامل سمجھتے ہیں کیوں کہ اُن کے مطابق حضرت محمد ﷺ اپنی بعثتِ ثانی میں مرزا غلام احمد کی صورت میں دنیا میں دوبارہ آئے ہیں۔

مرزائیوں کا تو یہ بھی عقیدۂ بد ہے کہ قرآنِ حکیم کی سورۂ صف کی آیت نمبر 6 میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ:

Marfat.com

"مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے بنی اسرائیل! مَیں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی مَیں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد میں آنے والے ایک رسول کی مَیں تمھیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔"

اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہر گز نہیں، بلکہ ملعون مرزا قادیانی ہے۔

دجال وکذاب مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفۂ گولڑویہ میں بھی یہ تحریر کیا ہے کہ:

"آنحضرت ﷺ کی بعثت دوم میں تجلیٔ اعظم جو اکمل اور اَتم ہے وہ صرف اسم احمد کی تجلّی ہے۔"

ان کافرانہ تحریروں کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ کی پہلی بعثت محمد بن عبداللہ کی شکل میں ہوئی تھی اور بعثت دوم مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں ہوئی ہے اور قرآنِ کریم میں حضرت عیسیٰ بن مریم نے اپنے بعد جس نبی کی بشارت دی ہے وہ احمد یہی غلام احمد قادیانی ہے۔ جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ:

"جیسے ہر مومن کے لیے دوسرے احکامِ الٰہی پر ایمان لانا ضروری ہے ایسے ہی اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دو بعثت ہیں۔"

اب یہ سب پڑھ لینے کے بعد "مخلص مسلمان" کو بھی جان لینا چاہیے کہ جب کوئی قادیانی کلمۂ طیبہ پڑھتا ہے تو وہ نہ صرف حضرت محمد ﷺ کی بعثت اوّل کا بھی اقرار کرتا ہے، بلکہ اپنی جہالت اور بے ایمانی کے باعث مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کی بعثتِ ثانی تسلیم کرتا ہے۔ گویا مرزائی کلمۂ طیبہ تو مسلمانوں کا پڑھتے ہیں، لیکن اس سے ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی "نبوت" کا بھی اقرار ہوتا ہے۔

Marfat.com

کاذب مرزا قادیانی کے ایک بیٹے مرزا بشیر احمد نے واضح الفاظ میں اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ:

''مسیح موعود (مردود مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہمیں کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

''مرزائیوں کو الگ کلمہ کی ضرورت نہیں۔'' اس کی دلیل ملاحظہ کریں کہ کذاب مرزا کا بیٹا کہتا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) اگر محمد رسول اللہ سے کوئی الگ شخص ہوتے تو پھر مرزائیوں کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش آتی۔ یہ ہے مرزائیوں کی مسلمانوں جیسا کلمۂ پاک پڑھنے کی اصل حقیقت۔ ہمارے جس بھی ساتھی نے 5 مارچ 2012ء کے نوائے وقت میں ادارتی نوٹ لکھا تھا اُس کا مطلب ومفہوم بھی یہی ہے کہ کوئی قادیانی جب کلمہ پڑھتا ہے تو اُس کی زبان پر کچھ اور ہوتا ہے اور دل میں کچھ اور۔ زبان پر محمد رسول اللہ اور دل میں جھوٹا نبی مرزا غلام احمد قادیانی بھی۔ اس سے بڑا کفر اور منافقت اور کیا ہو سکتی ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے اسی لیے فرمایا تھا کہ:

''بہائیت (ایران کے جھوٹے نبی کے پیروکار) قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے کیوں کہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ قادیانیت اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے خطرناک ہے۔''

یعنی بہائی کھلے کافر ہیں، لیکن قادیانی کافر بھی ہیں اور منافق بھی۔ علامہ اقبالؒ

Marfat.com

نے صاف لفظوں میں قادیانیوں کو اسلام کا غدار قرار دیا تھا۔ علامہ اقبالؒ تو قادیانیت کے معاملہ میں اتنے سخت تھے کہ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ ختم نبوت کے بعد اگر کوئی شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر کہتا ہے تو ایسا شخص کاذب اور واجب القتل ہے۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنیاد پر قتل کیا گیا تھا کہ اُس نے نبیؐ پاک خاتم المرسلین ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کیا تھا۔

نوٹ:

اس موضوع پر مَیں پہلے بھی ایک کالم لکھ چکا تھا، لیکن ایک قادیانی کے خط کے جواب میں دوبارہ اظہارِ خیال کرنا پڑا۔

Marfat.com

مسلم لیگ کی رکنیت اور قادیانی

قائد اعظمؒ کے حوالے سے ایک کنفیوزڈ مصنف کی کتاب کا ایک اور پہلو دیکھیے۔
قیوم نظامی صاحب اپنی اس کتاب کے صفحہ 74 پر لکھتے ہیں:

''نوائے وقت کے ایڈیٹر حمید نظامی نے 5 جون 1944ء کو قائد اعظم کے نام خط تحریر کر کے انہیں قادیانیوں کو مسلم لیگ میں شامل نہ کرنے پر زور دیا۔ قائد اعظم چونکہ لبرل سیاست دان تھے، لہٰذا انھوں نے مسلم لیگ کو مذہبی کی بجائے سیاسی جماعت بنایا اور مذہبی تعصّبات سے بالاتر رہے۔ انھوں نے حمید نظامی کی رائے سے اتفاق نہیں کیا۔''

جناب حمید نظامی نے قائد اعظم کے نام اپنے خط کے ساتھ ''اسلام اور قادیانیت'' کے حوالے سے علامہ اقبال کے دو تفصیلی بیانات بھی ارسال کیے تھے تا کہ قائد اعظم قادیانی فتنہ کے متعلق مکمل آگہی حاصل کر سکیں۔ حمید نظامی نے اپنے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ مسلم عوام قادیانیوں کے بارے میں بہت حساس ہیں کیوں کہ قادیانی پوری مسلم دنیا کو کافر قرار دیتے ہیں۔

قیوم نظامی کا یہ لکھنا یکسر غلط اور بے بنیاد ہے کہ قائد اعظم نے حمید نظامی کی رائے سے اتفاق نہیں کیا تھا۔ 11 جون 1944ء کو قائد اعظم کا حسب ذیل بیان ''دی ڈان'' میں شائع ہوا تھا:

Marfat.com

"میں نے دیکھا ہے کہ اخبارات کے بعض حلقوں میں اکبر علی ایم ایل اے کے ساتھ میری ملاقات کے ضمن میں بہت سے الجھاؤ پیدا کیے جا رہے ہیں اور غلط ترجمانی ہو رہی ہے۔ مَیں نے اپنی ملاقات میں اُن پر واضح کر دیا تھا کہ جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کا تعلق ہے ہم اپنے دستور کے تابع ہیں۔ مسلم لیگ کے دستور کے مطابق اس کی پرائمری شاخ کے لیے رکنیت کے امیدوار کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اس کا برطانوی ہند کا باشندہ ہونا اور 18 سال عمر ہونا بھی لازمی شرط ہے۔

یہ بالکل غلط ہے کہ مَیں نے ناظر امور عامہ خارجہ، قادیان کے خط موصول ہونے کے بعد کسی ایسی بات سے اتفاق کیا ہے کہ پارٹی دستور سے انحراف کرنا میرے اختیار میں ہے۔"

قائداعظم کا یہ بیان بالکل واضح ہے کہ انھوں نے قادیانی نمائندے کو مسلم لیگ کے دستور سے آگاہ کر دیا تھا کہ مسلم لیگ کی بنیادی رکنیت کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بھی واضح فرما دیا تھا کہ قائداعظم مسلم لیگ کے دستور سے انحراف نہیں کر سکتے۔ اب قیوم نظامی نے کس بنیاد پر اپنی کتاب میں یہ تحریر کر دیا ہے کہ قائداعظم نے حمید نظامی کی رائے سے اتفاق نہیں کیا تھا۔

حمید نظامی نے قائداعظم کو مطلع کیا تھا کہ مسلم لیگ کے مخالف اخبارات میں یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ قائداعظم نے قادیانیوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ قائداعظم نے بعض صحافتی حلقوں کے اس جھوٹے اور لغو پروپیگنڈے کی تردید میں سری نگر سے اپنا بیان جاری فرمایا جو 11 جون 1944ء کے دی ڈان میں بھی شائع ہوا۔ امید ہے کہ اس تاریخی حوالے کو آئندہ کے لیے قیوم نظامی بھی

Marfat.com

اپنے پیش نظر رکھیں گے۔

ویسے قیوم نظامی صاحب کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اُس مردود وملعون قادیانی کے پیروکاروں کو مسلم لیگ میں شامل کیا بھی کیسے جا سکتا تھا جس نے اپنی ایک کتاب ''تحفۂ گولڑویہ'' میں یہ خرافات تحریر کیں کہ نبی اکرم ﷺ سے دین کا کام مکمل نہ ہو سکا اور اُسے مکمل قادیانی کذاب نے کیا۔ پھر اسی مرزا قادیانی کی ایک اور ناپاک جسارت ملاحظہ کریں کہ اُس نے قرآنِ حکیم کو اپنے منہ کی باتیں قرار دیا اور گستاخ وبدزبان مرزا قادیانی کی یہ دریدہ دینی بھی ملاحظہ ہو کہ اُس نے کہا کہ:

''سو حسینؓ میرے گریبان میں ہیں۔''

وہ بدذات ایک صد حسینؓ سے بھی خود کو برتر قرار دے رہا ہے۔ وہ حسینؓ جسے ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ جنت کے جوانوں کا سردار قرار دیا۔

اب قیوم نظامی صاحب خود ہی فرمائیں کہ اس مرزا کذاب کی جھوٹی نبوت کے دامن سے وابستہ قادیانیوں کو قائداعظم مسلم لیگ کا ممبر بنانے کی اجازت کیسے دے سکتے تھے۔ یہی سوچ حمید نظامی کی تھی اور ان ہی احساسات کے پیش نظر انھوں نے قائداعظم کے نام خط لکھا تھا۔

Marfat.com

جہاد کا حکم قیامت تک ہے!

''نوائے وقت'' میں ہر روز آپ اس حدیث رسول کا مطالعہ کرتے ہوں گے:

''بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔''

اس حدیث میں دیے گئے پیغام کے بارے میں اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ اب جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا حرام قرار دیا جا چکا ہے تو آپ کے منہ سے بے اختیار یہ بات نکلے گی کہ جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کے اظہار کو حرام قرار دینے والا اس دنیا کا جھوٹا ترین شخص ہے۔ کیوں کہ ہر معتبر حدیث قیامت تک کے لیے ہے۔ اگر آپ موجودہ دور ہی کی مثال لے لیں تو آج چودہ سو سال پہلے سے کہیں زیادہ درج بالا حدیث پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر آپ قرآن کا مطالعہ کریں تو مسلمانوں کو بار بار جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ جب تک طاقتور قومیں اپنے سے کمزور ملکوں اور قوموں کے خلاف جارحیت کی مرتکب ہوتی رہیں گی اس وقت جہاد ہی واحد راستہ ہے جس پر چل کر کمزور قومیں اپنا دفاع یا تحفظ کر سکتی ہیں۔

جب انگریز ایک عرصہ سے ایران، عراق، مصر اور ہندوستان کے تمام تر وسائل پر طاقت سے اپنا قبضہ جمائے بیٹھا تھا اُس وقت جہاد کے علاوہ اور کون سا ہتھیار تھا جسے بروئے کار لائے بغیر انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کی جا سکتی تھی۔ ظالم کے خلاف مظلوم کو اگر جہاد کا حق حاصل نہیں تو پھر اور کسے جہاد کا حق حاصل ہو گا۔ اگر ایک غیر

Marfat.com

ملکی طاقت آپ کے ملک پر چڑھ دوڑے تو حملہ آور کے خلاف جہاد آپ کا عین فرض ہے بصورتِ دیگر آپ کا ملک غیروں کی غلامی میں چلا جائے گا۔ عین اُس موقع پر جب آپ کے ملک کو غلام بنانے کی کوشش کی جا رہی ہو یا آپ کی آزادی کو چھین کر عملاً آپ کو غلام بنایا جا چکا ہو۔ اگر آپ ہی کے ملک کا کوئی باشندہ یہ اعلان کر دے کہ آپ غیر ملکی طاقت اور جارح ملک کے خلاف جہاد کا خیال اپنے دل سے نکال دیں کیوں کہ جنگ اور قتال حرام ہو چکا ہے تو اُس شخص کو غدار، پاگل یا جاہل کے علاوہ اور کیا خطاب دیا جا سکتا ہے۔

اگر جہاد کی شرعی حیثیت کی بات کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآنِ مجید کا جب قیامت تک ایک سطر، ایک لفظ اور ایک نکتہ تک منسوخ نہیں کیا جا سکتا تو جہاد کے حکم کو کیسے منسوخ کیا جا سکتا ہے جو قرآنِ حکیم میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ مَیں یہاں جہاد کے حوالے سے قرآنِ کریم کے صرف ایک حکم کا ترجمہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں:

”تم کیوں ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے جنگ نہیں کرتے جو تنگ آ کر دہائی دیتے ہیں کہ اے رب ہمیں اس بستی سے نجات دے۔ جہاں کے باشندے بڑے ظالم واقع ہوئے ہیں۔“

قرآنِ کریم کے اس حکم کو ذہن میں رکھیے اور ہندوستان کے اُس دور کو اپنے تصور میں لائیں جب انگریزوں نے اپنی طاقت، فریب، بدعہدیوں اور سازشوں کا ایک جال پھیلا کر مسلمانوں سے ان کی سلطنت چھین لی تھی اور ظلم و بربریت کی وہ تاریخ رقم کی تھی کہ جس کی مثال شاید چنگیز خاں اور ہلاکو خاں کے مظالم سے بھی تلاش نہیں کی جا سکتی۔ انگریز نے ہندوستان کے تمام وسائل پر قبضہ کر لیا تھا۔ ہندوستان کے باشندوں

Marfat.com

کی نہ جان محفوظ تھی اور نہ عزت اور مسلمان تو انگریز کے ظلم کا خصوصی طور پر اس لیے بھی نشانہ تھے کہ حکومت مسلمانوں کی چھینی گئی تھی اس لیے انگریزوں کو مسلمانوں سے مزاحمت اور بغاوت کا زیادہ خوف تھا۔

جب 1857ء میں جنگ آزادی کا آغاز ہوا تو انگریزوں کے خلاف لڑنے والوں کے متعلق انگریز سلطنت کے خود کاشتہ پودے اور نبوت کے جھوٹے مدعی مرزا غلام احمد قادیانی کا تبصرہ ملاحظہ کریں:

''ان لوگوں نے (اشارہ مسلمانوں کی طرف ہے) چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پہ حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔''

یہ انتہائی ناقابل فہم بات ہے کہ ظالم، غاصب اور ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت ختم کر کے قبضہ کر لینے والی غیر ملکی طاقت کو مسلمانوں یا ہندوستان کے دیگر بسنے والے لوگوں کی محسن گورنمنٹ قرار دیا جائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کئی تحریروں میں انگریزوں کو دجّالِ اکبر اور کائنات کا سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے اور پھر اگر کوئی جماعت انگریزوں کے خلاف بغاوت اور جہاد کا پرچم بلند کرتی ہے تو ان کو مرزا قادیانی نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کا خطاب دے دیا ہے۔ جس ظالم، جفاکار، بدکار اور مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کی دشمن انگریز گورنمنٹ کے خلاف جہاد ہر مسلمان کا فرض تھا اُس گورنمنٹ کو محسن قرار دینے والا شخص نرم سے نرم الفاظ میں اپنی قوم کا غدار ہی ہو سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے خود کو کبھی مجدد اور کبھی نبی کہنے کے جھوٹے دعوے تضادات کا شاہکار ہیں۔ بالکل اسی طرح اُس کے اپنی محسن گورنمنٹ کے بارے میں

Marfat.com

بیانات بھی تضادات کا مجموعہ ہیں۔ خطبۂ الہامیہ میں مرزا قادیانی نے انگریزوں کی جارحیت کا ذکر یوں کیا ہے:

''کیا تم انگریزوں کا فتنہ نہیں دیکھتے جو ہر راستے سے بھاگے آرہے ہیں۔ ان لوگوں نے تمھیں پاؤں کے نیچے داب لیا ہے۔ یہ (غلامی) کتنا بڑا عذاب ہے۔''

اب غلامی کے اس عذاب سے نکلنے کے لیے تو جہاد ناگزیر ہے، لیکن جہاد کے بجائے غلام بنا لینے والے انگریزوں کی حمایت میں اب مرزا غلام احمد قادیانی (صحیح نام غلامِ انگریز ہونا چاہیے) کا بیان دیکھیے:

''ہم پر اور ہماری ذُرِّیت پر فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں۔''

مرزا ''غلام انگریز'' قادیانی نے نہ صرف اپنی ذریت کو انگریز حکومت کی شکر گزاری کی تلقین کی، بلکہ ان حریت پسند علماء کی فہرست بھی انگریزوں کے لیے جاسوسی کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے حکومت کو فراہم کی جو انگریزوں سے اپنے دل میں نفرت رکھتے تھے۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ:

''سرکار انگریزی ایسے لوگوں بالخصوص علماء کے نام و پتے اپنے دفتر میں محفوظ رکھے جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب سمجھتے ہیں۔''

مرزا ''غلامِ انگریز'' قادیانی نے بڑے فخر سے یہ بھی تحریر کیا کہ:

''میں نے مخالفتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔''

Marfat.com

مرزا قادیانی کا جہاد کے حوالہ سے نقطۂ نظر کا سب سے زیادہ عجیب وغریب اور مضحکہ خیز پہلو ملاحظہ ہو کہ انگریز سرکار کے خلاف تو جہاد حرام ہے، لیکن انگریز کی خاطر اپنے نمک پروردہ ہونے کا حق ادا کرنے کے لیے وہ اپنی پوری جماعت سمیت خون بہانے اور جان دینے کے لیے ہمہ وقت تیار تھا۔ اللہ کی راہ میں جہاد یا دین کے لیے جہاد مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک حرام لیکن انگریز حکومت کی خوشنودی کے لیے مرزا قادیانی کے نزدیک جنگ جائز ہے۔

ایک انگریز وائسرائے ہند کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ اعتراف کیا گیا کہ کابل کے ساتھ انگریزوں کی لڑائی میں جماعت احمدیہ نے علاوہ اور خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی اور بانی سلسلہ احمدیہ کے چھوٹے صاحبزادہ نے چھ ماہ تک امان اللہ خاں کے خلاف جنگ میں اعزازی طور پر حصہ لیا۔ انگریز حکومت کے لیے مرزا قادیانی کا بیٹا جنگ میں بغیر تنخواہ خدمات سر انجام دیتا رہا اور انگریزوں کے خلاف مسلمان اگر جہاد کریں تو وہ حرام۔

درج بالا حقائق جو قادیانیوں کی کتب ہی سے پیش کیے گئے ہیں، کے مطالعہ سے یہ بات آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ پنجاب میں انگریزوں کی خود کاشتہ نبوت کے پیچھے انگریز سرکار کے درپردہ مقاصد کیا تھے۔

کاش! قادیانی جماعت بھی کبھی غیر جانبداری سے ان حقائق کا جائزہ لے سکے۔

Marfat.com

اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار

2اپریل 2012ء کے نوائے وقت میں ''ختم نبوت کی مخالف، شیطانی سیاسی تحریک'' کے عنوان سے ایک چشم کشا کالم پڑھنے کو ملا جس سے میری معلومات میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ کالم نگار نے بجا طور پر قادیانیت کو ایک عالمی اینٹی اسلام سیاسی تحریک قرار دیا ہے۔ اس شیطانی تحریک کو خود بانیٔ تحریک مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیا ہے۔ نبوت کے جھوٹے مدعی غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب 'تریاق القلوب' میں بڑے فخر سے یہ تحریر کیا تھا کہ:

> ''میں نے مخالفتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ مَیں نے ایسی کتابیں تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دی ہیں کہ مسلمان اس سلطنت (انگریز) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور جہاد کے جوش دینے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں اُن کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

قادیانیت کے بانی کی تحریر کے ایک ایک لفظ پر غور کریں اور جہاد کے حوالے سے قرآنِ حکیم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو پیشِ نظر رکھیں تو صاف ظاہر ہوتا

Marfat.com

ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جہاد کو حرام قرار دینے کی تحریریں ایک شیطانی عمل کا ہی حصہ ہوسکتی ہیں اور جہاد کو حرام بھی اُس وقت قرار دیا جا رہا ہے جب انگریز سامراج کے خلاف جہاد عین فرض اور انتہائی ناگزیر تھا۔ یہ ایسے ہی ہے کہ موجودہ دور میں امریکہ کا جس جس اسلامی ملک پر غاصبانہ قبضہ ہے وہاں امریکہ کے خلاف مسلمانوں کے لیے جہاد کو حرام قرار دے دیا جائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٔ نبوت کے جھوٹے ہونے کے لیے عقیدۂ ختم نبوت سب سے بڑی دلیل ہے۔ لیکن اگر صرف قرآن واحادیث کے احکامات کی روشنی میں مسئلہ جہاد کو سامنے رکھ لیا جائے تو جہاد کو حرام قرار دینے کی شیطنت تقریباً آدھے قرآن کو منسوخ کر دینے کے مترادف ہے۔ قرآن کی تو ایک آیت کے انکار سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور جو پورے قرآن کے حکمِ جہاد کو منسوخ کرنے کے شیطانی فعل کا مرتکب ہوتا ہے وہ تو کفر کی بھی آخری حدود عبور کر جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی جہالت اور ضلالت وگمراہی کا اندازہ کیجیے کہ جہاد کو حرام بھی اُس انگریز کے خلاف قرار دیا جا رہا ہے جس انگریز نے یکے بعد دیگرے کئی اسلامی ملکوں کو تاراج کیا۔ ایک اندازے کے مطابق کاذب مرزا غلام احمد قادیانی کے دور تک انگریز نے گزشتہ دو سو سالوں میں سات کروڑ سے زیادہ مسلمان قتل کیے، کھربوں روپے کی دولت زبردستی چھینی، عراق، ایران اور مصر کے وسائل ودولت پر طویل عرصہ تک قبضہ رکھا، سات لاکھ عربوں کو فلسطین سے باہر دھکیل دیا اور ہندوستان پر قابض ہونے کے بعد مسلمانوں پر ظلم وبربریت کی انتہا کر دی۔ اُس انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا جا رہا ہے۔

مسلمان قوم کے غدارِ اعظم مرزا غلام احمد قادیانی کی شقاوتِ قلبی اور سنگ دلی کا

Marfat.com

یہ مکروہ روپ بھی دیکھیے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کو اُس نے خدائی نعمتوں سے ایک نعمت اور ایک عظیم الشان رحمت قرار دیا۔ اور اپنی کتاب شہادت القرآن میں مرزا کذاب نے یہ تک تحریر کیا کہ:

''انگریزی سلطنت مسلمانوں کے لیے برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خداوند کریم نے اس سلطنت کو بارانِ رحمت بنا کر بھیجا۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد قطعی حرام ہے۔''

مسلمانوں کی گردن میں غلامی کے طوق کی لعنت کو مرزا قادیانی جیسا جھوٹا ہی ''بارانِ رحمت'' قرار دے سکتا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ہندوستان سے مسلمانوں کی سلطنت وحکومت ختم کرنا اور ایران ومصر اور عراق کے وسائل ودولت پر قبضے کے لیے انگریزوں کی غاصبانہ جنگ حلال اور انگریزوں کے طوقِ غلامی کو گردن سے اتارنے کی خاطر مسلمانوں کا جہاد حرام۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے فروری 1898ء میں انگریز گورنر کے نام درج ذیل خط لکھا:

''جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلۂ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیوں کہ مجھے مسیح ومہدی مان لینا ہی مسئلۂ جہاد کا انکار کرنا ہے ــــ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریز کی نمک پروردہ ہے ــــ ہمارے خاندان نے سرکار انگریز کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔''

اس خط سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اپنی جماعت کو انگریز سرکار کی نمک پروردہ قرار دے رہا ہے اور اپنے خاندان کا یہ تعارف پیش کیا گیا ہے کہ اُس نے ہمیشہ

Marfat.com

انگریزی حکومت کے لیے اپنا خون بہایا اور انگریزوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے لیے مسلمانوں کو قتل بھی کیا ہے۔ یعنی قادیانی گروہ اُن ہندوؤں اور سکھوں سے بھی گئے گزرے ہیں جنھوں نے انگریز کے خلاف جدوجہد آزادی میں حصہ لیا۔ ہندو اور سکھ مسلمانوں کے دشمن تھے لیکن اپنے لیے آزادی اُنھیں بھی عزیز تھی۔ لیکن قادیانی جماعت جس کو حضرت علامہ اقبال نے بجا طور پر اسلام اور ہندوستان دونوں کا غدار قرار دیا تھا اُس قادیانی جماعت کے بانی مرزا قادیانی کی مکاری دیکھیے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور خون بہانے کو حرام قرار دیتا تھا اور انگریز کی راہ میں خون بہانے اور جانیں قربان کرنے کی اپنی جماعت کو ہدایت کر رہا تھا۔ انگریز کے خود کاشتہ پودے سے اور توقع بھی کیا کی جاسکتی تھی۔

انگریز نے انڈیا کی تقسیم کے وقت پاکستان سے جو سب سے بڑی ناانصافی کی تھی وہ تحصیل شکرگڑھ کو چھوڑ کر باقی پورے ضلع گورداس پور کو ہندوستان میں شامل کرنا تھا۔ اس ضلع گورداس پور کو پاکستان سے الگ کر دینے سے ہی کشمیر پر بھارت کا قبضہ ہوا۔ انگریزوں کی اس سازش کا قادیانی گروہ بھی حصہ تھا۔ قادیانیوں نے اپنی آبادی کو مسلمانوں سے الگ قرار دیا جس سے ضلع گورداس پور کا بڑا حصہ غیر مسلم اقلیت کا علاقہ ثابت ہو گیا اور اُسے انڈیا میں شامل کر دیا گیا۔

قادیانیوں کا دوغلا پن دیکھیے کہ جب انڈیا تقسیم ہوا تو وہ خود کو مسلمانوں سے الگ جماعت قرار دے کر پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کا باعث بنے، لیکن جب 1974ء میں قومی اسمبلی میں اُنھیں بجا طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا تو وہ سراپا احتجاج بن گئے۔ قادیانیوں کے ترجمان روزنامہ ''الفضل'' میں 17 مئی 1947ء کو مرزا قادیانی کے بیٹے بشیر الدین محمود (قادیانی جماعت کا دوسرا سربراہ) کا یہ بیان بھی شائع

Marfat.com

ہوا تھا کہ:

''ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے۔اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ ہم کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔''

ربوہ (موجودہ نام چناب نگر) میں قادیانیوں کے قبرستان میں آنجہانی مرزا قادیانی کی بیوی اور بہو کی قبر پر بشیر الدین محمود کی طرف سے یہ بورڈ بھی آویزاں کروایا گیا تھا کہ ہماری جماعت کو جب بھی موقع ملا مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کی نعشوں کو قادیاں (انڈیا) میں لے جا کر دفن کیا جائے گا۔ قادیانیوں کے ماضی کے اعمال اور مستقبل کے عزائم دیکھ کر قادیانی گروہ کو اسلام اور پاکستان دونوں کا غدار کے علاوہ اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔

جہاد کو مطلق حرام قرار دینے والے قادیانی گروہ پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس گروہ کے پاکستان کی فوج میں شامل ہونے کے کیا مقاصد ہیں۔ پاک فوج کا ماٹو ہے ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ۔ ایمان سے محروم اسلام کے غدار اور جہاد کے منکروں کی کیا پاک فوج میں کوئی جگہ بنتی ہے۔

Marfat.com

محاسبۂ قادیانیت اور پیر مہر علی شاہؒ

23 اگست کے نوائے وقت میں اگر میری نظر سے 25 اگست 2012ء کو گولڑہ شریف اسلام آباد میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کا اشتہار نہ گزرتا تو مَیں یقیناً پیر سید مہر علی شاہؒ کی ردِ قادیانیت کے حوالے سے تاریخی خدمات پر کچھ لکھنے کی سعادت سے محروم رہتا۔

پیر مہر علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خواب میں مجھے مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ:

''یہ شخص (بدبخت اور معلون مرزا قادیانی) میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔''

چنانچہ پیر مہر علی شاہؒ نے اپنے اکمل واحسن آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی طرف سے حکم ملنے پر سب سے پہلا جو کام کیا وہ یہ تھا کہ 1899ء میں ''شمس الہدایت'' کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا جس میں انتہائی علمی اور مدلّل انداز میں حیاتِ مسیح اور قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس رسالے میں پیر مہر علی شاہؒ نے ملّت اسلامیہ کے اس اجماعی اور متفقہ عقیدے کی بڑے ہی مؤثر انداز میں ترجمانی فرمائی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ غلط، باطل اور جھوٹا ہے۔

Marfat.com

حیاتِ مسیح کا مسئلہ قادیانیت کی موت ہے۔ غلام احمد قادیانی ''شمس الهدایت'' کا تو کوئی جواب تحریر نہ کرسکا، لیکن پیر مہر علی شاہؒ کو یہ چیلنج کر دیا کہ مجھ سے عربی میں تفسیر نویسی کا مقابلہ کرلو۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے چیلنج کے لیے جو خط لکھا اُس کی زبان انتہائی گھٹیا، قابل شرم اور بے ہودہ تھی۔ بہر حال پیر مہر علی شاہؒ نے جواباً مرزا قادیانی کو کہا مجھے یہ چیلنج قبول ہے، لیکن اس سے پہلے مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت ورسالت پر مجھ سے تقریری بحث کرلیں۔

غلام احمد قادیانی کو تقریری مباحثے میں شکست کے خوف نے اس شرط پر آمادہ ہونے سے روک دیا اور تقریری مباحثے کی شرط کو نامنظور کرنے کی اطلاع اُس نے گولڑہ شریف بھجوا دی، لیکن پیر مہر علی شاہؒ اپنے اعلان کے مطابق 25 اگست 1900ء بادشاہی مسجد لاہور میں پہنچ گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود تو پیر صاحب کے مقابلے میں راہِ فرار اختیار کر چکا تھا، لیکن دجال وکذاب مرزا قادیانی کی عیاری دیکھیے کہ لاہور میں دیواروں پر یہ اشتہارات چسپاں کروا دیے گئے کہ مہر علی شاہؒ مقابلہ سے بھاگ گئے، لیکن جھوٹ آخر جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ مقابلے سے تو مرزا قادیانی ہی بھاگا تھا، جس سے قادیانی حلقوں میں سخت مایوسی پھیل گئی اور بعض نے قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان بھی کر دیا۔

قادیانیت کے مقابلے میں پیر مہر علی شاہؒ کو فتح مبین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی، اس کی خوشی میں بادشاہی مسجد لاہور میں 27 اگست 1900ء کو مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے کی۔ اس جلسہ میں انتہائی ایمان افروز تقریریں ہوئیں اور ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ اس قرارداد پر تقریباً 60 علمائے کرام کے دستخط درج ہیں۔ قرارداد کا مفہوم کچھ اس طرح سے تھا کہ

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کا بزرگانِ دین اور مشاہیر اسلام کو علمی مناظرے کا چیلنج دینا محض جھوٹی شہرت حاصل کرنے کا اظہار ہے۔ پیر مہر علی شاہؒ کو جو چیلنج مرزا کذاب کی طرف سے دیا گیا وہ بھی اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ صرف مرزا قادیانی کی لاف زنی اور اپنے علم پر جھوٹا گھمنڈ تھا۔ اگر اُسے اپنے جھوٹے دعووں پر اعتماد تھا تو اُسے پیر صاحب گولڑہ شریف سے تقریری مباحثے سے راہِ فرار اختیار نہیں کرنی چاہیے تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد قرآنِ کریم، احادیث رسولؐ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کے بالکل خلاف اور باطل ہیں۔ مرزا قادیانی نبوت کے غلط، بے بنیاد اور لغو دعویٰ کی بنیاد پر خارج از اسلام ہے۔ مرزا قادیانی کا قادیان کو مکہ سے نسبت دینا، مسجد قادیان کو مسجد اقصیٰ قرار دینا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا منکر ہونا، اللہ کے ایک برگزیدہ اور محبوب پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کرنا انتہائی شرمناک اور سرتا سر کفر ہے۔

مرزا قادیانی کی تحریریں اور اشتہارات بھی شرمناک جھوٹ اور بدزبانی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس لیے آئندہ اس کی تحریروں کا کوئی جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ یہ ایک فیصلہ کن اور اٹل بات ہے کہ غلام احمد قادیانی کے عقائد یکسر خلافِ اسلام ہیں۔ مرزا قادیانی لاہور میں اپنے راہِ فرار کے بعد بھی اپنی عادت سے مجبور ہو کر پیر مہر علی شاہؒ کے خلاف بے ہودہ تحریریں شائع کرتا رہا، لیکن پیر صاحب نے اُسے جواب کے قابل ہی نہ سمجھا۔

1907ء میں قادیانیوں نے اپنے حلقوں میں یہ بات مشہور کر دی کہ مہر علی شاہؒ کا آنے والے سال میں جیٹھ کے مہینے سے پہلے انتقال ہو جائے گا۔ قادیانیوں کی یہ حسرت تو نہ پوری ہوئی کہ 1908ء میں جیٹھ سے پہلے پیر صاحب وفات پا جائیں

Marfat.com

گے۔ البتہ 1908ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرتناک موت نے خود اُس کے جھوٹے دعووں پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو چیلنج دیتے ہوئے 5 اپریل 1907ء کو ایک اشتہار شائع کیا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہو گا وہ سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔ مرزا قادیانی نے تحریری طور پر اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کی کہ اگر مَیں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور میرا دعوئ مسیح محض میرے نفس کا افترا ہے تو مولوی ثناء اللہ اور مجھ میں سے جو جھوٹا ہے اُس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ دعا قبول کر لی اور ساتھ ہی اُسے جھوٹا بھی ثابت کر دیا کہ وہ مولانا ثناء اللہؒ کی زندگی ہی میں واصلِ جہنم ہو گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت بھی ہیضے کے مرض میں مبتلا ہونے سے ہوئی۔ مرزا قادیانی ہیضہ کو قہرِ الٰہی کا نشان قرار دیتا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے جھوٹے دعوئ نبوت کے باعث قہرِ الٰہی کا ہی نشانہ بنا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی موت سے کچھ دیر پہلے اپنے سُسر میر ناصر کے سامنے یہ اعتراف کیا کہ اُسے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔

آخر میں اپنے قارئین کی معلومات کے لیے یہ عرض کر دوں کہ مرزا قادیانی نے جس مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو چیلنج کر کے اشتہار شائع کیا تھا کہ ہم دونوں میں جو مفسد اور کذاب ہے وہ سچے کی زندگی میں انتقال کر جائے گا۔ وہ مولانا ثناء اللہؒ مرزا قادیانی کی موت سے 40 سال بعد تک زندہ رہے۔

Marfat.com

علامہ اقبالؒ اور اصولِ ختم نبوت

علامہ اقبال صرف شاعر نہیں تھے، بلکہ وہ اسلامی نظریہ حیات کے بہت بڑے مفکر تھے۔ اور حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کو دین اسلام کی بنیاد سمجھتے تھے۔ علامہ اقبالؒ کا یہ ایمان تھا کہ اسلام ایک دین کی حیثیت سے اللہ کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام ایک سوسائٹی اور ملّت کے طور پر رسولِ خدا ﷺ کی شخصیت کا مرہونِ منت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کی قسم اٹھا کر کہا ہے کہ جو لوگ رسولِ خدا ﷺ کی بات مانتے ہیں لیکن ماننے کے بعد دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں وہ مومن نہیں ہو سکتے۔ یعنی حقیقی مسلمان وہ ہو گا جو سرورِ کائنات ﷺ کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کے بعد دل میں خوشی محسوس کرے گا۔

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ اسلام میں اللہ کی وحدت اور تمام انبیاء پر ایمان ناگزیر ہے، لیکن رسولِ کریم ﷺ کی ختم رسالت پر ایمان کی اہمیت یہ ہے کہ یہ آخری یقین ہی مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نبوت اور رسالت ختم کر دی اور قرآن میں اس کا واضح اعلان فرما دیا تو علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کے بعد نبوت اور وحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جسے کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن کو آخری کتاب، رسول پاک ﷺ کو آخری نبی اور شریعت اسلامیہ کو آخری شریعت تسلیم نہ کرنا تمام

Marfat.com

نظامِ دینیات کو درہم برہم کرنے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبالؒ کے اپنے الفاظ میں قادیانی گروہ کا وجود عالم اسلامی، عقائدِ اسلام، شرافتِ انبیاء، محمد ﷺ کی ختم المرسلینی اور کاملیتِ قرآن کے منافی ہے۔

علامہ اقبالؒ قادیانیت کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سلطان ٹیپو کے جہادِ حریت سے انگریزوں نے اندازہ کیا کہ جہاد اُن کی حکومت کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے۔ جب تک شریعت اسلامیہ سے جہاد کو خارج نہ کیا جائے ان کا مستقبل محفوظ نہیں۔ چنانچہ مختلف ممالک کے علماء کو آلہ ٔ کار بنانے کی کوشش کی گئی۔ اسی طرح ہندوستانی علماء سے بھی فتاویٰ حاصل کیے گئے، لیکن تنسیخ جہاد کے لیے ان علماء کو ناکافی سمجھ کر ایک جدید نبوت کی ضرورت محسوس کی گئی۔ جس کی بنیادی ذمہ داری ہی یہ ہو کہ اقوامِ اسلامیہ میں تنسیخ جہاد کی تبلیغ کی جائے۔ قادیانیت کا حقیقی سبب اسی ضرورت کا احساس تھا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ علامہ اقبالؒ نے قادیانیت کے وجود کا جو پس منظر بیان کیا ہے اس کی تردید قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے بھی کبھی نہیں کی گئی۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ درست ہوگا کہ علامہ اقبالؒ سے پہلے ہی مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جماعت کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا قرار دے چکا تھا۔ یہاں قادیانیت کی بنیاد رکھنے والے کی طرف سے صرف اس اعتراف کا حوالہ دینا ہی کافی ہے کہ:

> ”میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزوں کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کیے ہیں۔ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کر دی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔“

انگریزوں کی جن سیاسی اغراض اور ضروریات کو پیش نظر رکھ کر قادیانیت کی بنیاد

Marfat.com

ڈالی گئی۔ اُسی کو سامنے رکھتے ہوئے علامہ اقبالؒ نے اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ:

"میں اپنے دل میں اس حوالے سے کوئی شبہ نہیں رکھتا کہ احمدی (قادیانی) اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔"

علامہ اقبالؒ نے ایک موقع پر یہ بھی فرمایا تھا کہ انھوں نے قادیانیت سے متعلق جو بیان دیا تھا اُس سے پنڈت جواہر لعل نہرو اور قادیانی دونوں پریشان ہیں۔ مختلف وجوہ کی بنیاد پر دونوں اپنے دل میں مسلمانانِ ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے۔ ہندوستانی قوم پرست اس بات کو گوارہ نہیں کرتے کہ شمال مغربی ہند کے مسلمانوں میں احساسِ خود مختاری پیدا ہو اور قادیانی بھی مسلمانوں کی سیاسی بیداری سے گھبرائے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ قادیانی محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانانِ ہند کے سیاسی نفوذ کی ترقی سے اُن کا یہ مقصد یقیناً فوت ہو جائے گا کہ پیغمبر عرب ﷺ کی امت سے "ہندوستانی پیغمبر" کی ایک نئی امت تیار کریں۔

علامہ اقبال کی سیاسی بصیرت کا اندازہ کیجیے کہ قادیانیوں کے بارے میں انھوں نے 1937ء میں جو کچھ فرمایا 1947ء میں وہ حرف بہ حرف درست ثابت ہوا۔ پاکستان اور انڈیا کے درمیان سرحدوں کے تعین کے وقت اگر قادیانی جماعت اپنا الگ سیاسی تشخص کا مطالبہ نہ کرتی تو ضلع گورداس پور کبھی بھی انڈیا کا حصہ نہ بنتا۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد تو قادیانی جماعت نے کبھی اپنی الگ سیاسی، معاشرتی اور مذہبی شناخت کا مطالبہ نہیں کیا اور وہ منافقت سے حلقۂ اسلام میں خود کو شامل رکھنے کی کوشش کرتے رہے، لیکن قیامِ پاکستان کے موقع پر عین سرحدوں کے تعین کے وقت وہ مسلم لیگ کے ساتھ نہیں رہے۔

قادیانی ختم نبوت سے انکار کے بعد مذہبی طور پر تو اسلام سے خود ہی الگ ہو

Marfat.com

چکے تھے، لیکن سیاسی فوائد کے حصول کے لیے وہ دھوکے سے خود کو ظاہری طور پر مسلمان قرار دیتے رہے۔ علامہ اقبالؒ کا یہ دوٹوک مؤقف تھا کہ اسلامی وحدت کی بنیاد صرف اور صرف ختم نبوت ہے۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے عقیدے سے انکار کیا تو انھوں نے خود کو مسلمانوں سے ایک الگ مذہب اور جماعت تسلیم کیا، لیکن قادیانی ختم نبوت کے اصول کے منکر بھی ہیں، مگر بہائیوں کی طرح جرأت اور انصاف سے کام لے کر اپنے جدید مذہب کو اسلام سے الگ مانتے بھی نہیں۔ اسی لیے علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ بہائیت، قادیانیت سے کہیں زیادہ ''مخلص'' ہے کیوں کہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ قادیانیت ظاہر کچھ اور کرتی لیکن علامہ اقبالؒ کے بقول قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے زیادہ مُہلک ہے۔

علامہ اقبالؒ نے قادیانیوں کو مشورہ دیا تھا کہ یا تو وہ بہائیوں کی تقلید کریں اور ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلا دیں یا ختم نبوت کے عقیدے کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔ ختم نبوت کے عقیدے پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سمیت ہر جھوٹے مدعیٔ نبوت کو کافر اور دجال سمجھا جائے۔

مَیں اپنے اس کالم کو علامہ اقبالؒ کے درج ذیل تاریخی فرمان پر ختم کرنا چاہتا ہوں:

> ''ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت کے موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل ہے۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنیاد پر قتل کیا گیا۔''

Marfat.com

قادیانیوں کے کافرانہ عقائد

یہ تمام حوالے قادیانی کتب میں موجود ہیں

1 ...... جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب ''آئینۂ صداقت'' میں تحریر کیا کہ:

''کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ بھی کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔''

2 ...... جھوٹے نبی مرزا قادیانی کے دوسرے بیٹے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب ''کلمة الفصل'' میں تحریر کیا کہ:

''جو شخص محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا تو وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔''

3 ...... بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب ''انوارِ خلافت'' میں لکھا کہ:

''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیوں کہ وہ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کے ایک نبی (دجال مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکر ہیں۔''

4 ...... ''مسیح موعود (کذاب مرزا غلام احمد قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہ سلوک جائز رکھا جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری

Marfat.com

نمازیں الگ کی گئیں، اُن کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، اُن کا جنازہ پڑھنے سے روکا گیا۔'' (حوالہ کتاب کلمۃ الفصل)

5......مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب ''انوارِ خلافت'' میں لکھا کہ:

''جس طرح ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا اسی طرح ہم غیر احمدی بچوں (یعنی مسلمان بچوں) کا جنازہ بھی نہیں پڑھتے۔

6 ...... جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبیٔ برحق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی ایک کتاب میں اِس طرح توہین کی ہے:

''حضرت عیسیٰ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی —— آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی وعظ کو جو انجیل کا مغز کہلاتا ہے یہودیوں کی کتاب تالمود سے چُرا کر لکھا ہے۔''

7......کاذب و مفتری اور دغا باز مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ بھی لکھا کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا۔'' —— ''آپ کی عقل بہت موٹی تھی'' —— ''آپ کا کنجریوں سے میلان، شاید اس وجہ سے ہے کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے۔'' (ایک جلیل القدر پیغمبر کے بارے میں ایسے غلیظ، ناپاک اور گندے خیالات کا اظہار کرنے والے کو کیا ایک معقول انسان تسلیم کیا جا سکتا ہے۔)

8......مرزا غلام احمد قادیانی نے دنیا کے سارے مسلمانوں کے دلوں کو تکلیف پہنچانے والا انداز اپناتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین اس طرح کی کہ:

Marfat.com

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب ایک نئی خلافت لو، ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور ایک مُردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔''

9...... جھوٹے اور جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے دل آزاری کی انتہا کرتے ہوئے ہماری پیارے نبی ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ لکھا کہ:

''حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔'' (بد بخت اور لعین مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ کلمات، کیا کسی سچے مسلمان کے لیے قابل برداشت ہو سکتے ہیں)۔

10...... مرزا غلام احمد قادیانی کی جانب سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کا انداز ملاحظہ ہو۔ اس نے اپنی کتب میں لکھا کہ ''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ہے۔''

''میں مسیح موعود، نبی اور رسول ہوں۔ امام حسین کو مجھ سے کیا نسبت ہے۔''

''کربلا ہر وقت میری سیرگاہ ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔'' مرزا بشیر الدین محمود نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کی انتہا کرتے ہوئے اپنے ایک خطبہ میں کہا کہ لوگ میرے گریبان میں سو حسین ہیں کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ سو حسین، مرزا قادیانی کے برابر ہیں لیکن میں کہتا ہوں مسیح موعود کی ہر گھڑی کی قربانی ہی۔ (مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے بیٹے بشیر الدین محمود کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ گستاخی ان دونوں کے ملعون اور مردود ہونے کے لیے کافی ہیں)۔

11......اس شخص سے بڑا بد بخت، لعنتی، مردود، جہنمی اور قابلِ مذمت اور کون ہو سکتا ہے

Marfat.com

جس نے درج ذیل شعر کہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

ملعون و مردود مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیانی شاعر ظہور الدین اکمل کے یہ اشعار سن کر جزاک اللہ کہا اور قادیانیوں نے یہ اشعار 25 اکتوبر 1906ء کو اپنے اخبار بدر اور 22 اگست 1944ء کو روز نامہ الفضل میں بھی شائع کیے۔

ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے بشیر الدین محمود نے 17 جولائی 1922ء کو اپنی ڈائری میں درج ذیل کفریہ خیالات کا اظہار کیا کہ:

''وہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔''

12......سورۂ صف کی آیت 6 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے اور آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خوشخبری سنائی۔ اس آیت مبارکہ مین حضور نبی کریم ﷺ کا نام احمد تحریر کیا گیا ہے۔ ملعون اور جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے مردود بیٹے بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب انوار خلافت میں یہ لکھا ہے کہ اس آیت میں حضرت محمد ﷺ کی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔

13......سورۂ آلِ عمران کی آیت 81 میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے یہ عہد لیا کہ میں نے جو کتاب اور حکمت تمہیں دی ہے۔ پھر تمہارے پاس

Marfat.com

وہ رسول آئے جو اس کتاب و حکمت کی تصدیق کرے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ 14 سو سال سے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء سے جس پیغمبر اعظم و آخر پر ایمان لانے کا اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا اس سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ قادیانیوں کا بدترین کفر ملاحظہ ہو کہ انہوں نے اپنے خبار الفضل (26 فروری 1924ء) میں یہ تحریر کی کہ سورۂ آل عمران کی آیت 81 کے مطابق تمام انبیاء سمیت حضرت محمد ﷺ سے ایمان لانے اور مدد کرنے کا جو عہد لیا تھا وہ مرزا غلام احمد قادیانی (دجال و کذاب) کے لیے تھا۔

14...... پوری دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کے نبی ہونے کے جھوٹے اور مضحکہ خیز دعویٰ کو نہیں مانتے۔ اب ملاحظہ ہو کہ کذاب مرزا قادیانی خود کو پیغمبر نہ تسلیم کرنے والوں کے لیے اپنی کتابوں میں کس قدر لغو اور بے ہودہ زبان استعمال کرتا ہے:

''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعووں کو تسلیم کرتا ہے مگر بدکار عورتوں کی اولاد مجھے نہیں مانتی۔'' (روحانی خزائن، صفحہ: 547)

15...... کافر و کذاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بیعت میں داخل نہ ہونے والے مسلمانوں کو اللہ اور رسولؐ کا نافرمان، جہنمی حتیٰ کہ عیسائی، یہودی اور مشرک تک قرار دیا۔

16...... کروڑوں لعنتیں ہوں مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے بیٹوں مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا بشیر احمد پر جن کی کتابوں میں مردود مرزا قادیانی کو حضرت محمد ﷺ قرار دیا گیا۔ حوالے کے لیے صرف ایک تحریر ملاحظہ کریں:

Marfat.com

''مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو اشاعتِ اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پڑتی۔''

17......اللہ کی درگاہ سے دھتکارے ہوئے ابلیس سے بھی بڑے شیطان، مردود و ملعون مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ناپاک کتابوں میں یہ تک تحریر کیا اور مسلمانوں کے دل زخمی کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی:

''رسولِ اکرمؐ بعض نازل شدہ پیغامات کو نہیں سمجھ سکے اور اُن سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں۔'' (ازالۂ اوہام)

''رسولِ اکرمؐ تین ہزار معجزے رکھتے تھے —— جب کہ میرے پاس دس لاکھ نشانیاں نہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ۔ براہینِ احمدیہ)

18......مرزا غلام احمد قادیانی کی بے حیائی اور جسارت دیکھیے کہ اُس نے قرآنِ حکیم کی اپنی کتابوں میں کس کس انداز میں توہین کی ہے:

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(تذکرہ صفحہ:77)

''جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اُس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (حقیقت الوحی صفحہ:220)

''مَیں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔'' (تذکرہ صفحہ:570)

19......مرزا غلام احمد قادیانی کی شیطنت اور خباثت کا یہ رُوپ بھی ملاحظہ ہو کہ اُس نے احادیثِ نبویؐ کی کس بے شرمی سے توہین کی ہے:

Marfat.com

''جو شخص حَکَم (فیصلہ کرنے والا) ہو کر آیا ہے اُس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرلے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔'' (اربعین نمبر 3 صفحہ:59)

''میرے اس دعویٰ (مسیح موعود ہونے کا دعویٰ) کی حدیث بنیاد نہیں، بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔''

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140)

Marfat.com

غازی علم الدینؒ اور دشمنانِ ناموسِ رسالتؐ

آج 31 اکتوبر ہے۔ غازی علم الدین شہیدؒ کا 83واں یومِ شہادت۔ غازی علم الدین کو 31 اکتوبر 1929ء کو میانوالی جیل میں پھانسی دی گئی تھی اور یوں وہ ایک گستاخِ رسولؐ بدبخت وملعون راج پال کے قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا پاکر شہادت کے بلند مقام پر فائز ہو گئے۔ کسی نے کیا خوب کہا تھا کہ جس ناموس کی حفاظت سے قانون قاصر تھا اس ناموسِ رسالتؐ کی حفاظت غازی علم الدینؒ نے جان لے کر اور جان دے کر کی اور یہ ثابت کر دیا کہ مسلمان کچھ بھی برداشت کر سکتا ہے، لیکن حضور نبیٔ کریم ﷺ کی عزت وحرمت پر سمجھوتہ نہیں کر سکتا اور اس کے لیے وہ اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا سکتا ہے۔

جب لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج نے گستاخِ رسولؐ راج پال کو کسی قانونی سقم کو بنیاد بنا کر رہا کر دیا تو مسلمانوں میں ایک محشر برپا ہو گیا۔ لاہور میں دفعہ 144 کے نفاذ کے باوجود ایک جلسۂ عام کیا گیا جس میں اس دور کے ایک بے مثال خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

> ''آج آپ لوگ جناب فخر رسل محمد عربی ﷺ کی عزت وناموس کو برقرار رکھنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ آج جنسِ انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس معرضِ خطر میں

Marfat.com

ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔

مسلمانوں تمھاری محبت کا یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں تم کٹ مرتے ہو، لیکن تمھیں معلوم نہیں کہ آج گنبد خضریٰ میں رسول اللہ ﷺ تڑپ رہے ہیں۔ آج خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا پریشان ہیں۔ بتاؤ تمھارے دلوں میں اُمہات المومنین کی کوئی جگہ نہیں۔ اگر تم خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو اس سے بڑھ کر فخر کی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔''

غازی علم الدین شہیدؒ نے یہ تقریر سنی تو عشقِ رسول ﷺ کا ایک ایسا باب تحریر کر دیا جو قیامت تک عشاقِ رسول ﷺ اور ناموسِ رسالت ﷺ کی خاطر مر مٹنے والوں کے لیے قابل تقلید ہے۔

مولانا ظفر علی خاں نے کہا تھا:

نہ جب تک کٹ مروں مَیں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

غازی علم الدین شہیدؒ نے پھانسی کے تختہ پر چڑھ کر اس شعر کی صداقت کی گواہی دی۔ پروانۂ شمع رسالت، عظیم عاشقِ رسول ﷺ اور شہید ناموسِ رسالت غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومنزلت اور عزت واعزاز دیکھیے کہ اُن کی تدفین سے پہلے مولانا ظفر علی خاں شہید کی قبر کا جائزہ لینے کے لیے خود قبر میں لیٹ گئے اور پھر غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کو لحد مبارک میں اپنے ہاتھ سے اُتارنے والوں میں علامہ اقبال بھی شامل تھے۔ علامہ اقبال کا یہ جملہ بھی تاریخ کا حصہ بن گیا کہ:

''ہم عشقِ رسولؐ کی باتیں ہی کرتے رہے اور ترکھانوں کا لڑکا غازی علم

Marfat.com

الدین ؒ ہم سے بازی لے گیا۔"

مَیں اس کالم کے ذریعے اپنے قارئین کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ گستاخِ رسولؐ راج پال کے قتل پر ہندوؤں سے زیادہ قادیانیوں کو تکلیف پہنچی۔ قادیانی جماعت کے سربراہ میاں محمود کی تقریر قادیانیوں کے اپنے اخبار "الفضل" میں درج ذیل الفاظ میں شائع کی گئی۔ یہ خبر 19 اپریل 1929ء کے "الفضل" میں آج بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ اُس خبیث الفطرت شخص مرزا محمود نے کہا کہ:

"انبیا کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعے نہیں ہوسکتی۔ وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔ جس کے بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے۔ وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔"

قارئینِ کرام! قادیانیوں کے اخبار میں شائع ہونے والا مندرجہ بالا بیان کسی ہندو، عیسائی یا یہودی لیڈر کا نہیں ہے۔ یہ بیان قادیانیوں کے دوسرے "خلیفہ" مرزا محمود کا ہے۔ ایک عاشقِ رسولؐ اور مجاہدِ تحفظِ ناموسِ رسالتؐ غازی علم الدین ؒ نے جب ایک رسوائے زمانہ گستاخِ رسولؐ ہندو راج پال کو جہنم واصل کیا تو قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا محمود کی جسارت دیکھیے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کی خاطر قتل کرنے کو سخت نادانی قرار دے رہا ہے۔ مرزا محمود قادیانی کی یہ خرافات بھی ملاحظہ ہو کہ:

"وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنا پڑیں۔"

Marfat.com

مرزا محمود قادیانی کی ان خرافات سے غازی علم الدین شہیدؒ کی عظمت وشان میں تو کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی، لیکن یہ حقیقت کھل کر ضرور سامنے آ گئی ہے کہ ناموسِ رسالتؐ کے خلاف قادیانیوں کی شرانگیزیاں ایک ہندو گستاخِ رسولؐ سے بھی کہیں بڑھ کر ہیں۔ قوم ووطن کی خاطر شہید ہونے والوں کے احترام کی کوئی حد نہیں۔ ایسے لوگ اپنی پوری قوم کی تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہوتے ہیں اور غازی علم الدینؒ تو وہ تھے جنھوں نے عشقِ رسالت کی خاطر جامِ شہادت نوش کیا تھا۔ اگر کوئی مردود وملعون شخص غازی علم الدین کے اس عمل کی مذمت کرتا ہے تو وہ دراصل رسولِ پاک ﷺ کی توہین کرتا ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کی خاطر قتل کرنا نادانی نہیں، بلکہ جو شخص اسے نادانی قرار دینے کی جسارت کرتا ہے، اُس کے بدبخت اور جہنمی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اللہ کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی حرمت پر اپنی جان نچھاور کرنے والے غازی علم الدینؒ کو مجرم کہنے والا قادیانی گروہ دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی خدا کے انتقام سے نہیں بچ سکتا۔

بہر حال ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت کذابِ قادیان کے گھر پیدا ہونے والے مرزا محمود سے یہی توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ محمدِ عربی ﷺ کی عزت کی حفاظت کے لیے قتل کو ایک جرم اور قانون شکنی قرار دے، لیکن قادیانیوں کو یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ جب بھی ناموس رسالتؐ کے دشمنوں کو سزا دینے میں قانون غیر مؤثر ثابت ہوگا تو پھر شمع رسالتؐ کے پروانے اپنا خون دے کر ناموسِ رسالتؐ کی حفاظت کا فرض خود ادا کریں گے۔

راج پال کے ساتھیوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حرمتِ رسولؐ پر جان بھی قربان

Marfat.com

کا مطلب یہ ہے کہ ایک عاشقِ رسولؐ پہلے اپنے ہاتھوں سے گستاخِ رسولؐ کا سرتن سے جدا کرتا ہے اور پھر وہ پھانسی کے رسّے کو چوم کر اپنی جان شمع رسالتؐ پر نچھاور کر دیتا ہے۔ عشقِ رسولؐ کی تاریخ ہمیں یہی سبق دیتی ہے اور غازی علم الدین شہیدؒ نے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے۔

Marfat.com

حضرت حسینؓ کی شان میں جھوٹے نبی کی بدزبانی

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کے جھوٹے دعویٰ سے تو اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا ہی تھا، لیکن یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ کے جلیل القدر انبیاء اور حضور نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کے بارے میں گستاخانہ اندازِ اظہار کیوں اختیار کیا۔ جب حضور خاتم الانبیاء کے بعد دعویٰ نبوت ہی مرزا غلام احمد قادیانی کے جہنمی ہونے کے لیے کافی تھا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے جہنم کی آگ کو اپنے لیے مزید بھڑکانے کی خاطر حضور نبیٔ پاک ﷺ کے اہل بیت کی شان میں بدزبانیوں کو ضروری کیوں سمجھا۔ جب دنیا بھر کی لعنتیں سمیٹنے کے لیے مرزا قادیانی کا یہ گناہ ہی کافی تھا کہ اُس نے حضور سرورِ عالم ﷺ سے غداری کرتے ہوئے نبوت کا جھوٹا ڈرامہ رچایا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے اہل بیت کی فضیلت وعظمت کا مذاق اڑا کر اپنے کس جذبۂ شیطانی کی تسکین کی۔

مرزا قادیانی کی گستاخی ملاحظہ ہو، وہ لکھتا ہے کہ:

"کربلا ہر وقت میری سیر گاہ ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔"

قادیانی جماعت کا دوسرا امیر مرزا بشیر الدین محمود اپنے باپ کے درج بالا کلمات کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔ لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ

Marfat.com

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ مَیں سو حسین کے برابر ہوں، لیکن مَیں کہتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اس کا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین سے بڑھ کر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔"

اس سے بڑھ کر کفر اور کیا ہوسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کی ایک گھڑی کو ایک سو حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی پر بھی فضیلت دی جا رہی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی کربلا میں عظیم قربانی سے تقابل ہی ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی سرتاپا کفر تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دین اسلام کی شان وشوکت تھے۔

قتلِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظیم شہادت اسلام کو اس کی اصل صورت میں زندہ رکھنے کے لیے تھی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت کا فتنہ انگریز نے دین اسلام کو کمزور کرنے کے لیے پیدا کیا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو امتی نبی کہتا ہے۔ ایک شخص جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسے کی گستاخی میں تمام اخلاقی حدود عبور کر جاتا ہے اُس کا تعلق ہی حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں رہتا اور امتی نبی کا تو اسلام میں تصور ہی کوئی نہیں۔ کوئی شخص حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بھی کہلائے اور وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا گستاخ بھی ہو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔

دل پر پتھر رکھ کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں مرزا قادیانی کی ایک اور گستاخی بھی ملاحظہ کریں:

"مجھ میں اور تمھارے حسین میں بڑا فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر وقت خدا

Marfat.com

کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔''

یہاں بھی بزعم خود مرزا قادیانی اپنی ذات کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے افضل ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لیکن اُسے معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی کو ہر وقت خدا کی تائید یا مدد نہیں مل رہی، بلکہ ہر گھڑی اُس پر اللہ کی لعنت برس رہی ہے اور شاید مرزا قادیانی خود بھی کسی لمحے اللہ کی لعنت سے محروم نہیں رہنا چاہتا، اس لیے وہ ایسے دعووں کا اظہار کرتا چلا جاتا ہے جو اللہ کے غضب کو دعوت دینے کا سبب ہیں۔

مرزا قادیانی کی یہ بات بہت حد تک درست ہے کہ اُس میں اور حضرت حسینؓ میں بڑا فرق ہے اور وہ فرق یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر لمحے کروڑوں مرتبہ درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور مرزا قادیانی پر اس سے کہیں زیادہ دفعہ ہر وقت لعنتیں برستی رہتی ہیں، یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہے کہ کوئی کتنا خوش مقدر ہے اور کوئی کتنا بد بخت۔

ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ انگریزوں نے اپنے مقاصد کی خاطر ہندوستان میں ایک جھوٹی نبوت کی داغ بیل ڈالی۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے پر آمادہ ہو کر ہی مرزا قادیانی نے اپنے لیے ذلت کا ایک پہاڑ کھڑا کر لیا، پھر اس جھوٹے دعوئ نبوت کو نبھانے کے لیے مرزا قادیانی کو اہل بیت سے تو دل سے نہ بھی سہی، کم از کم زبان و قلم سے بے پناہ عقیدت کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔ یہاں بھی میرا سوال یہ ہے کہ اہل بیت اور بالخصوص حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کرنے سے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے کون سے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔

کائنات کا سب سے گھٹیا شخص اور اُس کا خود کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے افضل ثابت کرنے کے پاگل پن کا اظہار۔ آخر ایسی بے ہودہ تحریروں سے مرزا قادیانی کیا

Marfat.com

مقاصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میرے نزدیک تو ان بے ہودہ تحریروں سے اُمت مسلمہ سے صرف شدید نفرت ہی خریدی جا سکتی ہے۔ البتہ ''تمھارے حسین اور مجھ میں بڑا فرق ہے۔'' کے الفاظ لکھ کر مرزا قادیانی نے ایک مسئلہ حل کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور مرزا قادیانی کا تعلق حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے برقرار رہ بھی کیسے سکتا ہے؟ جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نانا کی ختم نبوت کا غدار ہو اُس کی کوئی نسبت اہل بیت سے باقی نہیں رہ سکتی۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے در سے دھتکارا گیا، پھر وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ پھر اُس کی یہ دنیا بھی خراب اور آخرت میں بھی خرابی اور ذلت ہی اس کا مقدر ٹھہرے گی۔

Marfat.com

قادیانی کفریات کا ایک مختصر جائزہ

پنجاب کے مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کو ثابت کرنے کے لیے قرآن واحادیث کے حوالے کی ضرورت نہیں۔ خود مرزا قادیانی کی تحریریں ہی اُس کے جھوٹ اور کفر پر سب سے بڑی شہادت ہیں۔ غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کی لعنت کا طوق اپنی گردن میں پہننے سے پہلے واضح الفاظ میں اپنی ایک کتاب ''حقیقت نبوت'' میں تحریر کیا تھا کہ:

> ''مَیں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر ہوں۔ مَیں اُن سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعیٔ نبوت ورسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحیٔ رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی۔''

اب مرزا قادیانی جب اپنی اس تحریر کے بعد دعویٔ نبوت کر گزرتا ہے تو اُس کے اپنے قول کے مطابق وہ کافر اور کاذب قرار پاتا ہے۔ ختم نبوت کو وہ قرآن وحدیث کی رُو سے مسلم الثبوت قرار دیتا ہے اور پھر خود ہی قرآن وحدیث کی مسلم الثبوت تعلیمات سے بغاوت کا مرتکب ہوتا ہے اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

غلام احمد قادیانی اپنی مذکورہ بالا کتاب ''حقیقت نبوت'' کے صفحہ 90 پر یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ کل انسانوں کے کمالات مجموعی طور پر ہمارے رسول ﷺ میں جمع ہیں۔ اسی لیے آپ کل دنیا کے لیے مبعوث ہوئے اور تمام جہانوں کے لیے آپ رحمۃ للعالمینؐ بن کر تشریف لائے۔ پھر قرآن میں یہ ارشاد بھی ہوا کہ آپ ﷺ اخلاق کی عظیم بلندیوں پر فائز ہیں۔ مرزا قادیانی نے ان قرآنی آیات کا حوالہ دے کر آپ ﷺ کو مجموعۂ کمالاتِ انسانی تسلیم کیا اور لکھا کہ:

''رسالت اور نبوت کی علتِ غائی رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوئی۔ اور یہی ختم نبوت کے معنی ہیں۔ کیوں کہ یہ ایک سلسلہ ہے جو چلا آیا ہے اور کامل انسان پر آکر اُس کا خاتمہ ہو گیا۔''

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اپنے ان دلائل کے بعد غلام احمد قادیانی جب خود کو نبی کے طور پر پیش کر دیتا ہے تو کیا اب حضور نبیٔ کریم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت نہیں رہے۔ کیا اب حضرت محمد ﷺ اخلاق کی عظیم بلندیوں پر فائز نہیں رہے۔ کیا اب غلام احمد قادیانی کذاب آپ ﷺ کو کل انسانوں کے کمالات کا نمونہ تسلیم نہیں کرتا۔ وہ نبوت اور رسالت کا سلسلہ جو قرآن کے مطابق ایک کامل انسان پر ختم ہو گیا تھا، اب کیسے جاری ہو گیا۔

غلام احمد قادیانی نے عقلی طور پر نئی شریعت، نئے الہام اور نئی نبوت کو محال اور ناممکن قرار دیا تھا۔ پھر مرزا قادیانی نے خلافِ عقل اپنی نبوت کا اعلان کیسے کر دیا۔ مرزا غلام احمد نے اپنی ایک کتاب ''تبلیغ رسالت'' کی جلد دوم میں تحریر کیا کہ:

''ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔''

Marfat.com

مرزا قادیانی نے اپنی ایک اور کتاب ''حمامۃ البشریٰ'' میں لکھا کہ:

''مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ مَیں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قومِ کافرین میں شامل ہو جاؤں۔''

مرزا قادیانی کی ان تحریروں پر اپنی طرف سے کوئی تبصرہ کیے بغیر اگر ان تحریروں کے مطابق ہی غلام احمد قادیانی کا مقام متعین کیا جائے تو مرزا کے دعویٰ نبوت کے بعد نرم سے نرم الفاظ میں بھی یہ کہا جائے گا کہ اُس نے دعویٰ نبوت کر کے خود اپنے اوپر لعنت بھیج ڈالی ہے اور خود کو نبی قرار دے کر مرزا قادیانی نے کلمہ طیبہ لَا اِلٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ اور ختم نبوت سے اپنا ایمان ختم کر لیا ہے۔ مرزا قادیانی نے خود ہی یہ لکھا کہ مجھے نبوت کا دعویٰ کرنے کا حق نہیں پہنچتا، لیکن پھر اس کے یکسر خلاف اُس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اپنے قول کے مطابق اسلام سے خارج ہو کر قومِ کافرین میں شامل ہو گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ہر دعویٰ میں تضاد اور تناقض تھا۔ اور یہ بات مرزا قادیانی نے خود تسلیم کی ہے کہ راست باز اور عقلمند کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا۔ اُس نے یہ بھی لکھا کہ جُھوٹے کے کلام میں تناقض (ایک دوسرے کی ضد) ضرور ہوتا ہے۔

آیئے اب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں کے تضادات کا اپنی جانب سے کوئی تبصرہ کیے بغیر جائزہ لیں۔ دعویٰ مسیح موعود کے بارے میں مرزا قادیانی کے متضاد خیالات۔

تحفۂ گولڑویہ میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

''مَیں مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں۔''

پھر اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں یہ لکھ دیا کہ:

Marfat.com

''اس عاجز نے جو مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔''

ان دو متضاد دعووں میں سے کس دعوے کو درست سمجھا جائے۔ مرزا قادیانی کو مسیح موعود خیال کرنے والے کم فہم ہیں یا یہ متضاد دعوے کرنے والا خود فہم وعقل سے محروم ہے۔ مرزا قادیانی نے ایک کتاب میں لکھا کہ آنے والا ابن مریم نبی نہیں ہوگا۔ دوسری کتاب میں بالکل برعکس یہ لکھ ڈالا کہ آنے والا مسیح موعود نبی ہوگا۔ ایک کتاب میں تحریر کیا کہ خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا ہے ظاہر ہے قرآن سے بھی یہ ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنی ایک اور کتاب میں یہ لکھا کہ حضرت مسیح کا باپ یوسف نجار تھا اور حضرت مسیح کے اور بھی حقیقی بھائی تھے۔ پھر مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کا جسم عنصری آسمان پر جانا اور پھر کسی وقت زمین پر آنا یہ سب تہمتیں ہیں، لیکن مرزا قادیانی نے اپنی اس تحریر کے یکسر خلاف دوسری کتاب میں یہ تحریر کیا کہ بائیبل اور ہماری احادیث کی رُو سے مسیح ابن مریم کا اپنے وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا ثابت ہے۔ غلام احمد قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں یہ لکھا کہ مسیح کا تعلق بنی اسرائیل سے نہیں تھا کیوں کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی اُس کا باپ نہیں تھا۔ پھر اس سے بالکل متضاد اور اسی کتاب میں دوسرے مقام پر یہ تحریر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء ہیں۔

غلام احمد قادیانی کے یہ متضاد خیالات پڑھ کر اُس کی یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ جھوٹے کے کلام میں تضاد ضرور ہوتا ہے۔ اب یہ جھوٹا کون ہے؟ جس کی تحریروں اور دعووں میں تضاد ہے۔

Marfat.com

اب یہ لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ وہ یقیناً مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ مسیح موعود کی طرح غلام احمد قادیانی نے مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ بھی کیا تھا۔ اب اس میں تضاد دیکھیے۔ مرزا قادیانی نے ضمیمہ براہینِ احمدیہ میں لکھا کہ میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مَیں وہ مہدی ہوں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہے۔ پھر اس سے بالکل متضاد مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کر دیا کہ وحی کے ذریعے اُسے معلوم ہوا ہے کہ اُس کا تعلق بنی فارس سے ہے اور بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔ یہ بھی شاید پوری انسانی تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ غلام احمد قادیانی نے بار بار اپنی تحریروں میں اپنی قوم مغل برلاس بتائی ہے پھر جھوٹی وحی نے اُس کی قوم بھی تبدیل کر دی۔

یہ تو صرف نسل کی تبدیلی کا معاملہ ہے۔ ایک کتاب میں مرزا قادیانی نے اپنی تبدیلیٔ جنس کا دعویٰ بھی کیا ہے یعنی اُسے کچھ دیر کے لیے مریم بنا دیا گیا۔ پھر اللہ نے اُس کے ساتھ ایسا عمل کیا کہ استعارہ کے طور پر مرزا قادیانی کو حمل ٹھہر گیا۔ پھر مرزا کو مریم سے عیسیٰ بنا دیا گیا۔

بات مرزا قادیانی کے تضادات کی ہو رہی تھی۔ اپنے الہامات کے حوالے سے وہ خود لکھتا ہے کہ مجھے بعض الہامات ایسی زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔ پھر خود ہی وہ اپنی اس بات پر تبصرہ کرتا ہے کہ یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اُسے کسی دوسری زبان میں ہو۔ مرزا قادیانی کا خود یہ ماننا کہ اُسے ایسی زبانوں میں الہام ہوتے ہیں جو زبانیں وہ نہیں سمجھتا۔ پھر دوسری زبانوں میں الہام کو خود ہی ایک غیر معقول اور بے ہودہ عمل کا نام دے رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ''الہامات'' تھے ہی بے ہودہ اور غیر معقول۔

Marfat.com

اس کی چند مثالیں دے کر مَیں اس کالم کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ مرزا کے شیطانی الہامات نے کائنات کے خالق و مالک اور خدائے واحد کو بھی معاف نہیں کیا۔ کبھی کہا کہ اللہ نے مجھے اپنا بیٹا کہہ کر مخاطب کیا ہے، کبھی کہا کہ رب العالمین ایک پلنگ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے نہایت شفقت سے مجھے اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہوگئی جیسے سالہا سال کے بعد کوئی بچھڑا ہوا بیٹا اپنے باپ سے ملتا ہے۔

''آئینہ کمالات'' میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں خود خدا ہوں اور مَیں نے یقین کرلیا کہ مَیں وہی ہوں۔ ایک ''الہام'' میں مرزا قادیانی کو اللہ نے کہا کہ تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔ کیا اللہ کی کوئی اولاد بھی ہے؟ ایسی بے ہودہ بات ایک جھوٹا اور کذاب شخص ہی اللہ سے منسوب کرسکتا ہے۔ پھر اللہ کے بارے میں مرزا قادیانی نے یہ یاوہ گوئی بھی کی کہ اللہ ٹھیک بھی کرتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے۔ شاید مرزا کا اشارہ اپنی پیدائش کی طرف ہے کہ اُسے پیدا کرنا اللہ کی غلطی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے وسائل رکھنے کے باوجود خود تو اپنی پوری زندگی میں حج نہیں کیا، لیکن بیت اللہ شریف کی توہین ان الفاظ میں کی کہ:

''خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔''

آگے چل کر لکھا کہ:

''ایک آدمی میرے پاؤں چوم رہا تھا اور مَیں کہہ رہا تھا کہ مَیں حجر اسود ہوں۔''

دنیا بھر کے مسلمانوں کا ٹھکرایا ہوا شخص اگر خود کو حجر اسود قرار دے تو اس سے بڑھ کر مضحکہ خیز بات اور کیا ہوسکتی ہے۔

Marfat.com

مرزا قادیانی کے عجیب وغریب الہامات، غلط زبان میں الہامات اور جھوٹ اور جہالت پر مبنی الہامات کی فہرست بہت طویل ہے جو پھر کسی کالم میں پیش کی جائے گی۔ فی الوقت اگر کوئی قادیانی اپنی آنکھوں سے کفر والحاد اور تعصّبات کی پٹی اُتار کر یہ کالم بھی بغور پڑھ لے تو وہ حق وصداقت اور جھوٹ میں امتیاز کر سکتا ہے اور اسلام کے راستے پر واپس لوٹ سکتا ہے۔

Marfat.com

پارلیمنٹ میں قادیانیت کی شکست

اس مسلمہ حقیقت سے تو کوئی مسلمان بھی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کوئی بھی شخص اسلام کا غدار اور ملّت اسلامیہ سے خارج قرار دے دیا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز سامراج کی پیداوار تھا جس نے نبوت کا جھوٹا اعلان کر کے قرآنِ حکیم کے واضح احکامات سے بغاوت کرتے ہوئے جہاد کو حرام قرار دے دیا تھا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ختم نبوت سے بغاوت کر کے نبی ہونے کے جھوٹے اعلان کے بعد بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار خود کو تو مسلمان کہلوانے پر بضد رہے، لیکن مرزا قادیانی نے خود بھی اور قادیانی جماعت کے بعد میں منتخب ہونے والے سربراہوں نے بھی مرزا قادیانی کی بیعت میں شامل نہ ہونے والے مسلمانوں کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا۔

مرزا قادیانی کے ایک بیٹے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب میں لکھا کہ جو محمد ﷺ کو مانتا ہے لیکن ''مسیح موعود'' یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے۔ قادیانیوں کے دوسرے ''خلیفہ'' مرزا محمود نے لکھا ہے کہ ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔ کیوں کہ وہ ہمارے نزدیک ایک نبی کے منکر ہیں۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے تحریری طور پر اظہار کیا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہ سلوک جائز رکھا جو حضرت محمد ﷺ نے

Marfat.com

عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ ہیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام ہیں اور ان کا جنازہ پڑھنے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ مرزا بشیر احمد کی اس تحریر سے ثابت ہو جاتا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کی حیثیت وہی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک عیسائیوں کی ہے۔

مرزا محمود نے اپنی کتاب ''انوار خلافت'' میں لکھا ہے کہ ہم غیر احمدی بچوں کا جنازہ بھی نہیں پڑھتے جس طرح ہم ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ نہیں پڑھ سکتے۔ قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں نے بھی جب قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا تو اس کی وضاحت اس نے یہ پیش کی تھی کہ آپ مجھے مسلمان حکومت کا کافر وزیر یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں۔

یہ تمام حوالے جو میں نے اوپر کی سطور میں بیان کیے ہیں۔ قومی اسمبلی میں یہ سارے حوالے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کے سامنے تصدیق کے لیے پیش کیے گئے تھے۔ قومی اسمبلی کے ارکان کے سامنے مرزا ناصر احمد نے تسلیم کیا کہ یہ حوالے اُن کی کتابوں میں موجود ہیں۔ قومی اسمبلی ہی میں مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد تحریروں کا حوالہ دے کر جب مرزا ناصر احمد سے پوچھا گیا کہ کیا ان تحریروں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی گئی تو مرزا ناصر اس کی تردید میں کچھ بھی نہ کہہ سکا۔

مرزا ناصر سے جب قومی اسمبلی میں یہ استفسار کیا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بھی توہین کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی تو مرزا ناصر کے پاس اس کا بھی کوئی جواب نہیں تھا۔ مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی میں یہ بیان بھی دیا کہ ان کی جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد

Marfat.com

قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کی تمام امّت میں سب سے افضل ہیں۔قومی اسمبلی میں یہ بیان دے کر مرزا ناصر احمد نے اپنے باطل مذہب کے غلیظ چہرے سے نقاب ہی اٹھا دی کہ مرزا قادیانی اُن کے نزدیک چونکہ مسیح اور مہدی ہے اس لیے تمام امت میں وہ افضل ہے۔ ایسا دعویٰ کرنے سے قادیانی بطورِ جماعت حضور نبیٔ کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کی توہین کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ جب قادیانی ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت کی بیعت کر کے دائرۂ اسلام ہی سے خارج ہو گئے تو پھر قادیانیوں کا یہ دعویٰ کتنا مضحکہ خیز ہے کہ مرزا قادیانی تمام امت میں افضل ہے۔جس کا رشتہ ہی امت مسلمہ سے باقی نہ رہا ہو اُس کا افضیلت کا دعویٰ بھی لغو اور بے بنیاد ہے۔ مرزا قادیانی نے اگر نبوت کا جھوٹا دعویٰ نہ بھی کیا ہوتا تو بھی مرزا قادیانی نے جن غلیظ الفاظ اور جن توہین آمیز کلمات کا استعمال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے کیا ہے اور پھر جیسی گندی زبان حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ (مجھ میں حوصلہ نہیں کہ مرزا قادیانی کی تحریری گستاخیوں کا یہاں حوالہ دوں) کے لیے استعمال کر کے ملعون ومردود مرزا قادیانی نے اپنے لیے جہنم کی آگ خود بھڑکائی ہے۔ اُس کے بعد مرزا قادیانی اور اُس کے پیروکاروں کا اسلام کے ساتھ رشتہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

جن علماء کرام اور بزرگ ومحترم ہستیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا علمی محاسبہ کیا، اُن کے خلاف بھی مرزا قادیانی نے انتہائی غیرمہذب، غیر اخلاقی اور قابل اعتراض زبان استعمال کی، اپنے مخالفین یعنی جو لوگ مرزا قادیانی کے جھوٹے دعوئ نبوت پر معترض ہوئے اُن کے لیے مرزا قادیانی نے ملعون، خبیث، بدکار عورتوں کی اولاد، شیطان، لئیم، ولد الحرام اور اس سے بھی بڑھ کر سخت الفاظ استعمال کیے۔

قومی اسمبلی میں مرزا قادیانی کی اپنے مخالفین کے لیے گندی گالیوں کا ریکارڈ بھی

Marfat.com

مرزا ناصر احمد کے سامنے رکھا گیا۔ جس کی تردید اُس کے لیے ممکن نہیں تھی۔ قومی اسمبلی میں مرزا ناصر سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا یہ درست نہیں کہ انگریز سامراج کے خلاف آزادی کی جنگ لڑنے والوں کو مرزا قادیانی نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کا خطاب دیا اور انگریز گورنمنٹ کو اپنی محسن قرار دیا۔ مرزا ناصر سے یہ سوال بھی کیا گیا کہ غلام احمد قادیانی نے کیا خود اپنے خاندان اور اپنی جماعت کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودہ اور نمک پروردہ قرار نہیں دیا تھا۔ قادیانی جماعت کا نمائندہ قومی اسمبلی میں اس کی تردید بھی نہ کر سکا۔ مرزا ناصر احمد اور مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے نمائندوں پر جرح اور سوال وجواب کے بعد جب یہ بات قومی اسمبلی کے تمام ارکان کے روبرو پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے بنیادی عقیدہ سے ہی بغاوت کر دی ہے اور محض انگریز حکومت کی ضرورت واغراض پوری کرنے کے لیے مرزا قادیانی نے اسلام کی جڑوں کو کفر کے کلہاڑے سے کاٹنے کی بھرپور کوشش کی تو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو آئینی اعتبار سے بھی غیر مسلم قرار دیا۔

قادیانیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے کا مبارک فیصلہ 7 ستمبر 1974ء کو کیا گیا تھا۔ اُس وقت ملک کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ قومی اسمبلی میں بھٹو صاحب کی جماعت کو ہی اکثریت حاصل تھی۔ اگرچہ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی جماعتوں نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے میں کلیدی کردار ادا کیا، مگر ذوالفقار علی بھٹو کو بطورِ وزیر اعظم یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ان کے دورِ اقتدار میں حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی شکل اور کسی بھی معنوں میں نبوت کے دعویدار اور اُس کے پیروکاروں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

Marfat.com

پارلیمنٹ میں اسلام کی فتح

7 ستمبر 1974ء وہ تاریخ ساز دن ہے جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ایک جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل دعووں کو تسلیم کرنے کی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا ایمان افروز فیصلہ کیا تھا۔ قادیانیوں کو آج تک پارلیمنٹ میں اپنی یہ شکست نہیں بھولی اور آج بھی قادیانی یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ انھیں ناحق طور پر ملّت اسلامیہ سے خارج کیا گیا ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں کو قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات سے بغاوت کرتے ہوئے حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے سے انکار اور ایک دجال مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو قبول کرنے کے باعث غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔

عجیب بات ہے کہ قادیانی گروہ جھوٹے نبی مرزا قادیانی کے کافرانہ دعووں کو قبول نہ کرنے والوں یعنی جُملہ مسلمانوں کو کافر قرار دیتا ہے۔ خود کاذب مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی پوری ملّت اسلامیہ کو صرف اسی وجہ سے بار بار کافر لکھا اور کہا ہے کیوں کہ پورا عالم اسلام مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٔ نبوت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اُس کے پیروکاروں نے خود اپنے آپ کو ملّت اسلامیہ سے الگ کیا ہے، لیکن جب مسلمانوں نے اپنی پارلیمنٹ کے ذریعے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا اعلان کیا تو قادیانیوں نے بلاوجہ شور مچانا شروع کر دیا۔

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک بیٹے مرزا بشیر احمد کی تحریر ملاحظہ کریں:

''جو محمدؐ پر ایمان لائے اور غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔''

مسلمان تو قرآن وحدیث کے پابند ہیں کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کے دعویٰ نبوت کو قبول نہیں کر سکتے۔ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ قادیانیوں کو تو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک جھوٹے نبی کو تسلیم نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیں، لیکن مسلمانوں کی پارلیمنٹ کا یہ حق تسلیم نہیں کیا جاتا ہے کہ وہ ایک جھوٹے نبی اور اُس کے ماننے والوں کو کافر قرار دے سکتی ہے۔ قادیانیوں کا معاملہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے جیسا ہے۔

قرآنِ حکیم نے جب یہ فیصلہ صادر فرما دیا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول اور نبی ہیں اور سینکڑوں مرتبہ جب خود رسولِ مقبول ﷺ یہ فرما چکے ہیں کہ مَیں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو پھر کوئی فاتر العقل یا مکار شخص ہی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اب کوئی پاگل، جھوٹا یا دھوکہ باز شخص اگر دعویٰ نبوت کر دے اور اس دعوے کو ایک گروہ تسلیم کر لے تو اُسے اسلام اور ملّت اسلامیہ سے خارج کیوں قرار نہیں دیا جائے گا؟ خود مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر ہے کہ:

''قادیانیوں کے لیے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے جو مرزا کی نبوت کے منکر ہیں۔''

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا تو پورا عالمِ اسلام منکر ہے۔ علامہ اقبال نے تو ایسے شخص کو کاذب اور واجب القتل قرار دیا ہے تو حضور نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے۔ اب کیا یہ مذاق نہیں کہ قادیانیوں کی نماز ایسے امام کے پیچھے حرام قرار دی گئی ہے جو بقول مرزا قادیانی اُس کی نبوت کو نہیں مانتے۔ قادیانیوں کے لیے تو

Marfat.com

اَب نماز، روزہ، حج سب کچھ ہی حرام ہو چکا ہے کیوں کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے احکامات لانے والے نبی ٔکریم ﷺ کے مقابلے میں ایک جھوٹے نبی کی نبوت کو مان لینے کے بعد اسلام اور دینِ اسلام کے فرائض کے ساتھ قادیانیوں کا رشتہ برقرار ہی نہیں رہتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی ایک اور تحریر ملاحظہ ہو کہ کسی ایسے شخص سے تعلق رکھنا جو اُس کی نبوت کو نہیں مانتا، ایسا ہی ہے جیسے خالص دودھ کو پھٹے ہوئے دودھ کے ساتھ ملانا۔ جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی جسارت دیکھیں کہ اُس کے نزدیک قادیانی خالص دودھ ہیں اور ہم سب مسلمان پھٹے ہوئے دودھ کی طرح۔ درحقیقت قادیانیوں کو خالص کافر تو قرار دیا جاسکتا ہے خالص دودھ نہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنے پیروکاروں کو یہ ہدایت بھی کی کہ مسلمانوں کے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہیے۔ گویا قادیانیوں نے اپنے جھوٹے نبی کے حکم پر اسلام اور مسلمانوں سے اپنا رشتہ خود توڑا ہے۔ اب اگر مسلمانوں نے پاکستان کی سطح پر اپنی پارلیمنٹ کے ذریعے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا اعلان کیا ہے جب کہ پورا عالم اسلام تو پہلے ہی قادیانیوں کو کافر قرار دے چکا تھا، تو اس پر قادیانیوں کی طرف سے اعتراض کا جواز کیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی نام نہاد نبوت کو مسترد کرنے والے مسلمانوں سے مرزا کاذب کی نفرت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اُس نے سختی سے قادیانیوں کو ہدایت کی کہ:

"مسلمانوں کے جنازے مت پڑھو، کیوں کہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔"

جھوٹے نبی کے اسی حکم کے باعث اُس کے ایک پیروکار ظفر اللہ خاں نے قائد

Marfat.com

اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ قادیانی اگر اپنے باطل عقائد کے مطابق مسلمانوں حتیٰ کہ کسی معصوم مسلمان بچے کا جنازہ تک پڑھنا اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں تو کیا پھر بھی قادیانیوں کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اُن کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے غیر مسلم کیوں قرار دیا ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو اپنے ایک حقیقی بیٹے کا جنازہ بھی صرف اس وجہ سے نہیں پڑھا تھا کہ اُس نے اپنے باپ کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان مرزا غلام احمد قادیانی نے خود لکیر کھینچ دی تھی۔ یہ لکیر قیامت تک مسلمانوں کے اس ایمان کے نتیجہ میں کھینچی گئی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت اور الہام کا اب اِمکان ہی نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کے پیروکاروں کے کافر اور کاذب ہونے کے لیے یہ دلیل ہی کافی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر اس جھوٹے دعویٰ نبوت کو تسلیم نہ کرنے کے سبب پورے عالم اسلام کو کافر بھی قرار دے ڈالا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے بشیر الدین محمود نے تو یہاں تک تحریر کیا ہے کہ:

”جو کوئی اپنی بیٹی مسلمانوں کو دے وہ قادیانی جماعت سے نکل گیا اور کافر ہو گیا۔“

اس سے زیادہ اور کیا ثبوت دیا جا سکتا ہے کہ قادیانیوں نے مسلمانوں سے ہر معاملہ میں الگ ہونے کا فیصلہ خود کیا ہے۔ جب مسلمانوں سے قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں کوئی تعلق برقرار نہیں رکھتے تو پھر وہ پارلیمنٹ کے ذریعے خود کو غیر مسلم قرار دیے جانے پر معترض کیوں ہیں۔

علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی

Marfat.com

کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل کیوں رہنا چاہتے ہیں۔ قادیانیوں کو اگر 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے غیر مسلم قرار دیا تھا تو یہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کا تفصیلی مؤقف سن کر فیصلہ کیا گیا تھا۔ پارلیمنٹ قادیانیوں کے عقائد کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد ہی اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ قادیانی مذہب عالمِ اسلامی، عقائدِ اسلام، شرافتِ انبیاء، کاملیتِ قرآن اور حضرت محمد ﷺ کے خاتم النّبیین کے عقیدہ کے لیے قطعاً مضر و منافی ہے۔ یہی سبب تھا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا۔

Marfat.com

بہائیت بے نقاب ہوتی ہے

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 160 کی شق 3 میں غیر مسلموں کی جو فہرست تحریر کی گئی ہے اس میں واضح طور پر ہندو، سکھ، بدھ، پارسی، قادیانی اور بہائی مذہب کا حوالہ موجود ہے لیکن ہمارے ہاں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ بھی دین اسلام کے حوالے سے مکمل آگہی نہ رکھنے کے باعث بہائیوں کو غیر مسلم نہیں سمجھتا۔ ان سادہ دل پڑھے لکھے افراد کو یہ علم بھی نہیں کہ بہائی خود بھی دین اسلام کے پیروکار ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے۔ حضرت علامہ اقبال نے قادیانیوں اور بہائیوں کا تقابل کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

> ''بہائیت، قادیانیت سے کہیں زیادہ ''مخلص'' ہے کیوں کہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ قادیانی ظاہری طور پر اسلام کی چند عبادات پر عمل کرتے ہیں لیکن باطنی طور قادیانی، اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے انتہائی خطرناک ہیں۔''

اس کالم میں مَیں پڑھے لکھے لیکن گمراہ طبقے کے لیے صرف بہائیت کا تعارف کروانا چاہتا ہوں اور وہ بھی کسی تبصرے کے بغیر۔ کیوں کہ بہائیوں کے کافرانہ عقائد ثابت کرنے کے لیے دلائل کی ضرورت اس صورت میں پڑ سکتی ہے جب وہ خود کو مسلمان کہتے ہوں۔

Marfat.com

اسلام کے اس بنیادی عقیدے کو تو ہر ایک شخص سمجھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضور نبیٔ کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا شخص کذاب اور مفتری ہے۔ علامہ اقبال نے نذیر نیازی کے نام اپنے خط میں لکھا تھا کہ اسلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دینے والا شخص کاذب اور واجب القتل ہے۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنیاد پر قتل کیا گیا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح ایران میں بھی بہاء اللہ (مرزا حسین علی) نامی ایک شخص مسیلمہ کذاب کا جانشین ہو گزرا ہے، جس نے اکتوبر 1852ء میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ بہاء اللہ کا سب سے بڑا کلمۂ کفر دیکھیے کہ:

''میرے کلام وحی کی صرف ایک آیت تلاوت کر لینا اوّلین اور آخرین کی تمام مقدس کتابوں کی تلاوت کرنے سے بہتر ہے۔''

کذاب ومفتری بہاء اللہ کے اس ایک جملے میں قرآنِ حکیم اور تمام مقدس کتابوں انجیل، تورات اور زبور کی جو توہین کی گئی ہے کیا اس کے بعد بہائیت کے کفر ہونے میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے۔

بہاء اللہ کے کفر کا دوسرا ''شاہکار'' دیکھیے کہ وہ اپنی ''کتابِ اقدس'' میں لکھتا ہے کہ بہائیوں کا قبلہ وہ ہوگا جہاں بہاء اللہ مرنے کے بعد دفن ہوگا۔ بہائیوں کا جھوٹا نبی اسرائیل کے ایک شہر عکّہ میں دفن ہے۔ بہاء اللہ لکھتا ہے کہ اگر تم اپنی بے ہودہ خواہشات کی پیروی میں بہاء اللہ کی قبر کو قبلہ نہیں مانتے تو پھر وہ قبلہ کہاں ہے جس کی طرف تم رُخ کرو گے۔ یعنی بہاء اللہ کے نزدیک اب مسلمانوں کے خانہ کعبہ کو ماننا بھی بے ہُودگی ہے۔ مسلمانوں کے قبلہ کو بہائیوں کے لیے منسوخ کرنے کے بعد بہائی مُردوں کے لیے دو مقامات حج مقرر کیے گئے ہیں ایک بغداد میں اور دوسرا شیراز میں۔

Marfat.com

ان میں سے کسی ایک ''بیت مقدس'' پر جا کر بہائی مرد حج کر سکتے ہیں اور خواتین کے لیے حج کا فرض ہونا منسوخ کر دیا گیا ہے۔

بہائیوں کے لیے ماہِ رمضان کے روزے بھی منسوخ کر دیے گئے ہیں، اب بہائی 19 دن کے روزے مارچ میں رکھتے ہیں اور بہائیوں کے لیے 19 مہینوں کے ایک سال کا نیا کیلنڈر بنایا گیا ہے۔ ہر مہینے کے دن بھی 19 ہوں گے۔ بہائیوں کا عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی کوئی رشتہ ناطہ نہیں، بلکہ اُن کی عیدیں الگ ہیں۔ بہائیوں کے لیے مسلمانوں کی پانچ نمازیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ان کے لیے 24 گھنٹے میں ایک نماز ہی ''کافی'' ہے۔ اور نماز با جماعت کا حکم بھی منسوخ ہے۔ ہر کوئی انفرادی طور پر نماز پڑھے گا اور یہ تو ظاہر ہے کہ نماز میں قرآنِ حکیم کی تلاوت نہیں ہو گی کیوں کہ بہائیوں کے نزدیک ''کتاب اقدس'' کی ایک آیت بھی قرآنِ حکیم سے افضل ہے۔

بہائیوں کے لیے وراثت کے تمام قرآنی احکامات منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ چوری اور زنا کی اسلامی سزائیں بھی منسوخ ہو چکی ہیں۔ اس پر کسی حیرت کی ضرورت بھی نہیں کیوں کہ جب قرآنِ حکیم سمیت تمام الہامی کتابوں کی تعلیمات ہی بہائیوں کے نزدیک منسوخ ہو گئی ہیں تو پھر قرآن کی تعلیمات کی کسی بھی معاملہ میں پیروی کیوں کی جائے گی۔

مسلمانوں کی امُ الکتاب قرآنِ حکیم ہے، لیکن بہاء اللہ کی شریعت میں اب ام الکتاب صرف ''کتاب اقدس'' ہے۔ قرآنِ حکیم بہائیوں کے لیے اب پیروی کی کتاب نہیں، بلکہ ایک سابق الہامی کتاب ہے اور ایک غیر الہامی کتاب کی بہائیوں کے لیے اطاعت فرض قرار دے دی گئی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو اپنی جھوٹی نبوت کو صرف جہاد کی حرمت اور انگریز

Marfat.com

حکومت کی وفاداری کے لیے استعمال کیا تھا اور قادیان کو مکہ اور مدینہ کی طرح محترم قرار دینے کی جسارت کی تھی، لیکن بہاء اللہ کی جھوٹی نبوت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اُس نے پورا قرآنِ حکیم اور اُس کی تعلیمات ہی منسوخ کر دی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ قرآنِ حکیم یا دوسری کسی الہامی کتاب کو بہاء اللہ کے کلمات کی تردید کے لیے دلائل کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ظاہر ہے جب قرآن سے دلائل دیے جائیں گے تو پھر کذاب ومفتری بہاء اللہ کو کون نبی مانے گا۔

بہائیت کی کفر کی کھلم کھلا اَن گنت شہادتوں کے بعد بھی اگر خود کو مسلمان کہلانے والا کوئی تعلیم یافتہ شخص بہائیوں کو کافر اور مرتد تسلیم نہیں کرتا تو پھر اُس کی عقل پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔

سیالکوٹ میں ایران سے آئے ہوئے ایک بہائی خاندان نے ایک پرائیویٹ سکول قائم کیا ہوا ہے۔ چند سال پہلے اسی بہائی فیملی نے سیالکوٹ میں بہاء اللہ کی کتاب کی رونمائی کا فیصلہ کیا اور تحصیل ناظم سیالکوٹ امتیاز الدین ڈار سے تقریب رونمائی میں مہمان خصوصی بننے کی درخواست کی۔ امتیاز الدین ڈار نے جب بہائیوں کی کتاب پڑھی تو تقریب میں مہمان خصوصی بننے سے فوراً انکار کر دیا۔

ڈار صاحب نے ہی بہائیوں کی یہ کتاب مجھے دی تو مجھے بہائیت کے کافرانہ عقائد کا تفصیل سے علم ہوا۔ کتاب میں عربی متن کے ساتھ اُردو ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ اس ''کتاب اقدس'' کے صفحہ 28 پر نماز باجماعت کا حکم منسوخ قرار دیا گیا ہے، صفحہ 31 پر اسلامی وراثت کے احکامات منسوخ کر کے وراثت کے نئے حصص متعارف کروائے گئے ہیں۔

صفحہ 34 پر عورتوں کے لیے حج کو منسوخ کرنے کا اعلان ہے۔ صفحہ 69 پر یہ تحریر

Marfat.com

ہے کہ بہائیوں کا قبلہ بہاء اللہ (جھوٹا نبی) کی قبر ہو گی۔ صفحہ 70 پر کتاب اقدس کی ایک آیت کو پورے قرآن اور باقی الہامی کتابوں سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ کتاب کے صفحہ 77 پر یہ تحریر ہے کہ بہاء اللہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جس حلال کو چاہے حرام کر دے اور جس حرام کو چاہے حلال قرار دے سکتا ہے۔ صفحہ 112 پر بہائیوں کے حج کے لیے شیراز اور بغداد میں دو مقامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ صفحہ 173 پر 19 دنوں کے روزوں کا حکم دیا گیا ہے اور رمضان کے روزے منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ 24 گھنٹوں میں ایک نماز اور بہائیوں کے لیے نئی عیدوں کا اعلان بھی اسی کتاب میں کیا گیا ہے۔

مسلمانوں کے لیے یہ ناگزیر ہے کہ اُس جھوٹے مذہب سے خبردار رہیں جس کی بنیاد رکھنے والے شیطان مردود نے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن ہی کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ وہ قرآن جو حکمت و دانائی کا مخزن ہے، وہ فرقان جو حق و باطل اور حلال و حرام کے درمیان فرق بتانے کا آخری معیار ہے، وہ کتابِ مبین جو اللہ کا نور ہے، وہ قرآن جو ذکر و نصیحت ہے، عظمت و بزرگی والا ہے، جو تمام عالموں کی راہنمائی کرنے والا اور پوری کائنات کے لیے صراطِ مستقیم ہے، وہ قرآن جو علم و معرفت کا خزینہ، بصیرت کا مجموعہ اور سب سے بہترین باتوں پر مشتمل ہے۔

قرآن کی ہر بات محکم، اٹل اور دائمی ہے۔ جو قرآن کے صراطِ مستقیم سے بھٹک گیا، جو قرآن کی حکمت و دانائی اور اللہ کے نور سے محروم ہو گیا اور جو لوگ قرآن کی عظمت و بزرگی اور علم و معرفت سے محروم ہو کر خود گمراہی کی پستیوں میں جا گرے ہوں کیا وہ اپنے سکولوں میں مسلمان بچوں کو اللہ کی آخری کتاب قرآنِ حکیم کی سچائیوں سے

Marfat.com

متعارف کروا سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو اپنا رشتہ قرآن پاک کی روشن تعلیمات اور سیرت رسولِ عربی ﷺ کی پاکیزگی سے منقطع ہو چکا ہو وہ معصوم مسلمان بچوں کی صراطِ مستقیم کی طرف کیسے راہنمائی کر سکتے ہیں۔ بھٹکے ہوئے لوگوں کو اپنا راہنما بنا کر کیا ہم کبھی اپنی منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ مکہ اور مدینہ ہماری منزل ہیں۔

مکہ اور مدینہ محض دو مقدس مقامات کا نام نہیں ہے، بلکہ ان دو مقامات سے ہماری پوری زندگی اور آخرت جڑی ہوئی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اُسی نسخۂ کیمیا میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے جس کی پہلی وحی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ سے شروع ہوئی تھی اور وہ قرآن جو شب قدر میں نازل ہوا تھا۔ وہ شبِ قدر جسے اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے۔ لاکھوں لعنتیں ہوں اُس شخص کی جہالت پر جس کے نزدیک ہزار مہینوں سے افضل شب قدر میں نازل ہونے والا یہ قرآن اب منسوخ ہو گیا ہے۔

Marfat.com

فتنۂ قادیانیت، علامہ اقبالؒ کی نظر میں

اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے

مسلمان اُن تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہیں جواُن کی وحدت کے لیے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو، لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والوں کو کافر سمجھے۔ مسلمان اُسے اپنی وحدت کے لیے خطرہ تصور کرے گا۔ اور یہ اس لیے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔

اسلام کی روح کے لیے خطرناک

بہائیت، قادیانیت سے کہیں زیادہ ''مخلص'' ہے کیوں کہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ لیکن مؤخر الذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے مہلک ہے۔

قادیانیوں کو الگ کر دیں

میری رائے میں حکومت کے لیے بہترین طریق کار یہ ہو گا کہ وہ قادیانیوں کو

Marfat.com

ایک الگ جماعت تسلیم کر لے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہو گا اور مسلمان اُن سے ویسی رواداری سے کام لے گا جیسے وہ دوسرے مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے۔

بانیٔ اسلام سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ

ذاتی طور پر مَیں اس تحریک (قادیانیت) سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت، بانیٔ اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی جب مَیں نے تحریک کے ایک رُکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ سے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔

نبوتِ محمدیہ ﷺ کے کامل واکمل ہونے سے انکار

قادیانی نظریہ ایک جدید نبوت کی اختراع سے قادیانی افکار کو ایسی راہ پر ڈال دیتا ہے کہ اس کی انتہا نبوتِ محمدیہ ﷺ کے کامل واکمل ہونے سے انکار کی راہ کھولتا ہے۔

ختم نبوت مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ ٔامتیاز

اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں۔ یعنی وحدتِ الوہیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسولِ کریم ﷺ کی ختم رسالت پر ایمان۔ دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ ٔامتیاز ہے۔ اور اس امر کے لیے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملّت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسولِ کریم ﷺ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں، لیکن انہیں ملّت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعہ

Marfat.com

وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور رسولِ کریم ﷺ کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔

قادیانی خود کو مسلمان میں شامل نہ سمجھیں

بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا، لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں۔ اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا، لیکن بحیثیت سوسائٹی یا ملّت رسولِ کریم ﷺ کی شخصیت کا مرہونِ منّت ہے۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں (خود کو مسلمانوں میں شامل نہ سمجھیں) یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔

مرزا قادیانی نے تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیا

بانیٔ تحریک (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ملّت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے۔ اور اپنے مقلدین کو ملّت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ ازیں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام، مسلمانوں کے ساتھ قیامِ نماز میں قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔

اسلام سے غداری

وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے۔ محمد ﷺ کے

Marfat.com

بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو۔ جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے (جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا) وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کے بانی ایسے الہام کا حامل تھا، لہٰذا وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔

آخری نبی نہیں، مَیں آخری نبی ہوں

بانیٔ احمدیت کا خیال ہے کہ ختم نبوت کا تصور ان معنوں میں کہ محمد ﷺ کا کوئی پیروکار نبوت کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا، خود محمد ﷺ کی نبوت کو نامکمل پیش کرتا ہے۔ وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیغمبر اسلام ﷺ کی تخلیقی قوت کو صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی (غلام احمد قادیانی) کی پیدائش تک محدود کر کے پیغمبر اسلام ﷺ کے آخری نبی ہونے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس طرح یہ نیا پیغمبر چپکے سے اپنے روحانی مورث کی ختم نبوت پر متصرف ہو جاتا ہے۔

کاذب اور واجب القتل

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت کے موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل ہے۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بناء پر قتل کیا گیا۔

اسلام کے غدار

مَیں اپنے ذہن میں اس امر میں کوئی شبہ نہیں رکھتا کہ احمدی (قادیانی) اسلام اور

Marfat.com

ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔ (جواہر لال نہرو کے نام خط)

قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے

قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں۔ پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں رہنے کے لیے مضطرب کیوں ہیں۔ اُن کی موجودہ آبادی جو 56 ہزار ہے انہیں کسی اسمبلی کی ایک نشست بھی نہیں دلا سکتی اور اس لیے انہیں سیاسی اقلیت کی حیثیت بھی نہیں مل سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی اپنی جداگانہ سیاسی حیثیت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ ملّت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔

قادیانیت تمام انبیاء کی توہین

قرآن کے بعد نبوت اور وحی کا دعویٰ تمام انبیاء کی توہین ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا تمام نظامِ دینیات کو درہم برہم کرنے کے مترادف ہے۔ قادیانیت کا وجود عالمِ اسلام، عقائد اسلام، شرافتِ انبیاء، محمد ﷺ کی ختم المرسلین اور کاملیتِ قرآن کے قطعاً منافی ہے۔

Marfat.com

مرزا قادیانی خود اپنی نظر میں

*...... دائرۂ اسلام سے خارج۔ (آسمانی فیصلہ، صفحہ:3)

*......دشمنِ قرآن اور بے شرم۔ (آسمانی فیصلہ، صفحہ:25)

*......کاذب وکافر۔ (مجموعۂ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ: 214)

*......آنحضرتؐ کے بعد مدعیٔ نبوت پر لعنت۔ (مجموعۂ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ: 2)

*......اسلام سے خارج اور کافر۔ (روحانی خزائن، جلد:7، صفحہ:297)

*......ملحد، بے دین اور خبیث۔ (انجام آتھم، صفحہ:27، 28)

*......مسیلمہ کذاب کا بھائی۔ (روحانی خزائن، جلد:11، صفحہ:27)

*......بے دین، دائرۂ اسلام سے خارج۔ (مجموعۂ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ:232)

*......بدبخت، مفتری اور قرآن پر ایمان نہ رکھنے والا۔ (انجام آتھم، صفحہ:27)

*......جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر۔ (ازالہ اوہام، صفحہ:146)

*......ملعون اور دنیا وآخرت میں خسارے میں رہنے والا۔ (انجام آتھم، صفحہ:45)

*......نامراد، ملعون، مردود، ذلیل اور دجال۔ (اشتہار 16 اکتوبر 1894ء)

Marfat.com

Marfat.com